

لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ (الحديث) بغیر طہارت کے نماز قبول (صحیح) نہیں ہوتی



جراہوں پر مسح کا شرعی حکم



مولف

☆ قرآن و سنت ☆ قادیانی مذاہب اربعہ (65)
☆ قادیانی علماء عرب (22) ☆ قادیانی اکابر بغیر مقلدین (10)
کے رو سے مروجہ جراہوں پر مسح ناجائز اور بدعت ہے
لہذا
وضو خراب کرنے اور نماز ضائع کرنے سے بچئے

استاذ المسائل
مُنِير احمد نور
استاذ الحديث جامعہ باب العلوم کھروڑ پکا

مکتبۃ القرآن والعلوم

ناشر



فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	7
2	سبب تالیف	10
3	باب اول (مسلّمین)	11
4	قرآن میں پاؤں دھونے کا حکم	11
5	احادیث مرفوعہ میں پاؤں دھونے کا حکم	12
6	باب دوم (مردوں پر کیا کرنا)	21
7	مسلمین کی احادیث مرفوعہ حوالہ دینا	21
8	مسلمین کی احادیث مرفوعہ کا ترجمہ	24
9	فائدہ: (مسلمین کے مکتوبات)	28
10	فائدہ: (مسلمین کے مکتوبات)	29
11	تائیدات (۹)	32
12	باب سوم: (احادیث مسلمین پر تحقیق کرنا)	36
13	احادیث: (احادیث اور احادیث)	36
14	(۱) احادیث مرفوعہ	36
15	مرفوعہ احادیث تصنیف کردہ (۱۵) احادیث	36
16	زیادہ تر احادیث مرفوعہ	45

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
17	تقریباً زیادہ تر احادیث کے فرق کا عجیب واقعہ	45
18	سوال (۱) کا جواب	49
19	سوال (۲) کا جواب	49
20	دینی پالیسی	50
21	سوال کا جواب	51
22	۱۶۶ احادیث مرفوعہ پر مسلمین کی تحقیق	51
23	(۲) احادیث مرفوعہ پر اسلامی احادیث	57
24	مرفوعہ احادیث (یہ احادیث اور احادیث)	57
25	تائیدات (۱۵)	57
26	ایمان میں کمی کے بارے میں احادیث (۱۰)	59
27	(۳) احادیث مرفوعہ	61
28	فائدہ: (مسلمین کا حق)	62
29	(۴) احادیث مرفوعہ	66
30	مرفوعہ احادیث	66
31	تائیدات (۱۵)	67
32	مسلمین کی احادیث مرفوعہ تصنیف کردہ	70
33	فائدہ: (مسلمین کا حق)	71
34	احادیث: (احادیث اور احادیث)	72
35	احادیث: (احادیث اور احادیث)	72
36	تصنیف کردہ احادیث کی حالت کا اتمام	73

(فہرست کتاب) (5)

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر نمبر
73	اصل دوم (صحت حق کا معیار)	37
74	چند ضروری اصطلاحات	38
74	ترجمہ	39
75	خطاب	40
76	تفسیر	41
77	رقعی	42
77	مجلد	43
77	حصہ	44
77	تشریح ادا بیت کا ترجمہ	45
78	الجزءین کا صدق	46
78	دلیل اول	47
79	تائیدات (۸)	48
82	دلیل نمبر ۱	49
83	مہذبہ میں بار یکہ قرائتیں (۸۰ والہ جات)	50
87	دلیل نمبر ۲	51
88	دلیل نمبر ۳	52
88	دلیل نمبر ۴	53
88	فائدہ (۱۰ خطوں کے خلف کی تحقیق)	54
89	دلیل نمبر ۵	55
89	دلیل نمبر ۶	56

(فہرست کتاب) (6)

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر نمبر
90	دلیل نمبر ۸	57
90	دلیل نمبر ۹ ، دلیل نمبر ۱۰	58
91	دلیل نمبر 11	59
91	مذہب جسکی تہذیب کا معیار	60
93	تائیدات	61
97	تہذیبیں پسند قرآن و سنت کی روشنی میں	62
99	قرآن کی تفسیر اور ان میں فرق	63
101	باب چہارم (تہذیبیں پسند مذہب اور ان کی روشنی میں)	64
101	تہذیبوں کی اقسام مع تم	65
102	مذہب پسند اور (حق، مضلی، مٹائی، مٹائی)	66
103	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (25)	67
114	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (15)	68
120	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (13)	69
127	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (12)	70
131	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (22)	71
161	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (تفسیر کی تحقیق کی روشنی میں)	72
163	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (۱۰)	73
169	تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں (۱۰)	74
171	مذہب تہذیبیں پسند مذہب کی روشنی میں	75
173	عرب علم کے مکتب (غیر مقلدین) 12 سوال	76

(نذرانہ)

لَقَدْ خَلَقْنَاكَ وَخَلَقْنَا النَّفْلَ وَالشَّامَ عَلَىٰ رَبِّكَ فَتَقَرَّرْ وَخَلَقْنَا فِيكَ الْفَجْرَ وَالْمَجْرَ
 طہارت کی اسلام میں اتنی اہمیت ہے کہ ایک بیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "إِنَّ فَلَكَ يُحِبُّ
 الْفَرَسَيْنِ وَيُحِبُّ الْمَطَهْرَيْنِ" (پ ۱۲، اتر ۳۳) بے شک اللہ تعالیٰ ان دو کو اس سے محبت رکھتا
 ہے جو قرب کرنے والے ہیں اور خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرنے والے ہیں اور حدیث
 پاک میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لَطْفُكَ وَطَهْرُ الْإِيمَانِ" (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۸)
 طہارت نصف ایمان ہے۔ اور چوک

○ نذرانہ گایاں میں حاضری اور حرم کے قدموں میں بکھری ہوئی کام ہے۔

○ نذر قرب خداوندی کا ذریعہ ہے نذرانہ عین کا نور ہے۔

○ نذرانہ عین کا سحرانہ ہے۔

○ نذر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی خشک ہے۔

○ نذر محبت کا اعلیٰ مقام ہے۔

○ نذر عبادت میں افضل اور اہم ترین عبادت ہے۔

اس لئے صحت نذر کیلئے کچھ مکان بھر جتنا کی طہارت شرط ہے حدیث پاک میں
 ہے "لَا تَطْفِئُ مَنَافَاً بَعْدَ طَهْرٍ" (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۲) طہارت کے بغیر نذرانہ نہیں جلتی۔
 ایک حدیث میں ہے "مَنْ سَاحَ السَّكَاةَ طَهْرًا" (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۲) نذرانہ کی چابی
 طہارت ہے۔ یہی جیسے چابی کے بغیر نہالا کھل سکتا ہے اور نہ آدمی مکان میں داخل ہو سکتا ہے
 اسی طرح نذرانے کی کھل ہے اور طہارت اسی کی چابی ہے جب نذرانہ آدمی نے طہارت
 حاصل کر لی تو نذرانہ بالا کھل گیا اور جب نذر شروع کر دی تو رجم و کرم کی ذات کی روادعت
 و محضرت میں پلٹ گیا اور کمال نذر کیلئے اور قیامت کے دن کمال نجات کیلئے شرط ہے باطنی

پاکیزگی یعنی انعام اور شرف و تمجید اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو
 دیکھا کہ وہ نذرانہ میں اپنی رازمی کے ساتھ کھیل رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "لَوْ خَشَعَ قَلْبُ
 هَذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ" اگر اس کے دل میں شرف و شرف ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی شرف
 ہوتا۔ (تفسیر مفسر ص ۳۱۳) کیا باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔
 إِنَّ لَكَ فِي حَرْبٍ مَقَالَةً وَأَنْ مَقَالَةَ الْقُلُوبِ بِذِكْرِ اللَّهِ (شعب الایمان ج ۱ ص ۳۹۶) ہر چیز
 کو صاف کرنے کیلئے ایک آلہ ہوتا ہے اور دلوں کو صاف کرنے کا آلہ ذکر اللہ ہے۔ ذکر الہی کی
 ریاضت و مجاہدہ کر کے قلب و دماغ میں پاکیزگی اور محبت و معرفت الہیہ پیدا کرنے کا نام تصوف
 ہے جب حضور کے ذریعے جان کی پاکیزگی اور تصوف کے ذریعے قلب کی پاکیزگی حاصل ہوگی
 تو پھر کچھ طور پر تمام نذرانہ نصیب ہوگا۔

لیکن عرب علم کے مسلمانوں میں عام و عام کا ایک ایسا گرویدہ ہو گیا ہے جو تصوف کا
 ہزار کر کے باطنی پاکیزگی سے اور شرعاً و ضابطہ کو پاہلی کر کے ظاہری پاکیزگی سے مسلمانوں کو غیر
 شعوری طور پر غم کر کے خود بے غمازی کی رکھتوں اور سناٹوں سے غم کر رہا ہے۔

در اصل جیسے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے دوری ہوتی جا رہی ہے ویسے ہی
 اسلام ہونڈی ختم ہوتی جا رہی ہے اور خواہ مخواہ پرستی عام ہو رہی ہے۔ سنتوں کو پاہلی کیا جا رہا ہے
 اور حدیثوں کو رد کیا جا رہا ہے۔ سنت چھوڑ کر حدیث اور حدیث کو چھوڑ کر حدیث کی حدیث طے کرنے کو چھوڑ کر ہر
 آدمی اپنی اپنی رائے کو ترجیح دے رہا ہے، کتنے ہی ایسے مساکین ہیں جس پر ہمارا بوجھ کا اٹھانا ہے
 مگر خواہش پرست لوگ ان کو بھی پشت ڈال رہے ہیں اور امن چاہے مساکین لوگوں کو بتا رہے
 ہیں اور حدیث یہ کہ ان پر قرآن و حدیث کا کھل لگا رہے ہیں۔ انھی میں سے ایک مسئلہ
 تہاویں پر مسکا کرنے کا ہے ظاہر اور جو چھٹی حقیقت، حقیقت و شافعیہ مالکیہ کا اتفاق ہے کہ تہاویں
 پر مسکا کی حدیثوں میں موزوں جیسی موافقت اور مضبوط تہاویں مراد ہے جو بغیر چار سنگ وغیرہ
 کے پاؤں پر کھڑی رہے اور اسی میں بغیر تہاویں کے لگا تہاویں میں ایک چھٹا ممکن ہو چھٹی جو تہاویں کا

کام دے سکے اس پر گرجاؤ ہے اور موجودہ دور میں مروجہ ترقی پسندوں کی حالت نہیں اس لئے ان پر چاروں کتابوں کے مطالعہ کی گنجائش نہیں تھیں کتاب میں اضافہ کیجئے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ غماز کیلئے غصہ و اکراہ لازم اور ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی ایڑی میں غیر شعری طور پر خشک جگہ دھرتے ہوئے فرمایا: **وَسَلِّ لِّكَ خُفَّ بَيْنَ طَلَبِ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۸)** اس کی ایڑیوں کیلئے آگ سے جاکت ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ پاؤں کے نوے خشک دھاتیں تو آگ سے لگے آگ ہے (سنن کبیری ج ۱ ص ۷۷) ایک حدیث میں ہے کہ ایڑی کے پچھلے خشک دھاتیں تو آگ کیلئے آگ ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۸) معلوم ہوا کہ اگر بے خیالی میں ناخن کے راز بھی پاؤں کی جگہ خشک دھاتیں تو بھی جہنم کے عذاب کا سبب ہے لہذا ایک خواصی دست تھوڑی گروہ نے فقہاء مدھ شیعہ کے اتفاقاً مسک کو چھڑ کر احادیث جو روایات کے ساتھ کہیں مروجہ تھیں پر گرجاؤ کی اجازت دے کر غصہ میں ایک فرض یعنی پاؤں کا دھواں چھڑا رکھا ہے جب پاؤں کی غیر شعری طور پر معمولی سی جگہ کے خشک دھاتیں پڑتی تھیں عید ہے تو قصد اپنا پاؤں خشک رکھنے کی صورت میں غماز کا کیا ہوگا اور قیامت کے روز انجام کیا ہوگا اس خوفناک صورت حال کو مد نظر رکھ کر حضرت امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے روزِ محرم دست بردار ہوئے انہوں نے ”تہذیبی پرکاش کاثری عم“ کے نام سے یہ مالہ زینب دیباچہ اس کو پڑھیں اور پڑھ کر دست کے اجتماعی راستہ (نیکل انوشین) پر چل کر اپنے آپ کو دوسرے مسلمان بھائیوں کو **مَنْ خَشَّ خَشَّ فَيَسْخَرُ (متحدک ج ۱ ص ۱۷۸)** (جو بھڑا ہوا عداوت سے دور رہے گا) آگ میں لگی دھیت سے بچائیں۔

محمد اسلمی میلوہی عطا اللہ

فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سبب تالیف

مصورہ میں پاؤں کا حکم کیا ہے؟ اس سلسلہ میں قرآن و حدیث میں لائق احوال کے لحاظ سے چار احکام مذکور ہیں (۱) پاؤں کو دھونا (۲) موزوں پر مسح کرنا (۳) جورئین (موزوں جیسی جراب) پر مسح کرنا (۴) تندرست حصہ کو دھونا اور جس حصہ کو دھونے سے تکلیف کا اندیشہ ہو اس پر یا اس پر باندھی ہوئی پٹی پر مسح کرنا۔

زیر ترتیب رسالہ میں پہلے تین حکموں پر بہتر ضرورت تحقیق کرنا مقصود ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس شخص پرستی اور حق آسانی کے دور میں کچھ عرب و عجم کے نااہل، ناقص اعلم مجتہدین نے جورئین والی احادیث کے دھوکہ میں ایک پانچویں حکم کا اضافہ بھی کر دیا ہے یعنی ہر ایک جرابوں پر مسح کرنا جبکہ اس کا جواز نہ صرف یہ کہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں بلکہ اس کے حکم جواز پر اجماع اور اجماع ہے۔ ہر ایک جرابوں پر مسح کے مجوزین اور قائلین امت مسلمہ میں انتشار و تفرقہ پائی پیدا کرنے کے علاوہ از روئے شرع متعدد کبیر و گناہوں کا ارتکاب کر کے بے شمار بدگتوں اور سعادتوں سے محروم ہو رہے ہیں جس کی تفصیل ہم کتاب کے اخیر میں عرض کریں گے۔

باب اول

(غسلِ رجلین)

اس پہلے باب میں قوی اور قطعی دلائل کے ساتھ یہ بات پیش کی گئی ہے کہ وضو میں پاؤں کا وضو فرض قطعی ہے جو قرآن و حدیث کے صریح قطع سے ثابت ہے۔ اس کے دلائل ملاحظہ کیجئے۔

قرآن میں پاؤں وضوئے کا حکم:

سورۃ النامہ میں آیت دوسرہ ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَيَدَيْكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (پ ۱)**

اے ایمان والو! جب (بجائے حدیث) تمہارا نماز کی طرف کھڑے ہونے کا ارادہ ہو تو اپنے سر سے اور اپنے ہاتھ کہنوں میں صیغہ وضو دلوں اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں گھٹنوں میں صیغہ وضو۔ اس لیے سب اہل السنۃ و الجماعت کا اتفاق ہے کہ قرآن میں مذکور یہ چاروں چیزیں فرض ہیں چہرے، ہاتھ، اور پاؤں کا وضو اور سر کا مسح کرنا۔

احادیث مرفوعہ میں پاؤں دھونے کا حکم:

62 احادیث مرفوعہ ہیں جن میں غسل رملین کا حکم صراحتاً مذکور ہے اور یہ تین

قسم کی احادیث ہیں۔

(۱) احادیث خلال:

1: 6 میں عمل رسول ﷺ اور 8، 7 میں حکم 9 میں خلال کی ترقیب،

10، 11 میں ترک خلال پر مبنی ہے

نمبر شمار	نام صحابی	الفاظ حدیث	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت عثمانؓ	تَوَضَّأَ وَغَسَلَ تَصْبِغَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ لَبَّسَ رِثْمَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ غَالِيَةً وَتَسْتَوِي قَدَمُكَ	صحیح ابن جریر ص ۸۷ ج ۱، سنن کبریٰ ترمذی ص ۲۲ ج ۱، مسند یزید ص ۸ ج ۲
2	حضرت عائشہؓ	عَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيُغْسِلُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَيَهْدِلُ قَدَمَيْهِ	(سنن دارالطبی ص ۹۵ ج ۱)
3	حضرت مستور بن شدادؓ	رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَعَلَّ تَصْبِغَ وَغَلَّ بِأَصْبُعِهِ	(مسند یزید ص ۳۳ ج ۱) سنن ابن ماجہ ص ۳۵ ج ۱
4	حضرت ابو بکرؓ	رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ — ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ لَهَا وَعَلَّ بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ	(مسند یزید ص ۲۹ ج ۱)
5	حضرت وائل بن حجرؓ	ثُمَّ غَسَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَفَّ الْيَسْنَى لَاوًى — غَسَلَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ	مسند یزید ص ۳۴ ج ۱

وضوء سے اعضا وضوء کی گرہیں کھلتی ہیں پاؤں دھونے سے پاؤں کی گرہ کھلتی ہے۔ 28 میں ہے کہ جس نے پاؤں دھونے تک اعضا وضوء کو تین تین بار دھویا پھر اٹھان لاله لا اللہ اعرج حضرت عثمان نے وضوء میں تین تین بار چہرہ، بازو، پاؤں دھوئے پھر فرمایا فرمان رسول ہے کہ جس نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا پھر دو رکعتیں خشوع سے پڑھیں تو اس کے سابقہ صغیرہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

نمبر شمار	نام صحابی	الحفاظ حدیث	حوالہ کتب حدیث
1	حضرت علیؓ	إِذَا غَسَلَ رَجُلٌ رِجْلَيْهِ غَرَسَتْ فَلْوُتُهُ مِنْ رِجْلَيْهِ	مصنف عبد الرزاق ص ۵۹ ج ۱
2	حضرت ابو ہریرہؓ	إِذَا غَسَلَ رَجُلٌ رِجْلَيْهِ غَرَسَتْ كُلُّ عَظْمَةٍ مَشَتْهَا وَخَلَا مَعَ الْمَاءِ	صحیح مسلم ص ۱۲۵ ج ۱
3	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	إِذَا غَسَلَ رَجُلٌ رِجْلَيْهِ غَرَسَتْ أَفْعَاكُهُمَا مِنْ رِجْلَيْهِ	سنن ابن ماجہ ص ۴۴ ج ۱ سنن نسائی ص ۱۱۳ ج ۱
4	حضرت عمرو بن حصہؓ	ثُمَّ يُغَسَّلُ لَعْنَتُهُ بِأَيِّ الْكُفَّيْنِ إِلَّا غَرَسَتْ عَصَاهُ وَرِجْلَيْهِ مِنْ أَرَابِيلِهِ مَعَ الْمَاءِ	حدیث حاکم ص ۲۲۳ ج ۱ صحیح مسلم ص ۶۷ ج ۱ سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵ ج ۱
5	حضرت ابو امامہؓ	ثُمَّ يُغَسَّلُ رِجْلَيْهِ إِلَّا غَرَسَتْ عَصَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ	المجموع الکبیر ص ۲۵۱ ج ۱
6	حضرت ابوالاسودؓ	غُسِّلُ رِجْلَيْكَ بِأَيِّ الْكُفَّيْنِ وَغُسِّلَتْ مِنْ عَصَاكَ عَصَاكَ	مسند احمد ص ۲۸۹ ج ۱۳ عمادی ص ۷۳ ج ۱

7	حضرت عبد بن مراد عمر ۶۰ سال	بن علی رحمتہ مرحوم سلیمان من ۱۰ سال	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۵
8	حضرت ابو یوسف	حدار بن محمد بن یحییٰ بن علی نکھر بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن محمد بن علی	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۶
9	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۷
10	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۸
11	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۹
12	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۰
13	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۱
14	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۲
15	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۳
16	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۴
17	حضرت عمر	بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن محمد بن محمد	سنہ ۱۰۳۳ھ میں ۱۵

18	حضرت ابراہیمؑ	ایسا	سن میں پہلی مرتبہ ۱۸۸۱ء تک ولیعہ میں ۱۸۹۹ء
19	حضرت ائی بن ابراہیمؑ	ایسا	(ایسا)
20	حضرت علیؑ	ایسا	سنہ ۱۸۸۶ء میں ۳
21	حضرت ادریسؑ	ایسا	مکتبہ عبدالرحمن بن ادریسؑ
22	حضرت جابرؑ	وہی لعل اللہ میں شہر	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۳۵
23	حضرت امین بن ادریسؑ	وہی لعل اللہ میں شہر و وہی قطرہ لعل اللہ میں شہر	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۱
24	حضرت مریمؑ	وہی لعل اللہ میں شہر و وہی قطرہ لعل اللہ میں شہر	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۱
25	حضرت جابرؑ	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۳۵	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۳۵
26	حضرت امین بن ادریسؑ	وہی لعل اللہ میں شہر و وہی قطرہ لعل اللہ میں شہر	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۱
27	حضرت علیؑ	وہی لعل اللہ میں شہر و وہی قطرہ لعل اللہ میں شہر	سنہ ۱۸۸۵ء میں ۱

2	حضرت علیؓ	اے ہوشیار! غسلِ حلیہ مقدورانِ ملک! اے تو خدا کی راہ میں ہوشیار	سن ۳۰ ہجری کو ۶۳۲ء سن ۹۰ ہجری کو ۶۶۰ء
3	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	اے تو! حلیہ ہوشیار! غسلِ حلیہ	حج بخاری میں ۱۲۳ھ
4	حضرت امام، بن	تو! رسولِ خداؐ بشعبہ علیؓ	سن ۱۹۱ھ میں ۸۰۷ء
5	حضرت معاویہؓ	ہرچہ و خور و سونے کی شے ہوشیار! لڑائی و غسلِ حلیہ	سن ۹۲ھ میں ۶۱۰ء
6	حضرت ابو بکرؓ	اے تو! حلیہ تو! غسلِ حلیہ	سن ۱۲۱ھ میں ۷۳۹ء
7	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	اے تو! حلیہ و غسلِ حلیہ	سن ۱۲۸ھ میں ۷۴۵ء
8	حضرت ابو بکرؓ	اے تو! حلیہ و غسلِ حلیہ	سن ۱۲۸ھ میں ۷۴۵ء
9	حضرت عبداللہ بن عمرؓ	اے تو! حلیہ و غسلِ حلیہ	سن ۱۲۸ھ میں ۷۴۵ء

10	حضرت یحییٰؑ	لَا یُنۡکِحُ مَوۡءَا عَتَهُۥ حَتّٰی یُغۡسِلَ بِمَوۡءَا وَعۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ مَوۡءَا حَتّٰی یُغۡسِلَ	مس کبریٰ یحییٰؑ مس ۱۷ ج ۱
11	حضرت ابرارؑ	تَوۡبَتۡ وَتَوۡبَتۡ حَتّٰی یُغۡسِلَ وَعۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(مجموعہ مس ۸ ج ۱)
12	حضرت عبداللہؑ ابن	لَا یُنۡکِحُ مَوۡءَا حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(مجموعہ مس ۱۵ ج ۳)
13	حضرت مقدادؑ عبدالکریمؑ	حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(مجموعہ مس ۱۷ ج ۲)
14	حضرت عابد بن ابی ہاشمؑ	حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	مجموعہ مس ۱۷ ج ۲
15	حضرت اسن	حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(الترغیب فی الخصال الاموال مس ۱۷ ج ۱)
16	حضرت قیسؑ	حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(مشاورہ مس ۶۸ ج ۵)
17	حضرت زیاد بن حارثؑ	حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ حَتّٰی یُغۡسِلَ	(کنز العمال مس ۴۴ ج ۹)

18	حضرت ابو مالک الاشعریؓ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَشْفَقَ عَلَى مَلَائِكَتِي الَّذِينَ هُمْ بِعَذَابِهِمْ شَاوُوا وَعَلَى نَفْسِي	(مسند احمد ص ۳۴ ج ۵)
19	حضرت ابو ریحان	عَنْ رَجُلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى حَبِيبَةِ عِيسَى عَلَى خَدَّيْهِ دُمُوعٌ	ابو داود الخ ۵۱۶۰ ص ۳۶ مسند احمد ص ۳۶ ج ۵
20	حضرت غیر احمد بن کرز	عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى حَبِيبَةِ عِيسَى عَلَى خَدَّيْهِ دُمُوعٌ	مسند احمد ص ۱۸ ج ۵ مسند احمد ص ۱۸ ج ۵ مسند احمد ص ۱۸ ج ۵
21	حضرت ابن جریر	عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى حَبِيبَةِ عِيسَى عَلَى خَدَّيْهِ دُمُوعٌ	مسند احمد ص ۵۵ ج ۵
22	حضرت ابو حنیفہ	عَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى حَبِيبَةِ عِيسَى عَلَى خَدَّيْهِ دُمُوعٌ	مسند احمد ص ۱۸ ج ۵ شرح معانی القرآن ص ۱۸ ج ۵ مسند احمد ص ۱۸ ج ۵

فائدہ: معلوم ہوا کہ دشوار میں مجلس در مجلس کا حکم قرآن کی اس قسم اور اس حدیث متواترہ
تعلیق سے ثابت ہے۔ اس لیے یہ فرض قطعی ہے۔

پایہ دوم: ﴿موزوں پر مسح کرنا﴾

اگر چہ اس کے دورے پہلے ہوئے ہوں تو حدیث وقت میں ضرور بقدر شرائط کے مطابق مسجداً کرنا جائز ہے اور مردوں پر مسج کا جواز حدیث حواضر و قطعیہ سے ثابت ہے۔ یہ حدیث بہتر (۷۲) مسجداً کرام جو حج سے مراد میں طواف سے کچھ نیلے مسجداً کرام میں ملنے والے ۱۲ اور کتب حدیث کے حوالہ جات کے نقل سے پراکتفاء کیا جاتا ہے۔

مسجد علی الحنفیہ کی احادیث مرفوعہ متواتر ہیں

محمد بن جعفر لکھنویسیہ ۱۳۵۵ھ نے تقریباً ۱۱۰۶ ق.ھ میں حارث سے
مسح علی الخلعین کے روایت ۶۶ صحابہ جزیہ کے ساتھ کر کے ہیں۔

حافظ رحیمی موسیقی نے سب سے زیادہ اس ۱۹۶۴ء کا باب ان کی آکھیں میں
۲۶ صفحہ ۱۰۱ کے نام ذکر ہے۔

ماہنامہ جہانِ نبوی سے حب الوطنہ کا رشتہ قائم رہے۔ جس کا بیڑا علیٰ نقیبین کے ۱۶ رات کے مہم کر کے ہیں۔

حافظ ابن جریر استغاثی انصاری مینیک لے لہو رایہ س ۶۵۰ھ تا ۷۱۸ھ میں ۴۶
صحابہ شیعہ کے نام ذکر کیے ہیں۔

عادل بن محمد ابرہہ قرظی سیّدی حج اہدیں ص ۲۳۵ شاداب اسح علی انیسین
میں لکھتے ہیں: "قد فرّج جمع من الخطایا ما لا یمنح علی الخفّی فتواتر و جمع
بعضہم روانہ فجاوروا الخماہن ومنہما غصبرہ"

حفاظتِ حدیث فی ایب جماعت سے مراحت فی سے مسیح علیہ السلام سے اور
بعض محدثین نے موروث پر مسیح کی حدیثوں کے ساتھ ساتھ مسیح کے نام فتح کیے تو وہ ۹۰۰ سے
تحتلور ہو گئے جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

عاطق ابن حجر مؤلف المسند المعتبر ۱۵۷۵ھ میں لکھتے ہیں
 "لَمْ يَرْوِ عَنْهُ عَنِ الْمَشْهُورَةِ ذَكَرَ الْبَرَاءُ تَرْوِي عَنْهُ مِنْ نَحْوِ
 يَتَيْنِ طَرِيقًا وَذَكَرَ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْهَا عَنْهُ وَأَبُو بَكْرِ
 الْمُسْنَدِ عَنْهُ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَقَدْ قَالَ لِإِمَامٍ أَخْبَرَهُ بِهِ ابْنُ بَكْرِ عَنْ
 الْمُسْنَدِ عَنْهُ مَرْفُوعَةً وَمَرْفُوعَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِمٍ عَنْ ابْنِ أَحْمَدَ وَأَبُو بَكْرِ
 ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِي الْمُسْنَدِ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ عَنْ الْمُسْنَدِ عَنْ الْمُتَّقِينَ عَنْ ابْنِ بَكْرِ
 مِنَ الْمُتَّقِينَ ذَكَرَ أَبُو الْقَاسِمِ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ رِوَاةٍ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ لَيْسَ
 لِمَا بَيْنَ صَحَابَةٍ"

حضرت شیخ ابوالحسن علی انصاری کی حدیث کی اعتباریت میں محدث بزار نے
 کہا ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن سے یہ حدیث ۱۰۰۰ حدیثوں کے ساتھ نقل کی گئی ہے ابی مہدی سے
 ان میں سے ۳۵ کا ذکر کیا ہے اور ۱۰۰۰ حدیثوں پر مسند کے بارے میں احادیث بہت ہیں امام
 محمد بن یحییٰ نے کہا صحابہ جلیلہ سے مرفوع و مقول ۴۰ حدیثیں میں ۱۰۰ حدیثیں ہیں
 ۳۵ کا ذکر کیا ہے اور ۱۰۰۰ حدیثوں میں ۱۰۰ حدیثیں ہیں امام محمد بن یحییٰ نے کہا
 سے مسند علی انصاری نقل کرے والے صحابہ جلیلہ ۴۰ ہیں اور ابوالقاسم ابی مہدی نے کہا
 صحابہ جلیلہ کے نام ذکر کیے ہیں۔

محدث ماضی و حال نقلی حدیث سے مرفوعہ و مقولہ ۱۰۰۰ حدیثیں ہیں ابی مہدی
 انصاری نے کہا ہے

"وَلَمْ يَرْوِ عَنْهُ عَنِ الْمَشْهُورَةِ ذَكَرَ الْبَرَاءُ تَرْوِي عَنْهُ مِنْ نَحْوِ
 يَتَيْنِ طَرِيقًا وَذَكَرَ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْهَا عَنْهُ وَأَبُو بَكْرِ
 الْمُسْنَدِ عَنْهُ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَقَدْ قَالَ لِإِمَامٍ أَخْبَرَهُ بِهِ ابْنُ بَكْرِ عَنْ
 الْمُسْنَدِ عَنْهُ مَرْفُوعَةً وَمَرْفُوعَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَالِمٍ عَنْ ابْنِ أَحْمَدَ وَأَبُو بَكْرِ
 ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِي الْمُسْنَدِ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ عَنْ الْمُسْنَدِ عَنْ الْمُتَّقِينَ عَنْ ابْنِ بَكْرِ
 مِنَ الْمُتَّقِينَ ذَكَرَ أَبُو الْقَاسِمِ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ رِوَاةٍ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ لَيْسَ
 لِمَا بَيْنَ صَحَابَةٍ"

حافظ ابن عربی اور مائیکل میڈیسن

وَفِيهِ الْحُكْمُ الْحَسَنُ لَمَّا دُعِيَ بَقَرَةُ بَنِي تَغْلِبِ إِلَهُهُ وَتَغْلِبِ الْبَدْعُ وَهُوَ
الْمَصْنُوعُ عَلَى الْخَفِيِّ لَا يُكْرَهُ إِلَّا مَعْدُونٌ أَوْ مُتَدَعٍ عَارِجٌ عَنْ خَطَايِهِ
الْمُسْتَبْصِرُ أَمَّا الْبَقْعَةُ وَالْأَثَرُ لَا عِلَاقَ بَيْنَهُمَا فَبَكَتْ بِالْبَحَارِ وَالْبَرَقِ
وَالنِّشَامِ وَسَائِرِ الْبُهْدَانِ إِلَّا قَوْمًا يَتَدَعَوْنَ قَانُكُرًا الْمَصْنُوعُ عَلَى الْخَفِيِّ

اس حدیث میں ایک ایسا عقیم عقیم ہے جس کے درپے اہل سنت اور اہل بدعت کے درمیان لڑائی کی جائے۔ یہ دو مسیح علی انھیں سلام کا صرف اور صرف وہی منکر ہے جو وہو الہی سے محروم ہے یا وہ بدعتی ہے جو مسلمانوں کی حمایت سے خارج ہے اس کے متعلق جو روایات عراقی، شامی، مصری و دینی کے مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے بدعتی قوم کے مسیح علی انھیں سلام کا کہیے (الحمد للہ) وہ ایک عقیم عقیم علی الملوک امام کا ایک مسلمان (ص ۱۸۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ يَكُونُ إِلَىٰ هَؤُلَاءِ أَصْلُهُمْ ۚ وَارْتَبِعُوا صَوَابَ إِلَٰهِكُمْ ۖ إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَحَدِيدٌ ۚ
وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ أَكْبْرَ مَا تَعْبُدُونَ ۚ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ إِنَّ الزَّكَاةَ كَانَتْ أَكْبْرَ مَا تَعْبُدُونَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِ حَتَّىٰ يَسْأَلَ بَيْنَهُم بَيْعٌ بَارِعٌ أَوْ حِسَابٌ عَدِلٌ ۚ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِ حَتَّىٰ يَسْأَلَ بَيْنَهُم بَيْعٌ بَارِعٌ أَوْ حِسَابٌ عَدِلٌ ۚ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ
وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِ حَتَّىٰ يَسْأَلَ بَيْنَهُم بَيْعٌ بَارِعٌ أَوْ حِسَابٌ عَدِلٌ ۚ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ

مسح علی النکس پر ایک نثر میں اس کی بھرپور کامیابی اور حدیث کے لیے مساجد اور ان کے علماء و سب مہاجرین و انصار اور تمام مساجد کے امامین نے اس پر جگہ کے فقہاء نے عمل کیا ہے اور اس حق اور عمدہ نثر کی سب سے بڑی بات اس نے مسیح علی النکس کو جان کر دیکھا ہے۔

۱۰) ہوسید یسوع فرماتے ہیں: مَا لَكُمْ بِمَنْحِ عَتَقٍ حَيَاةٍ بَنِي بَيْتِ
فَسُوَا النَّهَارِ میں ۷۷ مردوں پر جس کے بڑا کا قول ہے کہ: تَبِیْطِیْ عِلْمِیْ اَنْتُمْ مَرۡءِ
مَاتے دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا (مرکبہ ص ۲۳۳) (۲۴۳)

ہم کرتی جیسے فرماتے ہیں: اِنْعَافُ الْكَفْرِ عَلَى مَنْ لَا يَزِي طَمَسَ عَلَى
الْعَقَبِ لَآئِنَ الْاَكَاوُ لَئِنِ بَخَّاتُ فِىهِ فِى خَيْرِ التَّوَكُّلِ

جو شخص سوروں پر مسح کرے، کسی بکثرت بھی اس پر امر کا اثر ہے نہ تکہ سوروں پر
مسح کے بارے میں احادیث متواتر ہیں (مرقاۃ ص ۲۱۳ ج ۲)

ہم ایضاً جیسے فرماتے ہیں: مَنْ اَتَاكَ فَطَمَسَ عَلَى الْعَقَبِ بَخَّافُ
عَلَيْهِ الْكَفْرُ (تیسرا تحریر ص ۵۲ ج ۲)

جو آدمی سوروں پر مسح کے جواباً کھڑے ہو کر اس پر امر کا خوف ہے۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کا اس حدیث کی بیانات درپیش کی
کسی تو اسوں سے فرمایا۔

اَنْ يُعْبَ الثَّمَنِ وَلَا يَطْفَنَ الْفَتَنِ وَكَمَسَ عَلَى الْفَتَنِ
یہیں (ایک دفعہ عرض ہو) سے محبت کرتا ہو دو بار (ایک دفعہ اہل فتنہ)

پر طعن کرنا اور سوروں پر مسح کرنا۔ (مرقاۃ ص ۲۱۳ ج ۲)
پھر مقدمہ میں بعد از حق یہاں یہ بھی ہے

قَالَ الْعَسْرُ الْفَتَنِ عَلَى حَقْلَيْ مَبْنُوعٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
كِي رَسُولِ النَّبِيِّ سَيِّئَةً كَانَ يَمَسُّ عَلَى الْعَقَبِ (عمر المؤمن ص ۵۷ ج ۲)
میں یہی یہی فرماتے ہیں کہ سے اس حدیث رسول ﷺ سے یہاں کہ
حقیق رسول اللہ ﷺ سوروں پر مسح کرتے تھے۔

مسو علی الفتن کے ۷۲ بار ۲۱۳ صحابہ کے نام

امر شمار	۱۰۰ صحابی	حوالہ تب مدید
۱	حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ	کے اہل حق ص ۲۱۳ ج ۲

2	حضرت سید علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ	تصحیح ابی ریحان ص ۳۲ ج ۱
3	حضرت محمد بن سید احمد بن حنبلہ	تصحیح ابی ریحان ص ۳۲ ج ۱
4	حضرت جبریل بن عبد اللہ بن جبریل	تصحیح ابی ریحان ص ۵۱ ج ۱
5	حضرت عبد اللہ بن جبریل	تصحیح مسند ص ۱۳۳ ج ۱
6	حضرت ذہب بن جبریل	تصحیح مسند ص ۳۳ ج ۱
7	حضرت علی بن جبریل	تصحیح مسند ص ۱۳۵ ج ۱
8	حضرت بکر بن جبریل	تصحیح مسند ص ۱۳۵ ج ۱
9	حضرت فرید بن جبریل	مسند ابی داؤد ص ۲۱ ج ۱
10	حضرت ابن جبریل	مسند ابی داؤد ص ۲۱ ج ۱
11	حضرت محمد بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
12	حضرت یحییٰ بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
13	حضرت اسحاق بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
14	حضرت یحییٰ بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
15	حضرت ابو جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
16	حضرت ابو جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
17	حضرت یحییٰ بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
18	حضرت یحییٰ بن جبریل	مسند ابن ماجہ ص ۴۲ ج ۱
19	حضرت اسحاق بن جبریل	تصحیح ابن حبان ص ۵۳ ج ۳
20	حضرت یحییٰ بن جبریل	مستدرک ابن حبان ص ۵۵ ج ۱
21	حضرت یحییٰ بن جبریل	مستدرک ابن حبان ص ۵۵ ج ۱

22	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
23	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
24	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
25	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
26	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
27	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
28	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
29	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
30	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
31	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
32	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
33	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
34	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
35	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
36	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
37	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
38	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
39	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
40	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰
41	حضرت یونس علیہ السلام	مقامی حکم ۱۰۰

42	حضرت حمید الرحمن بن حسن دہلوی	مجموعہ واحد ص ۵۸۱ ج ۱
43	حضرت محمد بن قاسم دہلوی	مسند طریت ص ۵۱۳ ج ۱
44	حضرت عماد الدین الفاضل دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۸۱ ج ۱
45	حضرت یوسف دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۸۳ ج ۱
46	حضرت حمید بن سب دہلوی	الاصول ص ۳۱۳ ج ۲
47	حضرت معین الدین عبد دہلوی	الاصول ص ۳۵ ج ۲
48	حضرت محمد بن عبد دہلوی	الاصول ص ۳۳۸ ج ۵
49	حضرت میراں دہلوی	الاصول ص ۲۳۲ ج ۶
50	حضرت علی بن مراد دہلوی	مجموعہ کبریا ص ۲۶۲ ج ۲۲
51	حضرت ابو مراد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۸۵ ج ۱
52	حضرت احمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
53	حضرت خالد بن مراد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
54	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
55	حضرت داکٹر محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
56	حضرت داکٹر محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
57	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
58	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
59	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
60	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱
61	حضرت محمد دہلوی	مجموعہ انوار ص ۵۹۱ ج ۱

62	حضرت ابو جہش	تھمبوسٹس ۱۲ ج ۱
63	حضرت اوس جہش	سب ارایہ میں ۱۷ ج ۱
64	حضرت ابو جہش	سب ارایہ میں ۱۷ ج ۱
65	حضرت محمد بن عبید اللہ جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱
66	حضرت سعید بن ربیع جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱
67	حضرت عثمان جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱
68	حضرت جابر بن جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱
69	حضرت امجد بن جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱
70	حضرت عبداللہ بن امارت جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱
71	حضرت عمرو بن العاص جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱
72	حضرت ابی ہاشم جہش	نکمر است ۱۱ ج ۱ طب الاکار ۵۸ ج ۱

فائدہ ۱۰: (مسح علی النکین کے منکر کا حکم)

بعض محدثین کے نزدیک مردوں پرستہ کی ایک سند مشہور ہے جو متواتر کے قریب
میں ان حضرات کے رد یہ مسح علی النکین کے منکر کا حکم یہ ہے کہ وہ کراہ ہے۔ اہل طے سے

خارج سے اور اہل بدعت میں سے اور اس پر کفر کا اندیشہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ مسند
و معنی دونوں طرح سے متواتر ہیں اس کے مطابق مسیح علی الخلیفہ کے منکرین کا نہیں۔

چنانچہ انگریز واقعہ ۲۲ مئی ۸۹ (کابینہ امیر ایف) تیسرے تقریر ۳ مئی ۵۲
(امام محمد امین المعروف امیر بادشاہ) میں ہے **فَإِنَّ أَمْرَ غُلَيْبِ الْفَرَسِ أَمْرٌ مُتَوَاتِرٌ (فَإِنَّ
خَبْرَ الطَّاعَةِ فَإِنَّ الْكُفْرَ بِغَيْبِ الْفَرَسِ الْكُفْرُ عَنِ الْمَسِيحِ الْمَسْنُونِ غُلَيْبِ
الْمَسْنُونِ) مسیح علی الخلیفہ کی حدیث متواتر ہے اور شرعاً ملحدی میں ہے نہ ماسکری نہ مرادی
کہ ہم بیت ادلی پر کفر ثابت کرتے ہیں جو مسیح علی الخلیفہ کو کافر نہیں سمجھتا۔ خاصہ یہ ہے کہ
احادیث متواترہ قطعاً سے ثابت ہوا کہ حور اول مسیح کرنے کا جو قطعاً ہے**

فائدہ ۲ (شیخ کا قاعدہ)

شریعت میں پہلے ایسے حکم چلے گا جو پھر آج یا بعد کے دور میں اس پہلے حکم کو
ختم کرے اس کی جگہ دینی اور حکم دیدی جائے تو ان حکم کی تہذیبی و فنی ایجاد ہے، جیسے پہلے
بیت المقدس کی طرف منکر کر کے ہمارے قاعدہ تھا بعد میں "مَسُونٌ وَجِهَتٌ خَسَطُوسٌ
الْمَسْنُونِ الْفَرَسِ" نازل کر کے بیت المقدس کی طرف منکر کر کے حکم، لے کر پہلے حکم و شریعت
کر دیا اور اس پر عمل متروک ہو گیا وہ حکم جس کو شریعت رد کر دیا ہے اس کو مسنون اور اس کی جگہ جو
ہاں حکم جاری کیا جائے اس کو نہ کیا جائے ہے اور یہ شیخ قرآن یا حدیث سے روایت ہے
شیخ کیلئے شرط یہ ہے کہ اصل قواعد میں مسنون سے قوی تر ہو یا قواعد میں اس کے مساوی ہو
اس سے کمزور ہو۔ مثلاً جو حکم فعلی و عقلی کے ساتھ ثابت ہے وہ عقلی دلیل کے ساتھ مسنون
ہو گا وہ عقلی دلیل سے مسنون نہیں ہو سکتا جیسے اگر حکم لوبا کا تھا، تو اس روایت اے کے

ساتھ کاٹ جائے گا جو اس سے زیادہ مضبوط اور زیادہ سخت ہو یہ مہارم اس جیسے ہواں سے کمزور درم ہو ہے یہ ٹکڑوں کے ساتھ ٹوٹے ٹوٹے کاتے یا سسک پڑے اسی طرح قطعی دلیل سے ثابت شدہ قطعی حکم جو پسند چاہے رہا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے وہ ایسی دلیل کے ساتھ مصروف ہوگا جو قطعیت میں اس سے قوی ہو یا کم از کم اس کے مساوی ہو چنانچہ

(۱) مردہ لقی حال ہیئتہ کیے ہیں۔

وَالْأَخْفَ لَا يَنْصَلِحُ تَلْبِيسُهُ بِالْأَقْوَى (بی شرت مسای ۱۸۲)

ضعیف دلیل قوی دلیل کو مصروف کرنے کی صلاحیت نہیں ملتی۔

(۲) میر مقلد حاشہ شوکانی نے جو بیٹے سات شریعہ نہیں تھے میں چارچہ شرط یہ لکھتے ہیں

الْعَمَلُ مَنْ أَنْ يَنْكُزَ النَّاسُ مِثْلَ الْمَسْجُوعِ فِي الْقُوَّةِ أَوْ الْقَوَى بِنَ لَا إِذَا كَانَ دُونَهُ فِي الْقُوَّةِ لِأَنَّ الضَّعِيفَ لَا يَهْزِلُ الْقَوَى وَهَذَا مِمَّا لَمْ يَلْزَمْ الْعَقْلُ بِقَدْ لَا حِمَاغَ عَلَيْهِ فَإِنَّ الضَّعِيفَ لَمْ يَسْخَرْ نَحْوَ الْقَرَأَنِ بِغَيْرِ الْوَاحِد (ارشاد نقول ص ۳۱۵)

چارچہ یہ شرط یہ ہے کہ نہ تو قوت میں مسوں کے برابر ہو یا اس سے زیادہ قوی ہو وہ تاریخ نہیں ہو سکتا جو مسوں سے مراد ہو یہ گندہ مرد قوی ہو۔ ایک لیکن اس کتاب میں اصول ہے جس کو قطع بھی تسلیم کرتی ہے اس پر اجماع ہے اور صحابہ بھی قرآن کی اس وجہ سے مدد کے ساتھ مسوں قرار نہیں دیتے تھے۔

(۳) میر مقلد طائر شوکانی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

الْكَاثِبُ لَمْ يَلْزَمْ مَقْضُوعٌ (ارشاد نقول ص ۳۲۳)

جو قسم قطعی دلیل سے ثابت ہوا اس کو قطعی دلیل مسوں نہیں کہہ سکتے۔

(4) پیر مقلد و اب حدیثی صاحب خان سمیعی

وَالْعَامِسَّ أَنْ يَكُونَ الْفَاتِحُ مِثْلَ الْمَسْمُوحِ فِي الْقُوَّةِ أَوْ الْخَوِيِّ مِنْهُ
(محول الما- دل ص ۱۳۳)

باجی میں شرط یہ ہے کہ تاج مسوخ کے برابر حقوق میں یا اس سے قوی تر ہو۔

(5) مہاراجہ جانی پھنسے گئے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِاَلْقُدْسِ الْمَقَرَّةِ حَائِزٍ (: في ثَمَرَاتِ حَمْدِي ص ١٨٠)

کتاب اس کے علم کا فتح ہے حوالہ آ کے ساتھ جانے ہے۔

ہو۔ ہے۔ کتاب اللہ کا حکم بھی قطعی اور مدت متواتر بھی قطعی ہے اس لیے :-

۵۔ بعد از غم کیلئے علاج یہ مکتی ہے۔

(6) * ہر دہائی پینسٹ لکھتے ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

مستقبل القارة (تقريباً ١٩٦٠-١٩٦١)

سہل احمد - میچ کے بعد کپتان احمد نے کسی عقلمند صورت میں جواب دے کر صرف ۱۰

صرف سے متاثر ہو، جسے مشہور و معروف متاثر ہونے اور چھٹنے میں پہل ہی ملتی ہے۔

معلوم ہوا اس سے کہ وہ اپنی دیلی بیٹی پر واحد اُرچہ کی ہوا وہ بھی کہ اب اللہ کے

عصر جمعہ روزنیل بیس میں سختی مزید عوارضات آئے، مایہ ناز ہو گئے۔

(اصول) سہ مئی ۱۹۸۸ء ۲۸ مایا اصول حفظ الاسلامی میں لکھتے ہیں: "ہو خداوندی، تو رہا رہی"۔

قرآن کریم میں حضورؐ کے اندر وہاب دھوے کا بڑھ چھوڑ گیا ہے اس میں ہرے

میں نے سنی کی دوا ختم کر دی تھی۔ یہ کہہ کر اس نے ہاتھ پر قرآن کا آیت مبارکہ پڑھ کر رکھ دی۔

وہی کہ جس نے اسے پہچان لیا۔

میں نے اس کے لئے ایک اور چیز بھی کرنا چاہی تھی۔

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

کی حالت میں پاؤں کے دھونے کی حریت متروک اور مسوۃ ہوگی اور اختیار دینا مایا کہ
 دور سے پہننے کی حالت میں وضو نہ کرنے والے اختیار سے اگر دو چھ سے تو موہوں پر شرعی
 طریقہ کے مطابق مسح کر لے اور کچھ ہے تو دور سے اتار کر پاؤں دھو لے۔

تائیدات

(1) امام غزالی بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

«وَأَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى بِغُفْلَةٍ أَوْ لَاقَانِ هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ ثُمَّ خَيْرٌ بَابُ
 لَعَلَّهِ وَبَيْنَ غُفْلَةٍ أَوْ خَيْرٌ فَهَذَا التَّخْيِيرُ يَكُونُ مَسْخَعًا لِحُطْمِ تَرْكِ مَا أَوْجَبَتْ عَلَيْهِ
 مَثَلُ ذَلِكَ لَا يُوجِبُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ غُفْلَةً غُلَّ الرِّجْلَيْنِ ثُمَّ خَيْرٌ مَّا هِيَ
 وَبَيْنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ» (مجموعہ ص ۵۳۵ ج ۲)

جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فعل کا غفلت میں ڈالے اور نہ یہ واجب ہے بلکہ میں
 اس فعل اور دور سے فعل کے درمیان اختیار دے دیں تو یہ دو دھوؤں کے درمیان تھوڑا سا غفلت
 واجب کے ترک کی ممانعت کا رخ ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہم پر پاؤں
 کا وضو فرض کیا بلکہ ہمیں پاؤں دھوئے اور دور میں پہننے کے اختیار دے دیا۔

(2) امام ابو کریم رحمہ اللہ (3) کھڑا بن کر وضو کرنا فرماتے ہیں

«عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مَنْ سَخَّ طِفْلًا بِهَا يَهُنَّ مَا وَكَلَتْ مِنْ
 طَرَفَيْ الْخُفَّيْنِ وَتَوَجَّهَ إِلَيْهِمْ نَحْوَهُنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ»
 (مجموعہ ص ۳۳۳ ج ۳) (مجموعہ ص ۴۴۹ ج ۳)

امام ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبوت صلوٰۃ اور طہارت کا احاد دے اس
 کے ساتھ قرآن سے حکم کا رخ جا رہے جیسے وہ لوگوں پر مسح کی حدیث (جو متواتر ہے اور طریقہ
 کا کافہ ہو رہی ہے)

(4) علامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

فَعَنْدَنَا بِمَجْزُورٍ نَسَخَ الْكِتَابَ بِإِثْنَيْ عَشَرَ مِثْقَالًا أَوْ الْقَشْفُورَةُ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْكُتُبُ عَنْ أَبِي يُونُسَ أَنَّهُ بِمَجْزُورٍ نَسَخَ الْكِتَابَ بِمِثْقَالٍ خَبَرِ النَّمِصِ عَلَى الْخَطِّينِ وَهُوَ مَشْهُورٌ (امول بروی ص ۶۷)۔

ہمارے نزدیک کتاب خدا کا نسخ سترہ مثقالہ یا مشہور سے ساتھ ہوا ہے امام کرئی فرماتے ہیں ماہ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ یہ نسخ علی بن ابی طالب سے حدیث کے ساتھ کتاب خدا کا نسخ ہوا ہے حالانکہ یہ حدیث مشہور ہے۔

(5) امام فخر الرازی علامہ بروی فرماتے ہیں پہلے مشہور ہوئی قرینہ کتب تھیں، جو قرآن مجید میں متواتر نہ ہوئیں، انہیں بیسویں اور تیسویں مرتبہ میں متواتر نہ جاسے۔ اس پر متواتر کی طرح عمل کرنا ادب ہے اس کے بعد کتب تھیں

لَمْ يَنْهَوْا بِسَهَادَةِ الثَّلَاثِ ضَرْفَ خَبَرٍ لِيَقْبَلُ بِهِ كَقَبْضِ الْوَجْهِ
فَصَحْبُ الرِّبَاذَةِ بِهِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ نَسَخَ عِنْدَنَا وَذَلِكَ بِمِثْقَالِ
النَّمِصِ عَلَى الْخَطِّينِ (امول بروی ص ۱۵۲)

حدیث مشہور سلف (۱۰) تھیں تھیں ان شہادت کی وجہ سے حدیث متواتر کی طرح عمل کیے بغیر بن جاتی ہے حتیٰ کہ اس کے ساتھ کتاب اللہ پر ردی بھیجی جاتی ہے اور یہ ردی ہمارے رد یکم کے جیسے نسخ علی بن ابی طالب سے حدیث (کر اس کے ساتھ ساتھ مختلف نسخ کی ردی ہوئی جو حدیث صحیحہ میں فعل نہیں ان حدیث کا نسخ ہے)

(6) شیخ محمد شامہ فرماتے ہیں

أَنَّ عَمَلَكُمْ حَوَاطِجَ النَّصْحِ عَلَى الْخَطِّينِ مَتَوَكَّرٌ بِالْفَتَا بِمَجْزُورٍ بِهِ نَسَخَ
الْكِتَابَ صَرْحَ حَنْظَلٍ مِمَّنْ لَمْ يَخْطُ مَا نَالِ النَّصْحِ عَلَى الْخَطِّينِ مَتَوَكَّرٌ وَحَقَّ بَعْضُهُمْ
رَوَاكِهِ لِحَاوَزَ الثَّمَانِينَ مِنْهُ الْعَشْرُ الْفَتْهُرَةُ (تعمیر مکتبہ ص ۵۰ ن ۳)

بے شک موروثی پرست کے جواز کی حدیث صحیح متواتر ہے اس کے ساتھ کتاب اللہ کے حکم کا صحیح ہونا ہے حفاظ حدیثوں ایہ جماعت سے مراد ہے کہ حدیث علی النکین متواتر ہے اور بعض نے اس کے رواۃ جمع کیے تو ۸۰ سے تجاوز ہو گئے اور ان میں عشرۂ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

(۷) میر مقلد عالم عید الرحمن مبارکپوری کہتے ہیں

اِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْمَسِيحِ عَلٰى الْاَحْقَابِ الْحَدِيثُ كَثِيْرًا قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى صٰحِبِهَا اَبْنَةُ الْحَدِيْثِ فَلَاحِظٌ عَلَيْهِ اَلْحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ كَرْتُوْا طَاهِرُ الْقُرْاٰنِ وَغِيْمُوْا بِهَا (تذکرۃ الامور ص ۲۸۵ ج ۱)

یہ بات ہے کہ موروثی پرست کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور ان کی صحت پر اکثر حدیث کا اجماع ہے جس میں احادیث صحیحی وجہ سے اسوں کے ظاہر قرآن (بر حاسن میں غسل رمہیں کا حکم) ، تجاوز دیا اور ان حدیثوں پر عمل کیا (یعنی دورے پہننے کی حالت میں غسل درجین ترک کر کے موروثی پرست کیا)

(۸) علامہ محمد نثار شکیلہ لکھتے ہیں

اِنَّ اَللّٰهَ لَمِنْ عَلٰى فَمَنْ اِنْ يُّغْسَلْ بِجَنَّتْهُ عَلٰى الْاَصْلِ وَالْغُسْلُ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ وَاٰخِرَتِهِ لَمَّا خَالَفَ وَحِصَّةَ فَمَنْ عَلٰى الْاَحْقَابِ بِاَحَادِيْثٍ مُّوٰثِقَةٍ لَقَدْ كُنَّا مِنْ هٰذَا الْاَصْلِ اِلٰى بَدَنِ (موروثی پرست کی تفسیر ص ۱۲۵ ج ۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اس فرض پر تہ پائی کہ وہ صحت اور اس بارے میں قرآن و حدیث کی اسوں واضح ہیں مگر جب ہمارے پاس احادیث متواتر کے ساتھ موروثی پرست کرنے کی رخصت آئی تو ہم اس اصل حکم (پاؤں دھونا) سے متعلق ہو گئے ہیں (یعنی موروثی پرست) کی طرف۔

(۹) امام ابن عیاض فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَاءَ فَرَضَ عَلَيْنَا غَسْلَ الرَّجُلَيْنِ يَتَقَيَّبَانِ وَتَلَمَّحُ جَاءَتْ مِنْ اَحَادِيثِ
الْمُتَقَيَّبَيْنِ مَتَوَاتِرَةً صَحِيحَةً عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَانْقَسَا إِلَى هَذِهِ
الرُّغْصَةِ (بحوال شرع راد المستفصل حشمتی ص ۳۵۶ ج ۲)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر بعض اور یقینی طور پر پاؤں کا دھونا فرض کیا اور جب
موردوں پر مس کی احادیث صحیحہ متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آئیں تو ہم نے اس پر
عمل کیا اور اس رخصت کی طرف مائل ہو گئے۔

باب سوم۔ (۱) حدیث علیؑ کی انجور ہیں تحقیق و کثرت کے

سبح علی الجہر عینہ کی حدیثوں پر بحث و تحقیق و حصول پر مشتمل ہے

(۱) اعداد ۷ اور ۸ کے ہجرت کا شمار ہے۔ ان کے نزدیک ابن کثیر۔

(۲) تشریح احادیث اور ان پر مبنی / مبنی باتوں کے ساتھ ساتھ ان کے مضامین و مضامین۔

حاصل:

﴿اعادیت اور ان کا مرتبہ﴾

کتب حدیث میں چار احادیث مرفوعہ پائی جاتی ہیں جن سے ہر ایک جماعت پر

مسح کے جوہر استبدال کیا جاتا ہے۔

① حدیث متفقہ علیہ

قَالَ خُذْ مِنْهُ نَحْمًا يَكْفِيكَ

فَلَيْسَ لِأَرْذَلٍهُوَ عَبْدُكَ عَصِيٌّ بِيْ قُرْآنٍ عَنِ هَرَبٍ بِيْ شَرِّ حَبِيلٍ عَمِي

الْقَبْرِ بِأَبِي شُعْبَةَ بْنِ رَسْمَانَ النَّخَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَنُوحًا وَمَسْحَ عَنْهُ الْمَجْرُومِينَ وَالْقَبْرِ

(مسند ابی داؤد (ج ۱) ص ۱۴۱)

جناب عالی شہدایہ، معینہ، مرقومہ، و غیرہ کے نام سے

سے حدیث ہے حضرت معینؓ دیکھو فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ہے۔ و خصوصاً یہاں پر انہی کا

جو تہوں پر سج گئی۔

مرتبہ حدیث نمبر حدیث کے ۱ باب ۲ حدیث ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے کی

ہو چکا ہے کہ حضرت مخدومؒ سے اس حدیث کو روایت کرنے والے سب روایان حدیث اہل

حدیث کو یوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسودوں پر مسج کہ نہیں کیا ابوقیس اس طرح نقل کرتے کہ آپ ﷺ سے خود بخود اور بخوبی پر مسج کیا اور خود حدیث دوسرے تمام راویان کی احادیث کے خلاف ہو اس کو شاذ کہا جاتا ہے اور جس روایت پر باقی سب راوی متفق ہوں اس کو معروف کہا جاتا ہے اور شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے معروف کے مقابلہ میں وہ حرک ہوتی ہے چنانچہ

(1) امام سفیان الثوری رحمہ اللہ

فَإِنْ عِنْدَ الرَّاحِمِ بْنِ مَهْدِيٍّ قُلْتُ بَسْفِيَّانَ الثَّوْرِيَّ لَوْ خَذْتُكَ لَتَبَسْتَنِي
بِمَعْدُونِي نَهَى قَيْسٌ عَنْ حَرْبِلٍ مَا قَبِلْتَهُ مِنْكَ فَقَالَ سَفِيَّانُ الْكَحْبِثُ ضَعِيفٌ
(سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۸۳ ج ۱)

مہدائیں بن مہدی بیسٹا کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری کو کہا اگر تم میرے ساتھ ابوقیس من غریب کی سند سے حدیث بیان کریں گے تو میں وہ حدیث تم سے قبول نہ کروں گا سفیان ثوری نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

فَإِنْ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ الْمَكْرُوكِ عَمْرُؤُ بْنُ هَازِمٍ حَدَّثَنِي سَمْعِيْلُ حَدَّثَنِي
الْمُعْتَمِرُ مِنْ دَوْمَةَ أَيْ قَيْسٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ فَقَالَ: لَمْ يَجْعَلِ بِهِ غَيْرًا، فَلَقِي
تِي يَنْكُرُونَ وَهَذَا (تمیز مسلم ص ۱۳۱، شریعت ابن ماجہ، سقطی ص ۱۶۱ ج ۱)

مہاجر بن مبارک بیسٹا کہتے ہیں میں نے یہ حدیث بھی حدیث معنی ذرا حدیث ابوقیس سفیان ثوری کے ساتھ پیش کی تو انھوں نے کہا ابوقیس کے علاوہ اس کو کسی سے روایت نہیں کیا صحابہ ہے کہ یہ ہم ہوا۔

(3،2) امام احمد رضاؒ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ خَلَفْتُ أَبِي بِهَذَا الْحَدِيثِ لَقَالَ
أَبِي الْقَاسِمِ يُرْوَى هَذَا لَأَمْسُ حَدِيثِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ أَنْ يُعَدَّ لَهُ يَقُولُ هُوَ مُتَكَوِّرٌ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۸۴)

امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے اپنے آپ کے سامنے
جو روایات ہیں کہ وہ حدیث میں کی قسم ہے یہ حدیث کی روایت میں ہے کہ یہ حدیث کی روایت میں ہے
لئے مہدیؒ بن مہدیؒ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے یہ حدیث کی روایت میں ہے

(4) امام علی بن ابی حمزہؓ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے

قَالَ غِيثُ بْنُ الْمَدِينِ حَدَّثْتُ الْمُبَهِرَةَ بِهَا ضَعْفٌ فِي الْمَنْحَرِ وَوَأَهْلُ
غِي الْمُبَهِرَةِ هَلْ الْمُبَهِرَةِ وَاهْلُ الْكُوفَةِ وَاهْلُ الْبَصْرَةِ وَوَأَهْلُ الْفَرَجِ هَلْ
شَرَّ حَبْلٍ غِي الْمُبَهِرَةِ لَا تَهْلُ لَنْ وَصَحَّ غِي الْمُبَهِرَةِ وَخَالَفَ النَّاسُ -
(سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۸۴)

علی بن ابی حمزہؓ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے یہ حدیث کی روایت میں ہے
اس کو امام علی بن ابی حمزہؓ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے یہ حدیث کی روایت میں ہے
اس کو امام علی بن ابی حمزہؓ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے یہ حدیث کی روایت میں ہے
انہوں نے باقی سب لوگوں کی مخالفت کی ہے۔

قَالَ غِيثُ بْنُ الْمَدِينِ هَذَا حَدِيثٌ مُتَكَوِّرٌ أَشْرَنَ مِنْ مَا هُوَ مُتَكَوِّرٌ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۸۴)

علی بن ابی حمزہؓ کے بارے میں جو روایات ہیں جن میں سے یہ حدیث کی روایت میں ہے

(5) امام عظیم بن محمد عظیم

قَالَ الْبَغْدَادِيُّ بْنُ عَازِقٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا زَكْرِيَّا يُعْنَى يُعْنَى بْنُ مَعِينٍ
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ النَّاسُ كُنْهَهُ بِرُؤُوسِهِ عَلَى الْحَقِيقِ غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ
(سَمِعْتُ مِنْ سَمْعِي مِنْ ٢٨٣ هـ)

معتزل بن حسان کہتے ہیں میں نے ابو زریہ یعنی یحییٰ بن معمر حبشیہ سے مسیح علی
الہدیین والی حدیث مغیرہ کے بارے میں سنا تھا تو انھوں نے جواب دیا کہ سب محدثین
حضرات کی کوئی طرف توجہ نہ رہے ہیں مسیح علی انھیں حکمرانوں میں علی الجور ہیں جس سے

5. $\frac{1}{2} \ln(6)$

كان أبو محمد وأبنت مسيم من الحجاج ضففت هذا الخبر وكان
أبو قيس الأزدي وعمر بن شريك لا يفتيان هذا فتح مخالفتها لأحلة
أليس زورا هذا الخبر غير المعروفة كان فتح على الخفي
(عن أبي جعفر ص ١٠٦)

ابو محمد کہتے ہیں میں نے امام مسلم بن الحجاج کو دیکھا انھوں نے اس حدیث کو سنا
قرآن مجید صلیب پر لٹا دیا اور عربی میں شریعت کے قوانین کی شرحیں لکھیں اور انھوں نے
ابو عبد اللہ محمد بن ابی حاتم کے ہاتھوں میں روایت فرمائی کہ امام مسلم بن الحجاج نے اس حدیث کو
میں نے سنا کہ امام مسلم بن الحجاج نے اس حدیث کو سنا کہ امام مسلم بن الحجاج نے اس حدیث کو
امام مسلم بن الحجاج نے اس حدیث کو سنا کہ امام مسلم بن الحجاج نے اس حدیث کو

دکریا ہے جنہوں نے حضرت مسیحؑ سے مسیحی انگلیں کی حدیث دہرائی ہے مگر مراد

قد ثبتاً من ذكر أسنيد المعيرة في المنهج بخلاب ما روى أبو قيس
عن هريز بن عبيد المعيرة مما قيل في المنهج وروى من التابعين الجليلين
قد اتفق على خلاف رواية أبي قيس ومن عطف بعضهم قيس من أهل القهيم
والحفظ في بقول هذا الخبر والحسن فيه على أبي قيس ثبتاً من روى عنه
يهر بولاً لأن أبا قيس قد اشكر أهل القهيم من روى عنه أخباراً غير هذا الخبر
(شرح ابن حجر مخطوط ۱/۶۶۱)

تحقیق میرے ان کہ میں ۱۰ رہا ہے جسوں نے حضرت مسیحؑ کی مسیحی انگلیں
والی حدیث کو سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ خطی و لکھی ہیں اور وہ سارے سناہو قیس
کی روایت کے خلاف پر تحقیق میں اور جو وہی اس حدیث کے خلاف سے میں میں سے
بعض کی مخالفت کرتے ہوئے ملے اور ان میں سے بھی ہیں اور وہ حدیث کی ہیں سے اور بڑیل
کے بجائے اب قیس کو اس خطی کا مدد اور ظہور اور وہ درست سے اور ایک قرین قیاس ہے
کیونکہ اس حدیث کے علاوہ اس کی بیان اور دوسری حدیثوں کو بھی مشرق وادیا کیا ہے۔

(۷) امام ابو داؤد رحمہ اللہ

قال أبو داود رحمه الله: حدثني ابن مهدي عن أبيه عن حماد بن عمار عن أبيه عن
لأن المعروف عن المعيرة أن النسيء منسوخ على المنهج
(مسند أبي داؤد ۱/۳۸۱)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ حماد بن عمار نے کہا کہ
حدیث کو بیان کے قابل نہیں سمجھتے تھے کیونکہ حضرت مسیحؑ سے معروف روایت یہ ہے کہ یہ
کریم علیہ السلام موزوں پر مسکرتے تھے۔

(8) امام نسائی بخیر

لَمَّا نَالَتِ مِائَتَهُمْ تَحَدَّ لَدَيْهِ أَبَا قُرَيْبٍ عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ
وَالْمُفَرَّغَةِ عَنْهُ السَّلَامُ فَسَجَّ عَلَى الْمُعْطِيِّ

(سنن ترمذی ص ۹۲ ر ۱)

امام نسائی بخیر فرماتے ہیں ہم کوئی ایسا راوی نہیں جانتے جس نے اس حدیث میں ابو قریب کی مرفعت کی جو حضرت مغیرہ سے صحیح روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور ان پر سک کیا" (سید ایدہ دہشت ناز ہے)

(9) امام عقیلی بخیر

امام عقیلی فرماتے ہیں اس حدیث کا درجہ مزید سے جس کی وجہ سے ابو قریب پر تکمیل ملتی ہے ان کے ضمن میں مسیح علی الجورین کی حدیث کا ذکر بھی یہ ہے فرماتے ہیں کہ سید و اہل فلسفہ الجور ہیں لیکن انہیں نورین کی حدیث میں ضعف ہے (سنن ابن ماجہ ج ۱ صفحہ ۱۶۴ ر ۱)

(10) امام دارقطنی بخیر

وَلَمْ يَرَوْهُ غَيْرَ أَبِي قُرَيْبٍ وَهُوَ مَقَابِلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّ الْمُعْطَوِيَّ هُوَ
الْمُفَرَّغَةُ الْمَسْجُوعُ عَلَى الْمُعْطِيِّ (الْمَوْصُوفُ لِمَدَارِقُطْنِي ص ۸۲ ر ۷)

اس حدیث (مسیح علی الجورین) کو ابو قریب کے حوالہ سے روایت میں آیا اور یہ حدیث مسیح علی الجورین وان اس حدیث میں سے ہے جس کی وجہ سے ابو قریب کا درجہ اعلیٰ کیا گیا ہے کیونکہ حضرت مغیرہ کی مظلوم روایت مسیح علی الجورین کی ہے

حدیث صحیح و ضعیف کے ضعیف ہونے پر سفیان ثوری، یحییٰ بن یحییٰ و غیرہ محدثین جمع میں تو اس کا تصحیف والا قصداً نامزد نہیں کیا۔ یحییٰ بن یحییٰ پر بطریق اولیٰ مقدم ہوگا۔

(13) علامہ مغلطائی رحمہ اللہ

وَضَعُفَةُ الثَّوْرِيِّ وَاسْنُ مَهْدِيِّ وَاحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي
وَقْلَةَ وَانْفِرُوفُ غَيْرِ الْمُبْرَةِ حَدِيثُ الْمُنْجِ عَلَى الْخَطِّ
(شرح ابن ماجہ مغلطائی ص ۶۶۲ ج ۱)

اسے ثوری، یحییٰ بن یحییٰ، ابن مہدی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن یحییٰ، بخاری و غیرہ محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے اور حضرت ابو جریج سے معروف حدیث مسند علی انھیں ہے۔

(۱۴) غیر مقلد عالم عبد الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ

(۱) وَضَعُفَةُ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْخَيْثُورِ (تخ: الامداد ص ۷۷ ج ۱)

بہت سے ائمہ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

(۲) يَحْيَى بْنُ أَبِي الْخَيْثُورِ ضَعُفُهُ (تخ: الامداد ص ۷۸ ج ۱)

بہت سے ائمہ حدیث نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

(۳) كُفْرُ الْخَيْثُورِ بِمَا نَقَلَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ

ضَعِيفٌ (تخ: الاحادیث ص ۲۷۹ ج ۱)

اکثر ائمہ حدیث و ائمہ ہے۔ یہ حدیث (یعنی حضرت ابو جریج سے) حدیث مسند

علی الجریجین ضعیف ہے۔

(15) محمد بن عبد اللہ

وَأَسْمَاُ الْغُبَابِيُّ لَا يَحْكُمُ الْمَرْوَةَ عَنْ الْمُبْرَةِ يَسُوءُ هُوَ بَلْ يَنْ

شَرَّ خَيْبٍ قَدْ رَزَّوَهُ بَنَفْعُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لَا التَّحِيُّبُ عَلَى الْخُورِ بِي
فَخَالَفَ عَادَتَهُمْ قُرُوءَهُ بَنَفْعُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُورِ بِي فَكُلُّهُ الْخَيْبُ بَدَلَتْ
شَاذًا فَالْخَيْبُ أَدْنَى مُعْتَلٍّ عِنْدَ عَافِي الْأَعْيُنِ

(شرح راجع المسح المخصوص ج ۱ ص ۱۵ ج ۲)

عرب کے مشہور محقق حرم عبد اللہ تھنے میں حدیث مرفوعہ بخبر سے معطل
(ضعیف) ہوئی ہے یہ ہے کہ حضرت سفید بن عیینہ سے بڑی کے علاوہ دوسرے کثرت روئی
مسح علی الجورین نقل نہیں کرتے بلکہ مسح علی الخفین نقل کرتے ہیں، سو فریل سے ان اثر
روای کی کمالیت کرتے ہوئے مسح علی الجورین سے مسح کے میں اس وجہ سے یہ حدیث
شالہاں لئے اکثر محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔

(16) امام ابن تیمیہؒ

لَمْ يَسْمَعْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحَ عَلَى جُودَتَيْهِ وَتَعْتَبَهُ
وَهَذَا الْخَبَرُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَائِلًا مَنْ يَكْتَلِبُهُ كُفْرًا

(کاملاً الدلیل علی ابوالخسین ص ۳۲۸ ج ۲ بحوالہ ابن تیمیہ ص ۲۶ ج ۲)

حدیث کی تفسیر میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جوڑیوں اور خوتوں پر مسح کیا
اور جب یہ حدیث ثابت نہیں ہوئی ہے تو صحابہؓ نے مسح علی الجورین کے جو رکام
ابن تیمیہؒ نے کفر سے ایسا تو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت سفید بن عیینہ کی
مسح علی الجورین وانی حدیث پر یہ ثبوت دیکھیں کہ پہلی روایت یہ معلوم ہوئی کہ ابن
تیمیہؒ نے کسی کو قائل نہیں کیا میرے مقلدین امام ابن تیمیہؒ نے یہ روایت بھی لکھی
کے نزدیک امام ابو سعیدؒ اور امام ابن تیمیہؒ پر تو یہ بات اس وجہ سے گوارہ کرتے ہیں۔

(17) حدیث میں ترمذی

(وَلَا تَقْبَلُوا عَلَى حَدِيثِ ابْنِ قَيْسٍ) (تمہاری کتاب میں ابی قیس کی روایتیں نہ لیں)

یہ (مسند علی بن ابی حمزہ) میں ابی قیس کی حدیث پر مبنی ہے۔

زیادۃ القدر اور تفرق میں فرق

ایک حدیث کو کسی راوی بیان کرتے ہیں ان میں سے کوئی حدیث میں ایک بات نقل کرتے ہیں مگر دوسرا راوی دو دو راویوں واثق بات بھی نقل کرتا ہے اور ایک راوی دو بات بھی بیان کرتا ہے تو اس راوی کی مشق کہ بات کی طرف اس راوی کی راہ بات بھی قبول کی جائے گی بشرطیکہ وہ راہ بات بیان نہ کرے والی راوی ثقہ ہو جس قدر راوی کی اس راہ بات کو کہا جاتا ہے زیادۃ القدر اور محدثین کا احادیث سے یہ اضافہ ظنی ہے یعنی مشق راوی کی روایت قبول کر لی جاتی ہے۔ اور تفرق وہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ راوی ایک بات نقل کریں لیکن دوسرا راوی اس بات کے خلاف بات نقل کرے جس کے نقل نہ کرے میں وہ کہتا ہے کوئی راوی اس بات کو نقل نہیں کرتا اس کو کہا جاتا ہے تفرق اور شد و زعم اس بات کو منکر بھی کہا جاتا ہے یعنی یہ روایت ہی بات ہے۔

مجیب واقعہ

حضرت مولانا محمد علی صاحب اہل شراہ۔ زیادۃ القدر کے فرق پر

ایک مجیب واقعہ فرمایا

لیکن؟ بابت حدیث میں قرأت صرف امام کے مسئلہ پر میرے ساتھ بحث ہوئی۔

میر مقدر نہ لہ میر مقدر اولوں کے بھائی شریع سے حدیث میں کی خلاصہ

سوال کیا حدیثیں سے بھی حدیث میں یہ شرط لگائی ہے کہ اس میں نہ وارد شدہ ہو؟

جواب جی ہاں! حدیثیں سے یہ صحت حدیث کے لئے بھی شرطیں ہیں

- (۱) حدیث کی سند متصل ہو یعنی سند میں کوئی راوی چھو نہ ہو (۲) تمام راویوں عادل ہوں
(۳) تمام راویوں صالح ہوں (۴) اس حدیث کی سند میں (انتقاد حدیث) میں شذوذ نہ ہو
(۵) اس حدیث میں ضعف حدیث کی کوئی علت ظنی ہو مگر قطعی نہیں ہو۔

چنانچہ امام بیہقی نے فرمایا: **تَحْتَهِ تِلْكَ فِيهِ وَهُوَ مَا أَفْعَلُ مَذْهَبًا لِمَنْ ذَلِ
الْعَاطِلِينَ مِنْ غَيْرِ مَذْهَبٍ وَلَا يَجُوزُ** بھی حدیث وہ سے جس کی (۱) سند متصل ہو اس
کے راویوں تا آخر تمام راویوں (۲) عادل ہوں، (۳) صالح ہوں اور اس میں کوئی (۴) شذوذ
(۵) اور علت نہ ہو۔ (مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیے) (بیہقی ص ۶۳)

اس مذکورہ بالا شرطوں میں سے کسی حدیث میں ایک شرط بھی مفقود ہو تو وہ حدیث
ضعیف شمار ہوگی۔ تاہم یہ حضرت معمر و دیگر راوی حدیث کی علی الجملہ ہیں چہ شذوذ ضعیف سے
سوال امام ترمذی نے اس کو کیسے منسک کہا ہے؟

جواب امام ترمذی نے فرمایا: **سَبَّحَ كَيْفَ هِيَ** صرف سند حدیث کے راویوں کی وجہ سے نہ کہ
صحت سند کا دعوہ اس پر ہے کہ راویوں عادل و صالح ہوں یعنی راویوں میں شذوذ نہ ہو اور سند متصل ہو تو
وہ سند صحیح ہوتی ہے لیکن اگر اس حدیث کے متن میں شذوذ ہو یا ضعف کی علت ظنی ہو تو وہ حدیث
صحت سند کے دعوہ حدیث میں سے اعتبار سے ضعیف ہوگی اور وہ راویوں میں شامل نہ ہوں

چنانچہ غیر مفید حدیث میں امام ترمذی نے فرمایا: **تَحْتَ تِلْكَ فِيهِ**

وَلَا يَجُوزُ أَنَّهُ لَا يَفْرَدُ مِنْ مَعْنَى بہ حال السنہ لکھتے ہیں **جَعَلَ الضَّعِيفَ**

(تقریباً ص ۶۸)

اور اگر ہر حدیث سند کے راویوں کو جمع تسلیم نہ کیا جائے تو بعض راویوں کے ساتھ

امام احمد بن حنبلہ کا اس حدیث میں اختلاف اختلاف علیہ لفظہ من الشاہل

(استیعاب احادیث ص ۹۱)

یعنی وہ امام احمد بن حنبلہ سے اس حدیث کو حسن سمجھ کر امتداد دیکھ کر جاسکتا کیونکہ
امام احمد بن حنبلہ اس سلسلہ میں بہت دیر دور پیش قدمی سے کام لیتے ہیں۔

لیکن مسیح علی الجورین کی حدیث وقرآن حدیث کے اکابرین واسطہ میں امت
نصرت کے ضعیف کیا ہے اور امام احمد بن حنبلہ نے اس کو حسن سمجھ کر کیا ہے چونکہ مسیح علی الجورین کی
حدیث غریب و غم کے عین معنی میں جو اہل حق کے مطابق ہے اس سے انہوں نے مسیح علی
الجورین کی حدیث کے متعلق پہلی فقہاء حدیث کے فیصلوں و حکماء کے رد کے (بقول
عمر مقلدین) امام احمد بن حنبلہ جیسے ماضی و قاضی محدث کے فیصلہ کو حجت قرار دے کر
اعتقاد و تلامذہ کی عقل کے ساتھ دیکھا ہوا ہے۔ یا مطلب

[۱] اہل انکار حدیث سے فرما دے کہ صرف انہیں اور انہیں نصرت میں دیکھ کر
حدیث مسیح علی الجورین کے خلاف کرتے ہیں جبکہ اس کے مقابلہ میں دور سے تمام روایات
مسیح علی انہیں کے خلاف کرتے ہیں اس لئے مسیح علی الجورین کی حدیث شاذ و منکر ہے اور مسیح
علی انہیں کی حدیث صحیح ہے تو اس سے روایت کرتے ہیں اور انہوں سے ہیں

[۲] محدث العصر حضرت ابو شاہد صاحب کشمیری نے فرماتے ہیں نصرت
میں ۱۰۰۰ حدیثیں ہیں جن کی حدیث مسیح علی انہیں ۱۰۰۰۰ حدیثوں کے ساتھ ہے۔
(انصاف نقوی ص ۳۶ ج ۱ فیض الہادی ص ۳۹ ج ۱)

۹۶ استاد حدیث مغیرہ علی بن مسیح علی انہیں

۹۷ ہر حدیث میں وہی جو ایک چاروں حدیثوں کے نام سے کی ترتیب کے مطابق رہی ہیں

سند پڑھے کیلئے ہر دم کے شروع میں غی کا آئے یا نہیں شروعی سفید ہیں ابو اہم غی قانع
 بن خبیر عن عروۃ بن مضر عن عائشہ عن فضیلۃ بن شعبہ عن رضوان بن طلحہ

رد نمبر	ترجمہ حدیث	خوار کتب حدیث
1	حسن ابن ابی نعیم	حسن ابن ابی نعیم
2	نور الدین	نور الدین
3	نور الدین	نور الدین
4	نور الدین	نور الدین
5	نور الدین	نور الدین
6	نور الدین	نور الدین
7	نور الدین	نور الدین
8	نور الدین	نور الدین
9	نور الدین	نور الدین
10	نور الدین	نور الدین
11	نور الدین	نور الدین
12	نور الدین	نور الدین
13	نور الدین	نور الدین
14	نور الدین	نور الدین
15	نور الدین	نور الدین
16	نور الدین	نور الدین
17	نور الدین	نور الدین

18	ابن شہاب الزہری	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 15
19	ابو الزہری بن ابی نعیم	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 16
20	عبد الخواری	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 17
21	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 18
22	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 19
23	ابن شہاب	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 20
24	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 21
25	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 22
28	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 23
27	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 24
28	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 25
29	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 26
30	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 27
31	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 28
32	ابو نعیم	عبد بن یزید	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 29
33	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 30
34	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 31
35	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 32
36	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 33
37	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 34
38	عبد بن یزید	ابو نعیم	ایہ	صفحہ 11	حدیث نمبر 35

39	حسن بن صالح	کے	مہاراجہ جی	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
40	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
41	ابو نعیم	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
42	محمد بن صالح	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
43	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
44	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
45	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
46	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
47	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
48	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
49	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
50	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
51	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
52	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
53	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
54	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
55	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
56	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
57	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
58	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱
59	محمد بن عبد	ایک	ایک	مختصر ۱۱	نمبر ۱۱

80	سجی بن ظفر	شریک	رہبان بن علاق	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
81	راشد بن ابی ہریرہ	ابو ہریرہ	ابو ہریرہ	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
82	تاکم	قردہ	ابو ہریرہ	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
83	ابو ہریرہ بن جعفر	ابو ہریرہ	ابو ہریرہ	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
84	ابو ہریرہ بن جعفر	ابو ہریرہ	ابو ہریرہ	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
85	سجی بن ظفر	عبد بن ظفر	ابو ہریرہ	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
86	عائشہ بن ابی بکر	عائشہ بن ابی بکر	عائشہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
87	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
88	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
89	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
90	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
91	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
92	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
93	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
94	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
95	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸
96	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	عبداللہ بن ابی بکر	صفحہ ۱۱	نمبر ۳۳۸

(2) امام باقیؒ حضرت الاوی الاشرعؒ فرمود: لا حدیث لکذا حرما ہے
 میں الطحاہاک من عبد لم یحمی فلیتکب بما عاہد من فی مؤسی و عوی فی
 بیان طبعاً لا ینتج بہ (سنن کبریٰ باقیؒ ص ۱۸۵ ج ۱)

(۱) صحاہ میں عہدہ قاضی کا ایسا ہی نام ہے جو قاضی ہے اور (۲) عیسیٰ بن خاں ضعیف راوی ہے اس کے ساتھ جہت بھی پڑی جاسکتی۔

(3) یہ مقدمہ لڑنے میں عظیم ہادی جینٹیل، لاءر جینٹیل جینٹیل کے اس قوی کونسل کر کے اس کی دسات میں لکھتے ہیں وہ انٹیلیجنٹ ما سٹرم اسٹافہ میں سٹوڈنٹ ہیں وہ لڑا آجیرہ او وسٹیلہ بھگت پنکھون کھڑ ہیں یہ جہاں جمع فلک انٹرویو میں شیعہ ولا بالقیوئی ای لہجہ ہٹ مع گوہر غیر متعلق لہجہ بقویو میں جہاں شیعہ وادیہ وهو اتو پتان غلیسی ہی پتان (عون امیر، ۱۹۸۸ء)

حدیث متعلصل وہ ہوتی ہے جس کی سند کا اول، آخر، اور درمیان تمام نقطہ راوی سے سالم ہو یعنی اس سند کے ہر راوی سے اس حدیث کو اپنے پیش سے سنا ہو اور اس حدیث کے میر تقی ہو۔ سے مراد یہ ہے کہ میر متعلصل ہونے کے علاوہ مصنف راوی کی وجہ سے قوی بھی لکھ اور وہ مصنف راوی بھی بن سکتا ہے۔

[illegible]

امام ابو داؤد، ترمذی سے یہ حدیث انی اسی فیہ تفسیر میں روایت کی ہے اس وجہ سے اس حدیث کو

یہ تو یہ ہیں یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

(تاریخ دمشق ص ۳۰۹ ج ۴)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ کہنا کہ عیسیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث میں وارد ہے) وہاں اور حدیث میں ضعیف ہے)

(تاریخ دمشق ص ۳۰۹ ج ۴)

امام سہلی بن سعد عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

کہ عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں اور حدیث میں ضعیف ہے)

(تہذیب احمد ص ۱۸۹ ج ۱)

حدیث میں وارد ہے عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں اور حدیث میں ضعیف ہے)

(تہذیب احمد ص ۱۸۹ ج ۱، التلخیص ص ۱۸۲ ج ۲)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عیسیٰ بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

(تاریخ دمشق ص ۳۰۹ ج ۴)

شیخ لا یزالہ اسنادہ ضعیف یضعف ابنی مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

بن مریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ضعیف احمد وابن مہدی (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

والنساء ولم یؤتلفہ غیر ابن جبّار (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

ولا تقیدہ فکلفہم بنی حنفیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) (حدیث میں وارد ہے)

(حاشیہ علی التلخیص ص ۱۰۴ ج ۲)

اس حدیث کی سند ضعیف ہے ابوہریرہ کے ضعف کی وجہ سے اس کا نام بھی بن

ہاں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام سہلی

رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ سوائے اس حدیث کے کہ اس کی توثیق میں ہے اور

اسی زمانہ کی ہوئی اس راوی کے بارے میں معتبر کسی حدیث پر حرج و عقد ہی معلوم نہ ہو تو اس راوی کے بارے میں کسی کو مستحق اعتماد حدیث نہ سمجھ کر اذیت سے کہیے معتبر ہوگی۔

② حدیث جلال جیٹو

حضرت جبریل جیٹو فرماتے ہیں: کان رسول اللہ ﷺ يفتح غلبي

الحقيقي والعقود انتهى (تحریر: ص ۲۵۰ ج ۱)

رسول اللہ ﷺ ساروں پر اور خود میں پر فتح کرتے تھے۔

حضرت جلال جیٹو سے اس حدیث و کتاب کے بارے میں 16 شواہد ہیں:

جودہ شاہ ہیں

(1) حضرت اسد جیٹو (مستورک حاضری ۲۵۲ ج ۱، جودہ شاہی میں ص ۴۹ ج ۲)

(2) حضرت میرا جیٹو (مسند احمد ص ۱۵ ج ۱)

(3) حضرت میرا جیٹو (تحریر: ص ۱۷ ج ۱)

(4) حضرت علی جیٹو (تحریر: ص ۲۰ ج ۱)

(5) جودہ شاہی الخولانی (سنن کبریٰ دہلی ص ۶۲ ج ۱، کجی این خزیر ص ۱۵ ج ۱)

(6) شریعہ جیٹو (تحریر: ص ۲۹ ج ۲، تحریر: ص ۳۹ ج ۱)

(7) جودہ شاہی (تحریر: ص ۵۴ ج ۱، کجی این خزیر ص ۳۶ ج ۱)

(8) خیم بن زید الخولانی (تحریر: ص ۳۵ ج ۱، مسند احمد ص ۱۷ ج ۱)

(9) جودہ شاہی الخولانی (تحریر: ص ۳۵ ج ۱)

(10) جودہ شاہی (تحریر: ص ۳۶ ج ۱)

(11) جودہ شاہی (تحریر: ص ۳۶ ج ۱)

(12) جودہ شاہی (مسند احمد ص ۱۷ ج ۱)

- (3) امام بون مجیدی (شرح مسلم لکھنؤی میں)
 - (4) ابن الجوزی مجیدی (غریب اللہ حدیث لابن الجوزی میں ۷۷۲ ج ۲)
 - (5) علامہ قطانی مجیدی (غریب اللہ حدیث لفظانی میں ۱۶ ج ۲)
 - (6) ابن قسوط مجیدی (غریب اللہ حدیث لابن قسوط میں ۳۳۷ ج ۲)
 - (7) ابوالعباس احمد بن محمد انکونی مجیدی (انصاف میں ۹۱ ج ۱)
 - (8) ابن درید مجیدی (تہذیب میں ۱۵۹ ج ۲)
 - (9) محمد بن علی ابی بکر مجیدی (دلیل القائلین میں ۳۷ ج ۲)
 - (10) ابی ہریرہ مجیدی (عون المعبود میں ۸ ج ۱)
 - (11) القراء مجیدی (۱۱۱ ج ۱)
- ﴿۲﴾ بعض علماء نے کہا ہے کہ حق کا معنی جرم و جرم سے کا ہوا ہے اور وہ اس کی حفاظت کیجئے اور اسے ہر پہ پہنچا دے۔ ابن ماجہ کے نامور تلامذہ ہیں۔
- (۱) علامہ عینی مجیدی (عمدۃ قاری میں ۵۲ ج ۱)
 - (۲) علامہ صالح قاری مجیدی (مرآۃ المفاتیح میں ۴۵۹ ج ۲)
 - (۳) ابوالشجاع محمد بن علی ابن الدہان مجیدی (تقریر انفس میں ۲۳۳ ج ۱)
 - (۴) علامہ عینی مجیدی (تہذیب میں ۱۳۱ ج ۱)
 - (۵) محمد بن عبد بن بخاری مجیدی (المکملہ لہر پانی میں ۲۱۵ ج ۱)
 - (۶) محمد بن اسمعیل مجیدی (اسہاب فی ثنائیہ میں ۲۱ ج ۱)
 - (۷) علامہ ابن ماجہ بن عثمانی مجیدی (رد المحتار میں ۳۶۸ ج ۱)
 - (۸) منصور بن عسکری مجیدی (درر میں ۳۰ ج ۱)
 - (۹) مصطفیٰ بن حماد، صیونی مجیدی (مطبوعہ بیروت میں ۲۷ ج ۱)

(۹) میں سیدہ پرہیزہؓ (عون المعبود ص ۸۷، ج ۱)

(۱۰) ابن العربیؒ (عون المعبود ص ۸۷، ج ۱)

(۱۱) قاضی عیاضؒ (عون المعبود ص ۸۷، ج ۱)

(۱۲) ابن الاثیرؒ (عون المعبود ص ۸۷، ج ۱)

خلاصہ: یہ ہے کہ مطلق کے دو ہی معنی ہیں ثقب (یعنی سورہ اور جز مطلق۔

ہندکہ جز مطلق بھی سورہ کی ہی یہ قسم ہے اس لیے مطلق دووں معنی کے ساتھ سے سورہ و ثقب ہوا

اس لیے کہ علی الموقر سے مل لکھ ہی ہوا کہ اس معنی کی تا مد اس حدیث سے مطلق ہے۔

حدیث میں ہے نہ پایہ کہ جو یہ کہ پاس پاس سے تراپ رہا تھا قریب تھا کہ

پاس سے وہ سر جاتا کہ پاس تک اس کوئی اسرائیل کی ایسے را یہ عورت سے دیکھ

طرحت موفها فاستقب له به فمقتله انما فطرح لها به (صحیح مسلم ص ۸)

اس عورت سے آپ مطلق اس میں سے کہتے تھے پان بھرا اور پان سے تو پا دیا

بھی اس وجہ سے اس کی مظهرت کر دی گئی۔

ہندکہ جراب میں پان تکس بھرا پاس تک اس لیے مطلق کا معنی جز مطلق (یعنی

سورہ) ہوا کہ مطلق کا معنی جراب کی سے نہیں پاس سے اس حدیث کو ہر ایک جرابوں پر

کے جوازی کی دلیل مانا اور مستحسن۔

① حدیث شریفان فی حقہ:

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
لِقَابِائِهِمْ الْبِرُّ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ رُسُوفٌ الْقِيَامُ لَهُمْ أَنْ يَتَّقُوا عَمَى
الْقَضَاءِ وَالْقَضَاءِ (سنن بیہقی ص ۱۹۸)

راشد بن سعد حضرت قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
سے مجاہدین کی ایک جماعت کو جہاد کیلئے بھیجا ان کو بروی گنگنی چاہیہ اور رسول اللہ ﷺ
کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ نے ان کو غمزدہ نہ کیا بلکہ ان کو یوں اور دوسروں پر کراہیہ

مرتبہ حدیث

میر تقی محمد صاحب دہلوی نے اس بار کیجہ کی نکتہ میں حدیث الْبِرُّ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ رُسُوفٌ
لِقَابِائِهِمْ الْبِرُّ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ رُسُوفٌ الْقِيَامُ لَهُمْ أَنْ يَتَّقُوا عَمَى الْقَضَاءِ وَالْقَضَاءِ
خاتیم فی کتاب التَّوْبَةِ ص ۲۸۸ لَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ
لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قُتَيْبَةَ وَلَا الْخَلِيفَةَ مِنْ حَسْبِ بْنِ لَهْدٍ الْبِرُّ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ رُسُوفٌ
لِقَابِائِهِمْ الْبِرُّ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ رُسُوفٌ (تذکرہ الامم ص ۲۸۸ ج ۱)

یہ حدیث استدلال کے حق میں یہ نکتہ یہ منقطع ہے کہ راشد بن سعد سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ
سے دیکھیں ملاحظہ فرمائیے مگر کتاب دہ اہل ص ۲۲ میں لکھا ہے راشد بن سعد سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ
سے کہا ہے کہ راشد بن سعد سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے دیکھیں ملاحظہ فرمائیے مگر قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ
ص ۲۲ ج ۳ میں لکھا ہے راشد بن سعد سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے دیکھیں ملاحظہ فرمائیے مگر قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ

تہذیب احمد ص ۲۲ ج ۳ میں لکھا ہے راشد بن سعد سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے دیکھیں ملاحظہ فرمائیے مگر قوتیبہ رضی اللہ عنہ سے قوتیبہ رضی اللہ عنہ

دی ہے اسی طرح ابن حزم نے بھی اس کو ضعیف ٹھہرایا ہے۔ خاصہ یہ کہ حدیث ثریا کا ناظر محدثین کے اصول کے مطابق متفق ہے اور متفق حدیث محدثین کے نزدیک ضعیف ہوں ہے کہ ان کے پاس صحت سے نیچے سدا کار ہوں تا آخر متصل ہونے شرط ہے۔ نیز اس میں رشیدیہ سے منظم نہیں ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس حدیث کا درجہ حدیث سے کم ہو جاتا ہے۔

تساخین کا معنی

اس حدیث میں تساخین سے مراد سوزے ہیں جنہ میں مقلدین کہتے ہیں کہ تساخین سے مراد ۱۱ چیز ہے جس سے پاؤں ڈرے یہ جانے خواہ مورد ہو یا جہاں ہو یا بولی (دوسری چیز ہو) (مسند الرسول ص ۱۱۶)

جہاں نہیں کہا۔ محدثین اور ائمہ نے تساخین کا معنی صواب (یعنی سوزے) بیان کیا ہے اس لیے محدثین کے متعلق حوالہ دیا گیا ہے۔

ردیف	تساخین	نور
۱	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۲	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۳	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۴	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۵	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۶	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۷	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶
۸	تساخین سوزے کے لیے	تساخین سوزے کے لیے ۱۱۶ ص ۱۱۶

اس سب سے تسمین کا معنی خلاف یعنی موڑے کیا ہے ہر غیر مقلدین نے
تسمین کا جو معنی دیا ہے کُلُّ مَا يَسْتَعْرِضُ بِهِ الْقَدَمُ مِنَ خُطْبٍ وَخُورٍ وَنَحْوِهِ اس
کو علامہ خطابی بیہوش سے پتال اور قال جھسم کے ساتھ (سوالہ اس میں ۵۰ ج ۱ عرب
الحج ۶۱ ج ۲) اور علامہ بیہوش سے قبل کے ساتھ (شرح السنہ ص ۵۲ ج ۱) اور
علامہ بیہوش سے پتال کے ساتھ (شرح ابن داود ج ۱ ص ۱) دیکھ کر یہ بھی ہوا تو چند
علامہ نے یہ معنی لکھا ہے اور یہ اسے اعطاء (پتال اور قال جھسم) کے ساتھ دیا ہے
جو اس سے ضعیف ہو۔ یہاں سے کہتے ہیں۔ ہذا حدیث میں میں اس علی التسمین سے
معنی علی التسمین ہی مراد ہے اس سے معنی لکھیں مراد یہ درست نہیں ہے۔

چنانچہ میر تقی میر نے کہا: حسن بہار مجھ کو نصیحت میں

”لَا تَسْمَعْ مِنْ قَوْلِهَا هَلْ لَهَا تَلْقَى هَلْ تَصَاف“

یہ ایک علی التسمین ہے تسمین کا معنی خوف (یعنی دوری) سے ہے۔ یہاں اگر التسمین
کے حوالہ کر کے ہیں کہ تسمین کا معنی خوف (یعنی دوری) ہے اس سے حد لیتے ہیں
”فَقَدْ تَلَقَّى لَهَا تَلْقَى هَلْ لَهَا تَلْقَى هَلْ لَهَا تَلْقَى هَلْ لَهَا تَلْقَى“
فَلَا يَسْتَعْرِضُ بِهِ الْقَدَمُ مِنَ خُطْبٍ وَخُورٍ وَنَحْوِهِ اس میں اس سے حد لیتے ہیں
تسمین کا معنی خوف (یعنی دوری) سے ہے اس سے حد لیتے ہیں

اس حسب یہ حد ثابت ہوئی کہ اگر التسمین کے یہ تسمین دور سے ہیں تو
مطلقاً جڑا ہوں تو تسمین ہوں یہ وقت پر سے کہ جو انہی اس حد سے تسمین ہونا درست نہیں

مسیح جودین کی تمام احادیث ضعیف ہیں:

(1) حدیث متفقہ نہیں فرماتے ہیں

وَأَكْسَبْنَاهُ فِي الْحُورِ زَيْنًا وَالْمَتْنُ فِيهَا زَيْنٌ (اصول، اکتبر ۱۹۳۶ء)

جودین اور طین پر مسیح کی حدیثوں کی سندوں میں ضعیف ہے۔

(2) میر تقی میر، ارمن مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْحَاجِلُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قَدَمِ الْمَسِيحِ عَلَى الْحُورِ زَيْنٌ خَدِيعٌ مُرْلُوعٌ

ضعیف غالی تر الکلام ہذا کا جندہ (تقریباً ۱۸۹۶ء)

علامہ یہ ہے کہ ہماری تحقیق کے مطابق مسیح علی الجورین کے مسئلہ میں کوئی ایک

بھی ایسی مرفوع حدیث نہیں جو صحیح ہو اور اعتراض سے خالی ہو۔

(3) مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

وَأَنَّ الْحَاجِلُ الْمَسِيحَ عَلَى الْحُورِ زَيْنًا لَيْسَ بِضَعِيفٍ غَلَاظَةً جَنْدِ الْفَقْرِ

(تقریباً ۱۸۹۶ء)

ہر ایک مسیح علی الجورین کی سب سے زیادہ حدیث کی صحت پر ان حدیث کے

بہرین کو اعتراض ہے۔

(4) مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مقام میں لکھتے ہیں:

وَأَنَّ الْمَسِيحَ عَلَى الْحُورِ زَيْنًا لَقَدْ هَرَّ ذَلِيلُهُ خَدِيعٌ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ

و ما ورد ذیلہ لَقَدْ عَرَفْتُ مَا فِيهِ مِنَ الْمَطْلَبِ (تقریباً ۱۸۹۵ء)

ہر حال مسیح علی الجورین کے بارے میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں جسکی صحت پر

اجماع ہو اور جتنی حدیثیں بھی مسیح علی الجورین کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان پر جو

اعتراضات ہیں وہ آپ جان چکے ہیں۔

(5) مبارکپوری صاحب ایک اور مقام میں لکھتے ہیں

لَا يَفْعُلُو عَلَى جَوْرٍ دَلِيلٌ صَبِيحٌ وَكُلُّ مَا تَمَثَّلَ بِهِ الْمَخْجُورُونَ
فَعِيْدٌ مَعْنَى ظَاهِرَةً (بحوالہ: دیلمی ص ۳۲۲ ج ۱)

یہاں پر صبح کے جواز پر کوئی صحیح دلیل قائم نہیں ہوئی اور جو تکمیل جواز کی سب
دلیلوں پر واضح شدتات ہیں۔

(6) لڑتہ اہل حدیث کے پانچ اہل کفر کی انکلیں ہیں یہ نہیں کہتے ہیں

اس کی (پہلی چراہوں پر صبح کی) کوئی صحیح دلیل نہیں ہے اور نگاریں۔ ص
جی اس سے استدلال کیا ہے اب میں شدتات ہیں (قانون تحریر ص ۱۳۷)
فائدہ: (حکیم فی حدیث)

اصول محدثین کے لحاظ سے مسیح علی الجورین کی مدد دینا جائز اس حدیث ضعیف
ہیں لیکن جب سے کہ امام احمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح علی الجورین کے جواز کا مدار ان حدیث
مردودہ پر نہیں رکھا جبکہ بعض محدثین نے اس میں سے بعض حدیثوں کو صحیح قرار دے کر وجود
فصل کے توجہ سے ان کو پیش بھی کی ہے۔ بعض حضرات کی طرف سے ان چراہات
کو بھی مردود ثابت کیا گیا ہے تو ساری حدیث ضعیف ہے کہ یہ حدیث حکم پر ہیں اور حکم
پر حدیث میں دو قوت ہیں دینی جرم پر حکم پر حدیث میں ہوتی ہے اس لیے یہی حکم پر
حدیث صحیح غیر حکم پر خصوص کے مقابلہ میں بحث نہیں ہو سکتی۔

حضور:-

اعادہٴ ش کی تخریج سے قبل وہ اصول ملاحظہ کیجئے۔

اصل اول: (صغیر صحت پر مشتمل چارے)

چونکہ مسیح علیٰ آلہود چین کی احادیث، باتوں اور رسوم (یعنی جمہوری اور من گھڑت) نہیں سی بھی معتبر محدث سے ان کو موضوع نہیں تھا۔ جمہور اور ان کا برآمدہ شیخ و فقہاء سے ان کو ضعیف کہا ہے جبکہ بعض محدثین نے بھی کہا ہے۔ اور محدثین و فقہاء کا مستحق رسول ہے۔ نہ رائے و قیاس پر عمل کرنے سے ضعیف حدیث پر عمل کر چکائی ہے۔

○ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں خبیث الخبیث اغب من زنا الرجال

(مختار الجواب منہ)

لوگوں کی آراء سے ضعیف نہ ہونے پر عمل کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

اس پر حیرت اقبال، علامہ الموصیٰ بن ابی ۸۲، وراثتی میں ۸۳ میں لکھ سکتے ہیں۔ ہم نے چند اقبال اپنی کتاب "مرد و موسیٰ کی نماز کے فرق پر تفصیلی جائزہ" میں نقل کر دیے ہیں وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

ای طرح دہر مستحب، ضعیف حدیث سے ثابت ہو سکتا ہے اور وہ چھ فتاویٰ میں
ضعیف حدیث پر عمل کرنا جاری ہے۔ محققین ان کے مضامین تیسری کتاب مستحسنات بنسٹ
بہار الضعیف، تحریر الموصوف (فتح القدیر ص ۲۴۸) و در باب اصول اعلیٰ بیت) اقتباس
ضعیف حدیث سے ثابت ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ مضمون نہ ہو کہ حزیق حوالہ جات کیلئے ملائکہ
کیجئے الا انکار مسعودی میں ہے، فتح اکبرین لا بخر لکھی میں ص ۳۶، الدرر النبی ص ۱۴۹، اراد الکنز ص ۱
ص ۱۷۸، فتح الباری ص ۳۵۰، مجمع مرصع ص ۱۵۰، کنز الدقائق ص ۱۸، حیدر ص ۱۶)

○ مولانا غلام احمد قرنی لکھتے ہیں: لَا تَرْفَعُوا كَيْدِي الْأَيْمَنُ سَبْحَ مُوَاطَّنٍ كُو
ضعیف ہے مگر عمل اس پر ہے (فتویٰ مجاہدین ص ۱۸۲ ج ۱)

○ میر تقی میر کے کج اسلام اور میر تقی میر کے ملحق ہمارے بار بار مل حدیث
عبدالستار لکھتے ہیں: "ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے" (فتاویٰ ستاریہ ص ۳۷)

قصداً ضعیف حدیث کی تحت غت کا انہی

رسول مقبول لکھتے ہیں: "ایہ ہے کہ اتوار یا جمعرات کو بچے گھوڑے میں مرم
برس کا اندیشہ ہے" آپ صحت سے اس حدیث کو ضعیف نہ صرف اتوار کے دن بچنے
گھوڑے سے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برس میں جگہ ہونے چودہ کے بعد ایک شب کورس
مقبول لکھتے ہیں: "یہ حدیث سے مشرف ہوئے اور مرض کی شکایت کرنے لگے تو حضرت لکھتے
ہے: "فرماؤ کہ جیسا کہ وہ بچہ اتوار کے دن بچے میں گھوڑے سے انہوں نے جس کی یہ
رسول اللہ اس حدیث کا راوی ضعیف تھا آپ لکھتے ہیں: "ایہ حدیث تو یوں نقل رہا
تھا کہ جس کی یہ رسول اللہ حدیث ہوئی میں تو چاہتا ہوں کہ میں اس پر چاہا رسول اللہ لکھتے
ہے: "فرمائی اور صحیح کو ان کو ملتی تو میں کا بیان بھی نہ دیتا" (تہذیب ص ۷۶)

اصل دوم (صحت معنی کا سمجھنا)

حدیث عرفیہ حدیث: "قولہ میں" "ضمیمہ" معنی کے لفظ سے دو احتمال ہیں ایک
احتمال میں قرآن اور حدیث متواترہ کی مخالفت لازم آتی ہو دوسرے احتمال میں قرآن و
حدیث متواترہ کی مخالفت لازم آتی ہو تو قرآن اور حدیث متواترہ کی موافقت اور عدم مخالفت
والاحتمال صحیح اور دوسرا احتمال چھوڑ کر۔ دوسرا احتمال حنا ہوگا۔

حدیث: لَا تَرْفَعُوا كَيْدِي الْأَيْمَنُ سَبْحَ مُوَاطَّنٍ كُو (اس کی ساری نہیں ہوئی ہواہ قرآن
کو نہیں پڑھتا) میں اگر "من" کو عدم جائز سمجھا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ سب کی ساری

اس صورت میں اس کا وہی قسم ہوگا جو پاؤں نے طہر ہونے کی حالت میں ہوتا ہے یعنی پاؤں کا دھونا بعض فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ تیسری حالت میں نہایت اس سے بچا کر دے کہ "وہ سے اور جہد پ کے نیچے پاؤں کی انگلیوں وغیرہ کی ساخت نظر رکھنا ہے۔"

چنانچہ شیخ عبد اللہ بن جبرائیل جبرائیل جبرائیل کی صحت میں کیا کرتے ہیں
 اِنِّهَا بِغَيْرِ قَبْلِ الْمَاءِ وَ اِنِّهَا تَغْتَسِلُ حَتَّى تَخْتَلِجَ الْاَصَابِعُ وَ يُمَكِّنُ
 مَضْمُونُ الْاَصَابِعِ وَ اَلَا تَعْلَمُوْنَ وَ رَوَاهُ (تذوق الشیخ ابن جبرائیل ص ۱۳)
 رقیب جبرائیل وہ ہیں جس سے پانی گدہ جاسے اور پاؤں اور انگلیوں سے جسم کی
 صورت طہر ہو اور اس کے اوپر سے انگلیوں اور نہ اس میں جہد محسوس ہوں۔

المبدئ ثانی: مقلدین اس سے اس میں ہے اِنْ اَلْفَحْوُ بِ خَفِيفٍ يَصِفُ الْفَقْمُ
 جراب خفیف وہ ہے جو قدم کی کجی طہر کر دے۔

المقلدین اس سے مقلدین لا یُذَوُّ مِنْهُ سِوَى قَبْلِ الْفَقْمِ فَمِنْ
 جراب سے جس سے پاؤں کی کوئی چیز نہ ہر نہ ہو۔

شکاف

شکاف کا معنی ہے ایک طرف سے دوسری طرف پانی اور نظر کا گدہ یا جیسے
 ہر ایک پہ سے پانی اور نظر گدہ جاتی ہے یہ معنی ممکن ہے پانی کو جہد کرنا اور میر
 شکاف ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز اتنی خفیف ہو کہ جس سے پانی اور نظر نہ
 گدہ رہے اور وہ پانی کو جہد نہ کرے اور نہ وہ پانی کو جہد نہ کرے اور نہ وہ پانی کو جہد نہ کرے
 مراد یہی ہے کہ اس سے پانی اور نظر گدہ نہ کرے بعض فقہاء کی عمارتوں میں ہے کہ لا یُذَوُّ
 ہنصر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک پانی سے پانی کے پانی سے قدم مراد ہے
 مطلب یہ ہے کہ قدم کی انگلیوں اور میر و ہد امدادی ہر نہ ہو کہ کُلُّهُ بِطَرَفِ
 جَلْوَدُهُمْ بِدَلَاٰهُمْ خَفُوْدًا اور وَلَئِنْ لَمْ يَخْضَوْا وَ جَلْوَدُهُمْ خَلَّتْ مِنْ جَلْوَدِ

سے بدن مراد سے ای طرح یہاں پر بشرہ سے قدم مراد سے ساق قدمہ غیر شفاف کا یہ مطلب نہیں کہ چوڑے کی رنگت یعنی پٹے کا عیدہ والا اور نہ شاداب نظر دے

نہیں، صفتیں انہیں اور صفتیں وہ جو رنگین ہیں جن میں چار صفتیں ہوں

- ان میں مناسب صفتیں ہوں جن میں ملے ہوں رات بھر جوتے کے لگا ہوا چمکنا ہو
- اتنی سخت اور سوئی ہوں کہ پیچھے جاہ سے اور پٹے کے پاؤں پر کھڑی رہیں
- انکے ایک طرف سے دوسری طرف نہ گھرے۔
- پاؤں کو جھکے نہ رہے۔

اور ان میں سے ۵۰۰ میں سے جو روایتیں ہیں جنہیں صحیحین میں نہیں
فرسٹا رہیں غنی الشافعی بنیہ و لا یجوزی ما نہیہ و لا یجوزی۔

نہیں جو روایتیں وہ ہیں جن میں لگا ہوا چمکنا ہو چمکنا ہو اور نہ خود پندہ
پر سیدھی کھڑی رہیں اور انکے سہ سے کریں تو چمکنا ہی نہ نظر نہ آئے (یعنی اس سے
چمکنا ہی طرف انکے گھر نہ رہے اور پاؤں کو جھکے نہ رہے۔

انکے شرعاً انکے درجہ میں عیناً انکے سے ولشعاعہ خلاصات کھڈھا
الشمس غنی الشافعی من غیر زہد والناس ان یحکون صلباً فاذا وضع غنی
لاذہن لہم لا یستکبر و الثانی ان لا یجوزی شعاع الشمس من شکبہا والرابع
ان یجد حل فی المقایہ لہم یخرج فی الخصال ولا یجوز المقایہ الی باطنہ
شفا سے کچھ حدیث ہیں

① بلیر باعہ سے کچھ پرکھڑی ہے۔

- ② جواب اتنی سخت ہو کہ جب زمین پر رکھی جائے تو وہ سیدھی کھڑی رہے اور نہ جھکے۔
- ③ شمس کی تیسری علامت یہ ہے کہ اس سے سورج کی شعاعیں بھی اس کی رقیق نہ دیکھی جائیں
- ④ یعنی کپاس میں دھن چاہے اس کو دھوا جائے اور پاؤں اس سے کھنکھرت نہ کرے

ان چار صفوں والی جراب ضرور چھٹی ہونی سے پس ان کا ہر دوروں کا حکم ایک ہے نہیں کی اس قیودات اور صفات کی تفصیل باب چہرہ میں قیودات جات سے لیں میں مذکور ہوگی۔

باقی وہ جو رہیں جس میں مذکور بالا تین شرطوں میں سے کوئی شرط نہ ہو۔ یہ جو رہیں نہ دوروں چھٹی ہونی ہیں نہ ان پر ہر دوروں کا حکم لگنا ہے۔

مجلد وہ جو رہیں جس پر ٹکڑے سمیت چھپاؤ پر ہر دوروں کا حکم لگنا ہوگی۔ دوروں میں پانچ کے چھپنے حصہ کا چھپاؤ ضروری ہے جتنے حصے پر چھپاؤ لگنا ہوگا۔

مصل مصل کے بارے میں وہ قول ہیں کہ وہ جو رہیں جس کے غورے پر چھپاؤ لگنا ہوگا۔

(۲) وہ جو رہیں جس پر ٹکڑے سے چھپاؤ لگنا ہوگا۔ پر دوروں پر چھپاؤ لگنا ہوگا۔ جو رہیں کی چھٹیں ہیں

چھٹیں مجلد چھٹیں مصل چھٹیں مجلد درختی مجلد اور قتی مصل درختی مجلد

ان میں سے کسی چار قسمیں دوروں کی طرف ہیں ان کے وہی احکام ہیں جو دوروں سے ہیں۔ آخری دو قسمیں بھی قتی سادہ اور درختی مصل دوروں کے حکم میں ہیں کیونکہ قتی سادہ میں قتی کی تین شرطیں نہیں پائی جاتیں اس لئے یہ دوروں کے حکم میں ہیں نہ ان پر چھپاؤ لگنا ہے۔

تکثیر احادیث مسند جو رہیں

وہ اصول اور دوروں اصطلاحات معلوم ہو جائے کہ بعد ہم احادیث جو رہیں کی

تکثیر عرض کرتے ہیں۔

احادیث جو رہیں ضعیف ہیں وہ اصول و قیودات میں ضعیف مدد بھی مدد ہے رسول ہوتی ہے اس سے اس عمر مخصوص احادیث و قیودات کرتے ہیں کہ ضعیف مدد جس پر بھی قتی

اللہ مکان عمل ہو جائے لیکن ایسے طور پر کہ قرآن وحدیث کے قصوں قطعیہ اور احکام مجملہ کے خلاف نہ ہو۔ چنانچہ مذہب اور پیر کے علاوہ حدیث جو زمین پر عمل کیا ہے لیکن ایسے طور پر کہ اس سے قرآن وحدیث کی مخالفت نہ ہو۔

الجورین کا مصداق چاروں مکاتب فقہی یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی سے منہ و نقب نہ کا اتفاق ہے کہ موزے جیسی جراب پر مسح جائز ہے اور جو جراب موزے جیسی نہ ہو اس پر مسح جائز نہیں۔ اس اصولی اتفاق کے بعد اس بات پر بھی انکار ہوگا اتفاق ہے کہ احادیث جو زمین میں جو زمین سے ایسی جراب مراد ہے جو اس سے جیسی ہو۔ جو زمین میں در یک جراب داخل نہیں اور نہ اس پر مسح کرنا جائز ہے۔

خیر عرب و عجم کے بعض آراء اور خواہش پر مستحکم کے لوگوں نے اس میں در یک جرابوں کو شامل کر کے اس پر بھی مسح شروع کر رکھا ہے جس سے وہ پڑھا بھی نہ کر رہے ہیں اور دوسروں کی فتویٰ میں بھی براد کر رہے ہیں۔

اسی یہ بات مانا احادیث میں انجورین سے دوسروں جیسی مراد ہیں اس کا ثبوت کیا ہے؟ دلیل میں ہم چند دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلیل نمبر 1

دوسروں میں پاؤں کے متعلق قرآن وحدیث میں دو حکم ہیں پاؤں دھونا اور سوراہے پر مسح کرنا اس لئے کہ سوراہے نہ چھوئے ہوں تو پاؤں کا دھونا فرض ہے اور اگر سوراہے چھوئے ہوں تو پاؤں دھوئے کی بجائے سوراہوں پر مسح کرنا جائز ہے اور یہ دونوں حکم قطعی ہیں۔ جیسا کہ باب اوس میں مذکور ہے اب اگر احادیث جو زمین میں در یک جرابوں میں شامل ہوں اور ان پر مسح کرنا جائز ہو تو یہ حدیث سوراہے نہ چھوئے کی جس میں پاؤں کا دھونا فرض ہے اور ہے بھی یہ حکم قطعی لیکن احادیث جو زمین میں در یک جرابوں میں شامل کر کے اس پر مسح کر کے کی صورت میں قرآن کا یہ حکم قطعی حروک ہو جائے گا اس کا نام مسح ہے حالانکہ مسح

کے سے شرط سے نہ آج قرآن میں صحت کے مساوی ہوا ہے صحت نہ ہوئی نہ نہ واحد جو صحیح ہو وہ بھی قرآن و حدیث کے قطعی حکم کیسے آج میں نہ ملتی جہد احادیث جو عین جو صحت ہیں یہ کم از کم حکم پر ضرور ہیں جیسے کہ باہر دوم میں اس پر تحقیق کہ رہی ہے ان میں تہی قوت میں جو صحیح نہ واحد میں ہوتی ہے ان کے ساتھ قرآن کے قطعی حکم کا صحیح کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر یہ احادیث متفق ہیں ان میں یہ بھی احتمال ہے نہ الجور عین سے صحت مراد ہوں جیسے کہ دوسری حدیثوں میں اس کو تائید اور دلائل کیا ہے اور تائیدیں اور دلائل سے مطوع مراد ہیں اور اگر جہد عین سے جرائیں مراد ہوں پھر یہ احتمال ہے کہ وہ جہد ہوں یا منقطع اور نہ ہوں تو پھر یہ بھی احتمال ہے نہ وہ نہیں ہوں یا واقعی کی محکم حدیث قرآن کے قطعی حکم کیسے آج بن سکتی ہے؟ جہد بریک جرائیں مراد لینے کی صورت میں ان احادیث ضعیفہ کے ساتھ قرآن کے قطعی حکم کا صحیح لازم آتا ہے جو کسی کے روایت میں جائز نہیں اس سے ان احادیث میں جو روایت سے وہ جو روایت مراد ہیں جو مرادوں کے حکم میں ہوتی ہیں تو یہ حالت میں جائز ہے نہ کی ضرورت ہے نہ ان کا حکم (مرادوں کا جواب) بھی قطعی ہے اس صورت میں قرآن کے قوی، قطعی اور حکم حکم کا ضعیف احتمال حدیث کے ساتھ ترک اور صحیح و ضعیف لازم نہیں آتا۔

تائیدات

(۱) میر مقصد محدث عبد الرحمن بن یزید بن عمار نے علیؑ کے قول سے کہتے ہیں
 "الاصح هو على بن ابي طالب كما هو ظاهر القرآن والفقهاء
 لا يجوزون الا ما حديث صحيحه خلق على بن ابي طالب حديثه كما حديث
 المسح على الخشب لعمار القنوني عن علي بن ابي طالب الى المسح على الخشب
 بالاعصاب وانما الحديث المسح على الخشب الحديث فليجوز حديثه كما بعد انما
 المصحف كما عرفت فكيف يجوز العنوني عن علي بن ابي طالب الى المسح على

المجورین قطعاً والی طاف شاور مسببہ یقولہ ولا ینزلک ظاہر القرآن بمثل ایہ
فہی وقربہ ۱۰ فلاجل ذلک اشرک جواز المسیح علی المجورین یتلک القوود
ولیکنہ فی مفسر المنعین ویدخلنا منعت المنعین۔ (تخیز الاحادیث ص ۲۸۳ ج ۱)

مفسر میں یہ کہ اس حکم جوہ سے حبشہ کے قرآن کا طاف۔ ایک سے اور اس سے
حدیث اور اس کا ترک جائز نہیں مگر ایسی احادیث صحیحہ کے ساتھ جن کی صحت پر اندر حدیث کا
اتفاق ہو جیسا کہ مسیح کی احادیث ہیں۔ ہاں احادیث کی وجہ سے قسلاً میں سے مسیح علی
انہیں کی طرف بالاتفاق مہول جائز ہے۔ لیکن مسیح جو زمین کی احادیث کی صحت پر اندر میں اور
امت اس سے جیسا کہ آپ اس کو جان چکے ہیں ہاں اس احادیث ضعیفہ کی وجہ سے قسلاً میں
سے مطلق مسیح جو زمین کی طرف مہول کیسے جائز ہو سکتا ہے اس کی طرف ماسلم نے اشارہ
کر لے ہوئے ہاں انہیں اور اس میں جیسے راویوں کی روایت کی وجہ سے ظاہر قرآن و حدیث چھوڑ
جاسکتا۔ اسی وجہ سے علماء نے مسیح جو زمین سے جواز کیلئے قیودات کی شرط لگائی ہے تاکہ اس
قیودات کی وجہ سے جو حدیث میں سے غم میں آکر احادیث میں سے تحت داخل ہو پا سکے۔

(۲) محدث مہار کی روایت میں آئی ہے کہ

لقد ورد فی المسیح علی المنعین حاجب تکبراً قد اتجمع علی
جسبہ ایضاً الحدیث فلاجل ہذہ الخادبت الضعیفہ ترشحوا ظاہر القرآن
وعینوا بہا وأما المسیح علی المجورین فکذبہ وہذہ حدیث ضعیفہ علی
جسبہ وما ورد فیہ فقد عرفنا ما فیہ من الملان فکیف ینزلک ظاہر القرآن
ولیعمل بہ (تخیز الاحادیث ص ۲۸۵ ج ۱)

حقیقت مسیح میں سے ہر سے اس کی احادیث کثیر ہیں جن کی صحت پر اندر
حدیث کا اعتبار ہے انہی احادیث سمجھ کی وجہ سے عالمی علم سے قرآن کے طاف کو چھوڑ دیا ہے
اور ان احادیث پر عمل کیا ہے۔ لیکن مسیح جو زمین کے متعلق ایسا حدیث میں ایسی نہیں جسکی
صحت پر اجماع ہو اور جو حدیثیں اس سے ہر سے اس کی روایت ہوئی ہیں ان پر جواز امتیازات

وَمَنْعَ عَلَى الْفُتُوْرَيْنِ) وَقَالَ حَفِيْظٌ خَسْرٌ مَجِيْعٌ رَزَوَانُ ابْنِ جَبْرٍ فِي مَجِيْعِهِ اَيْضًا وَلَا يُمْكِنُ النَّمْسُ فَيَدَاغًا كَانَ لَغِيْبًا وَلَهُ اَنَّهُ لَيْسَ فِي مَعْنَى الْحَفِيفِ اِلَّا اَنَّهُ لَا يُمْكِنُ مُوَاطَاةُ النَّمْسِ فِيْهِ اِلَّا اِذَا كَانَ مُتَقَلِّدًا وَفَرَضَ مَحْمَلُ الْخَبَرِ رَعْنًا اَنَّهُ رَجَعَ اِلَى قَوْلِهِمَا وَغَلِيْبَهُ الْفُتُوْرِي كَقَوْلِهِ فِي الْفَهْرِ اَيْضًا وَالْكَتُبُ اِلَّا اَنَّهُ فِي مَعْنَى الْحَفِيفِ (المعراج ص ۱۹۲ ج ۱، النایہ ص ۱۵۱ ج ۱) اگر جواب نہیں ہو تو امام ابو حنیفہؒ کیسے سے ایک (اس پرست) جا رہیں اور

صاحبین فرماتے ہیں جائز سے نیکو امام ترمذیؒ کیسے سے حضرت مسیح ونبیؑ کے حق سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہی کریم ﷺ کے واسطے کیا اور انہوں پر مسیحؑ کیا اور امام ترمذیؒ سے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس واقعہ میں اب کیسے سے کسی اپنی کتاب صحیح میں حال میں اس درود کے کیا ہے اور اس وجہ سے کہ جواب نہیں ہو تو اس میں (بجہ جوقی کے) چنانچہ اس کے امام ابو حنیفہؒ کی دلیل یہ ہے کہ پھر اس جواب اور سے کے علم میں کس سے نیکو اس میں لگا کر پھر تب تک ہے جب وہ مسئلہ ہو اور حدیث کا مکمل بھی ہے۔ اخیر میں امام ابو حنیفہؒ کیسے سے کہ جس کے قول کی طرف رجوع کرنا اور اسی پر فتویٰ ہے جیسے کہ ہوا اور اکثر تب میں سے ہے یہ ہے۔ جس دور سے کے علم میں ہے۔

اس رجوع کے بعد امام ابو حنیفہؒ کیسے امام ابو حنیفہؒ کیسے اور امام محمدؒ کیسے اور سب علماء کا جواب ہے ردیف حدیث میں الجور میں کا صدق نہیں جواب ہوئی۔

دلیل نمبر ۲ صدر ساتھ میں ہر ایک جرموں کا وجود اور روحانی۔ حق تو اس پر ہی کریم ﷺ سے مسیحؑ کیسے رجا "نہد" حدیث میں ہر ایک جرمیں کیسے "مرا" ہر حق میں ہر ایک کو ان اقصیٰ ﷺ میں الجور میں امام سے صدق کیسے بنا، جا سکتے ہے؟

اس حدیث میں الجور نہیں ہے بلکہ اس میں جبرائیل ہیں جو نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں موجود تھے اور ان پر مسک ہوتا تھا۔ وہ شخص جبرائیل تھے۔

عقودیت میں باریک جرابیں نہیں تھیں

میں یہ بات کہ عہد نبوت میں ہر ایک جرابوں کا وجود تھا اس کا ثبوت یہ ہے وہ ملاحظہ کیجئے

حوالہ نمبر ۱ شرح زاد المستمع مشکوٰۃ ص ۲۵۶ ج ۳۳ میں لکھا ہے۔

وَهَذَا أَصَحُّ قَوْلِهِ الْعُقَاةُ لَكِنْ يُسْتَرْطَفُ فِي الْجُورِ أَنْ يَكُونَ لِبَعْثِ
وَأَنَّ الرُّسُلَ فَإِنَّهُ يَصِحُّ أَنْ لَا يَمَسُّهُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَذْهُبُ جَمَاعَةِ الْعُقَاةِ وَالْأَكْثَرُ
يُنْفَرُ لَمْ يَجُودِ الْقَمِيصُ عَلَيْهِ هُوَ الْبَاسُ عَلَى الشَّعْبَةِ لِأَنَّهُ مَا كَانَ هُوَ جُودًا عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ فَكَيْفَ عَلَى الشَّعْبَةِ وَهَذَا خِيَالٌ مَعَ الْخَلْقِ .

جواب میں ترجمہ کے جوار ۱۱۱ قول رہا: ہم سے نہیں شرط ہے کہ عہد نبوت میں ہر ایک جرابوں پر مسک کرنا جائز نہیں ہے بلکہ وہ مسک کرنا ہے اور جلاک ہر ایک جرابوں پر مسک کرنا کے قائل ہیں وہ درجہ جرابوں ۵ قیوں کے ہیں جرابوں پر۔ ان کو قیوں کی صورت اس سے پیش آئی کہ نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ہر ایک جراب موجود ہی رہی لیکن یہ قیوں قیوں سے اعارق ہے۔

حوالہ نمبر ۲ شرح زاد المستمع مشکوٰۃ ص ۲۵۶ ج ۳۳ میں لکھا ہے

وَلَمْ تَكُنِ الْجُورُ عَهْدَ الْجُورِ الْجُورُ الْجُورُ الْجُورُ الْجُورُ الْجُورُ
الرُّسُلُ الْيَوْمَ لَوْ رَجَعَ لَا سَأَلَ أَصْحَابَهُ لَمْ يَأْمُرْ وَخَذَ عَمْرًا عَنِ يَمِينِهِ مِنْ رَقْعَةٍ
فَهِيَ خَوَاسٍ مَبْعُوثَةٌ حَقًّا لَا تُسَرُّ مَسْرُوكَةُ الْخَوَاسِ فَتُخْتَبَرُ فِي الْجِلْدِ عَمَّا فِي
الْعَقَبِ وَلَا فِي الْجُورِ .

عہد نبوت کی جرابیں موجود رہا نہ کی جرابوں کی طرف سے تھیں۔ ۵ جودہ جرابیں

اتنی بار نیب میں کہ ان سے پاں اور سر نہ رہ جاتی ہے اور اگر اس میں پاں لگی ہوئی ہو تو جریب پر رکھ دے تو جراب کے بار نیب ہو گئے ہوں وہ سے جلی اس کی حرارت کو محسوس کرتا ہے۔ ہر پاں کے قدموں تک پہنچنے میں بار نیب جراب میں اتھرتی سرور مائع سے اس کو ان موائے کا درجہ کم نہیں دیا جاسکتا جو چڑھنے کی طرف سمت اور غصہ میں بھی گور سے اور نہیں جریب۔

حواہ نمبر ۳ شرح راہ مستقیمہ مستقیمہ ص ۱۰۱ میں سے

لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمَرْبُ مَوْضُوعًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَقَوْلِهِ
يَتَشَوَّعُ الْجَوَارِبُ وَيَتَشَوَّعُ بِهَا وَلَيْسَتْ كَقَوْلِهِ يَتَشَوَّعُونَ فَيَحْرَقُونَ عَلَى عَهْدِهِمْ۔

آئی ہے یہ ایک ضعیف اور جراب میں پاں نہ ہو سکتا ہے کہ مار میں موجود
تھیں مہر موت کے ٹوٹ جریب سے اور میں جوتی کے ان کے ساتھ چلتے ہیں وہ سے کہ وہ
اپنے قدموں پر کھڑے کے کھڑے پیسے لیتے تھے۔

حواہ نمبر ۴ شرح راہ مستقیمہ مستقیمہ ص ۱۰۱ میں سے

لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمَرْبُ مَوْضُوعًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَقَوْلِهِ
يَتَشَوَّعُ الْجَوَارِبُ وَيَتَشَوَّعُ بِهَا وَلَيْسَتْ كَقَوْلِهِ يَتَشَوَّعُونَ فَيَحْرَقُونَ عَلَى عَهْدِهِمْ۔
سَبَّحَ الْمَسْجِدَ عَلَيْهِ كَمَا مَرَّ الْعَلَمَاءُ إِذَا كَانَ ضَعِيفًا لِيَكُونَ لِقَائِهِ
بَيْنَ الْمَسْجِدِ لَا يَمَسُّ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ مَوْضُوعٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَنْ
لَا يَسْمَعُ بِهِ بِالنَّاسِ أَوْ يَفْقَهُونَ الْحَقَّ هَذَا الشَّعَابُ عَلَى الْجَوَارِبِ
أَسْتَخْوَدَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ يُجَابِ عَنْهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ عَلَى الْجَوَارِبِ
إِذَا كَانَ ضَعِيفًا لَا يَمَسُّ مَرْبَةً الشَّعَابُ لِأَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الشَّعَابِ وَالشَّعَابِ
ظَاهِرٌ وَمِنْ شَرْطِ صِحَّةِ الْفَرْقِ أَنْ لَا يُوَافِقَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ
لَا الْفَرْعُ عَلَى الْفَرْعِ وَالْأَصْلُ فَيَجِبُ۔

نہا سے حجابوں میں نہیں ہوئے جو حشر و کحل سے ان کا حجاب ہے۔ یہی پاک و پاکیزہ
کدو کے گلاب ہر ایک حجابوں کا وجود تھا۔

حوار نمبر (۷) (۱) وہی شیخ اس ج میں اس

اِنَّ الْجَوَابَ فَهُوَ فِي كَافِي مَا يَنْجِي مِنَ الْقَوَفِ الْقَبِيضِ وَيُعْضِلُ
عَلَى قَدْرِ الْقَدَمِ الْكُلِّ الشَّاقِ وَيَنْتَبِطُّ بِعَبْدِهِ وَلَا يَعْطِفُ وَلَا يَكْبِرُ لِمَنَاقِبِهِ
وَعِظَمِهِ فَهُوَ اَوْ لَيْسَ وَلَكِنْ عَلَى الشَّاقِ وَلَكِنْ يَكْبِرُ وَالْعَادَةُ اَنَّهُ لَا يَحْزَنُ قَدْرَ الْمَاءِ
لِقُوَّةِ تَنْجِيهِهِ وَيُشَبِّهُ تَهْوِثَ الشَّعْرِ الْبَيْضِ تَضَعُ الْبَيْضَ وَلَا يَحْزَنُ قَدْرَ الْمَاءِ
الْمُطَرِّفِ لِكَيْفَ الْجَوَابُ فِي تَكْتِ الْمَوْلُوبِ حَتَّى اَنْهَا يَعْطِفُهَا بِمَكْنٍ مُّوْاصِلَةٍ
الْقِي فِيهَا يَنْزِلُ نَعْلٍ اَوْ عُنْدَ اَوْ لَا يَحْزَنُ قَدْرَ الْمَاءِ وَلَا يَنْتَابِرُ مَنَاقِبُهَا
بِأَفْخَرَةٍ وَلَا بِأَلْثَمَةٍ وَلَا بِأَلْثَمَةٍ اَوْ الْهَرُودَةِ

اس جراب وہ ہے جس کی بالائی موٹی اون سے اور چھوڑے قدم کو چھڑی تک
پہچالے۔ سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے اسے پکڑنے سے یہ نہ سنے کے اس خواہش کر رہے اور
نہ سنے نہیں۔ اور عادت یہ ہے کہ مضبوطی کی وجہ سے اس میں پانی ایک طرف سے
دوسری طرف نہیں گزرتا اور وہ بالوں کے ہن میں ہن کے مشابہ ہوتی ہے جس کو رہا نہیں کیسے
نکال دیتا ہے۔ اس کو ہر شے چھڑا کر رہا نہیں نکلی۔ اس زمانہ میں جو جراثیم ہیں وہی
طرف صحت اور مانی ہو نہیں جس جی کہ ان کے مرنے اور صحت ہونے کی وجہ سے اپنے جراثیم اور
سینڈل کے اس میں پانی نہیں ہوتا اور اس سے پانی نہ گزرتا اور اس کے ساتھ چھڑے والا پتھر
کاٹنے اور گری سر دی سے حشر تھا۔

حوار نمبر (۸) (۱) وہی شیخ اس ج میں اس

شیخ اس ج میں یہ ہے کہ یہ لکھا کہ امام احمد تا صلی اللہ علیہ وسلم نے جراثیم پر

کے جواب میں ان تین صاحب جہان پر اس کا دیکھا ہے جن میں صاحب جہان کا جوابوں پر صبح کرنا ضروری ہے۔ صاحب کرام جہان کس قسم کی جوابوں پر صبح کرتے تھے اس کی وضاحت میں شائین جہان نے لکھی ہے۔

”لقد دعونا ان طجروا رب فی عہدہم کما ان عہدہم لربہم“

حقیقت ہم نے ان کو روک دیا ہے۔ مہد صاحب جہان میں جہانیں دینی اور صحت ہوتی تھیں

دلیل نمبر 3 عس وابدہ من یجیح قال راتہ قس نب مالیت ذعل
الغلا وعلیہ جوزناب اسفلہما حنوة وعلیہما عرق فقتل علیہما۔
(اس کی کھری لکھی ہے ص ۱۸۵ ج ۱)

رشد میں جہان میں ہے۔ حضرت انس بن مالک جہان کو دیکھا آپ صحت
الغلا میں دیکھ ہوئے (بعد میں دیکھا) اور انہوں نے اپنے دور سے لکھ رکھے تھے جن
کے چھپ چھپ اور اس کے اوپر شریک ہوا تھا حضرت انس جہان سے ان پر کیا گیا۔
ہو کہ مہد نبوت میں ہر ایک جوابوں کا وجود تھا اس نے یقیناً حضرت
انس جہان کی جواب میں لکھی ہوئی کہ ان کے چھپ چھپ اور ان پر شریک ہو تھا اور یہی
جہان پر بلاشبہ جا کر ہے کہ یہ اثر قرین سے کہ احدیہ جہان میں بھی جہان
میں دیکھ رہے تھے مراد ہو گئے۔ چہ ہمارے لکھی ہوئے۔ عس علی الغلا ونبی
وأسفلہما کی تشریح اور پھر اس میں لکھی کہ حضرت انس جہان کے اسی دورہ اثر کو
معلوم پر دلیل دیا ہے امام لکھی فرماتے ہیں (لقد وحدثت لانس نب مالیت قرا
ہدف علی ذلک اور میں۔ حضرت انس بن مالک جہان کا ایک ایسا اثر دیکھ کر
معلوم پر دلالت کرتا ہے۔ پھر اے اسی اثر کو چاروں سہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

نظریں کا عطف جو عیسیٰ پر عطف آئی، علی مراد عیسیٰ کے قبیل سے ہے اور اس طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ جو عیسیٰ سے برحقہ جڑ میں مراد کسی حد تک ممکن جراثیم مراد ہیں اور نظریں سے متعلق مراد ہیں اس صورت میں متعلقین اور جو عیسیٰ دونوں مرادوں ہو جائیں گے اور مرادوں کا عطف مرادوں پر ہو جائے مگر اسباب میں ۳۸۸ میں مرادوں کی متعدد مثالیں دی گئی ہیں مثلاً

① اِنَّكَ اَشْكُوْنِي وَخَرِيْنِي فَطَهِّرْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَرِيْنِي ۚ ہاں اس مراد میں

② اُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتُ مَن رَّبَّهُمْ وَرَحْمَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ۚ ہاں یہاں صلوات اور رحمۃ آ رہی ہیں مرادوں میں۔

علامہ ابن عربیہ نے بھی کئی جگہ لکھا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عربیہ لکھتے ہیں:

فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ يَكُونُ مَحْمُوْلًا اَوْ مُنْقَلَبًا وَالتَّحْدِيْثُ مُطْلَقًا ۚ قَسْبُ التَّحْدِيْثِ مَحْمُوْلٌ عَلَى ذَلِكِ وَغَرَضُ ذَلِكِ اَنَّ ذَلِكَ لِيَكُوْنَ فِي مَعْنَى التَّعْبِثِ ۚ (شرح اہی دار الدینی ص ۳۷۲ ق ۱)

اگر اعتراض کیا جائے کہ یہ عطف مطلق سے تو مجدد و مطلق ہونے کی شرط ہے اور لگائی ہے۔ تو یہ عطف سے مجدد و مطلق مراد ہے اور ان پر عطف محمول ہے تاکہ جو یہ عطف کے ضم میں آجائے (یہ ہیں کہ عطف مطلق ہو یا اس کو قید یا جائے)

دلیل نمبر 6

آراہور میں سے عیسیٰ مراد مراد میں تو جو عیسیٰ کا یہ معنی منتقل ہے اور مراد مصیبت میں مراد ایک جراثیم کوئی مثال ہو تو یہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے معنی میں دو احتمال ہوں ایک عیسیٰ اور ممکن ہے تو عیسیٰ و عیسیٰ کا معنی پر محمول نہ ہو جب کہ وہی ضرور ہے۔

دلیل نمبر 7

آراہور میں سے عیسیٰ مراد مراد میں تو یہ عیسیٰ عیسیٰ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور مراد یہ جراثیم بھی اس میں داخل نہ رہے تو یہ عطف پر ہے اور عیسیٰ کو عطف پر معنی پر محمول کر کے لے جائے عیسیٰ کا یہ معنی پر محمول کرنا ہی ہے۔

فصل نمبر 8

پیکل نمبر 9

پیش نمبر 10

○ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جراح بحدہ جو وہاب چھکا اور وہ بن جاتا ہے۔

○ امام شافعیؒ فرماتے ہیں جراح متصل ہو۔

○ امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جراح قطع ہو۔

یہی راجح ہے کہ یہ سنی ظاہر حدیث کے زیادہ موافق ہے نیز اس میں مجاہد متصل ہونے کی قید مختلف ہے جبکہ قطع ہونا متفق ہے اس لیے یہ "لی ہے حادثہ" اور قطع ہونے کی سنی میں قوت رہا ہے اور مجاہد متصل مراد ہونے کی صورت میں بد سبب اور بلا وجہ قصور الہیات میں مقتضی کی خرابی لازم آتی ہے جبکہ جو زمین سے قطع جراح مراد ہونے سے یہ خرابی لازم نہیں آتی۔

یہاں سوال یہ نہیں جراح مراد ہونے سے رقیق جراح پر دلالت نہیں ہوتی حالانکہ جو زمین کا قطعہ م سے جو زمین کی قطعہ شامل ہے تو قصور الہیات میں مقتضی کا سبب اس میں بھی لازم آتا ہے اس کا اولا جواب یہ ہے کہ اس سے اجماع اور نہ وہ ہلا یا رہا (۱۱) دلائل سے ثابت ہو چکا ہے کہ الجور میں سے جو زمین کی قطعہ مراد میں اس سے رقیق جراح نہ اس میں داخل ہے نہ اس کا مقتضی ہے نہ جب رقیق جراح جو زمین کے مقتضی میں داخل ہی نہیں تو قصور الہیات میں مقتضی کی خرابی لازم نہیں آتی۔

یہاں اگر رقیق جراح کو جو زمین کے مقتضی اور قول میں شامل رہی نہیں تو چونکہ حدیث جو زمین پر جو زمین کی جس صورت پر ان کا اجماع ہے وہ یہ ہے کہ جو زمین کا سبب اس کی جراح ہو جو زمین کی ہو اس میں مقتضی اور قوی قطعہ کی بنا پر جو زمین سے قطعہ جراح مراد کی ہے اور چونکہ قطعہ جراح مراد ہونے سے یہ صورت میں ہی ہو جاتی ہے تو مجاہد یا متصل کی قید بلا وجہ اور بلا ضرورت ہے جس سے قصور الہیات میں مقتضی بلا سبب کی خرابی لازم آتی ہے نیز قطعہ جراح مراد لے کر رقیق جراح کو جو زمین کے مقتضی اور قول سے خارج کرنا بد ضرورت اور بلا سبب نہیں بلکہ اس کا خارج کرنا قوی سبب اور شرعی

صورت کی جگہ پر ہے اب ہے اب میں یہ خرابی کا دم نکلی آتی۔ بلکہ جب وقت کی جگہ پر
کو جو جہت میں داخل کر کے اس پر کس کا قرار دینے کی صورت میں دوبارہ خرابیاں کا
آتی ہیں جن کی قابل ملاحظہ نکات میں سے کسی کی بھی ہے تو شخص جہ اب مردوں کے وقت
خواب کو خارج کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی عموم تسلیم کرنے کی صورت میں ہے

تاکیرات

۱۰ چنانچہ کتب الاحادیث میں ۲۸۴۱ میں میر مقدس حسنؒ مولانا عبدالحسن
ساکھو نے لکھتے ہیں : لا تُرْكُ ظَاهِرُ الْفِرَاقِ بِمَنْ فِي قَلْبِهِ وَفَرْقِي فَلَا تَجْلِي
ذَلِكَ اَشْرَاطُ جُودِ الْمَسِيحِ عَلَى الْجَوَارِي بِمَنْ الْقِيُودُ لِيَكُونَا فِي
مَعْنَى الْحَقِيقِ وَيَدْخُلَا نَحْتِ حَادِثِ الْحَقِيقِ كَرَأْيِ بَعْضِهِمْ اِمَام
مَالِكٍ اَنَّ الْجَوَارِيَّ اَوْ كَمَا مَحْمُودُ بْنُ كَثَّارٍ فِي مَعْنَى الْحَقِيقِ وَرَأْيِ
بَعْضِهِمْ (امام حافضی) اَوْ كَمَا مَحْمُودُ بْنُ كَثَّارٍ فِي مَعْنَاهُمَا وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ
امام اعظم و امام احمد) اَنْهِيَ اَوْ كَمَا ضَعِيفِي لِحَقِيقِ كَمَا فِي
مَعْنَاهُمَا وَانْ لَمْ يَكُونَا مَحْمُودُ بْنُ وَلَا تَنْفَلِكِ ۔

ایمٹیں اور شرعی کی شاد حدیث کی وجہ سے قرآن کے عدا (مصل ہیں) کو
 نہیں چھوڑا جا سکتا اس وجہ سے احمد نے جہاں پر مسک کے جہاد کیسے ایسی شریعت لکائی ہیں
 جس کی وجہ سے جہاں میں وہ لوگوں کے حکم میں آجاتی ہیں اور حدیث میں کے تحت داخل ہو
 جاتی ہیں چنانچہ بعض (امام مالک رحمہ اللہ) نے مجدد ہوئے کی شرط لکائی بعض (قوی امام
 شافعی رحمہ اللہ) نے متصل ہوئے کی شرط لکائی جبکہ بعض (امام عظیم رحمہ اللہ) امام
 احمد رحمہ اللہ نے شخص ہونے کی شرط لکائی فرمودہ مجدد اور متصل نہ ہوں۔

☆ امام زکری میسر فرماتے ہیں: انا (صاحب الثوری) اس المبارک

29	علامہ عظیمی جوہن	ہینا	تیسین اگستائی مس ۱۳۳۵ ج ۱
30	علامہ عظیمی جوہن	یہ	مہ پچھلا وی سی برقی اگستائی مس ۱۳۳۵ ج ۱
31	علامہ ابن کلام جوہن	ہینا	فتح القدر برقی مس ۱۵۸۹ ج ۱
32	علامہ باوردی جوہن	ہینا	الجاوی فی القدر الکتابی مس ۱۳۲۳ ج ۱
33	علامہ ابن قدامہ جوہن	یہ	الکتاب فی القدر قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱ اسلمی مس ۱۵۸۹ ج ۱
34	علامہ ابن کلام جوہن	یہ	احمدی شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
35	برائین الدین ابن کلام جوہن	یہ	الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
36	علامہ ابن کلام جوہن	یہ	اسلمی شریعت قدامہ مس ۱۵۸۹ ج ۱
37	علامہ عظیمی جوہن	یہ	شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱ دورس قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
38	منصور بن یونس جوہن	ہینا	شرح عظیمی الارباب مس ۱۳۹۱ ج ۱ الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱ الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
39	علامہ ابن کلام جوہن	ہینا	الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
40	علامہ ابن کلام جوہن	ہینا	الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱
41	علامہ ابن کلام جوہن	یہ	الکتاب فی القدر شریعت قدامہ مس ۱۳۹۱ ج ۱

جماعی پر مسیح قرآن وحدیث کی روشنی میں

مترجمہ بلا دلائل کی روشنی میں درج ذیل نکات قلم اور ورقہ قلم توجہ ہیں۔

- (۱) کیا ضعیف حدیث (مسیح علی الجورین) قرآن وحدیث سے قطعی وایجابی حکم (مسل) ابرہیں) کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟
- (۲) کیا حکم فی حدیث قرآن وحدیث سے قطعی وایجابی حکم کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟
- (۳) کیا قطعی دلیل قرآن وحدیث سے قطعی وایجابی حکم کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟
- (۴) یہی پاک سلفیہ اور صحابیہ سے باریک جراہ پہنچا دیا ہے اور کیا یہی پاک سلفیہ کے زمانہ میں باریک جراہ ہو سکتی ہے؟
- (۵) حدیث کے ایک معنی کے مطابق قرآن وحدیث کی موافقت ہوئی ہو دوسرے معنی میں مخالفت ہو تو کونسا معنی مراد لینا چاہئے؟
- (۶) حدیث کے ایک معنی میں آثار صحابہ کے ساتھ موافقت ہو دوسرے میں "ہر صحابہ" کی مخالفت ہو تو کونسا معنی بھر ہے؟
- (۷) حدیث کا ایک معنی حقائق ہو دوسرا منکرک ان میں کون سا معنی مراد لینا چاہئے؟
- (۸) حدیث کا ایک معنی منکرک ہے دوسرا اکتفا ہے ہے کون سا معنی مراد لینا چاہئے؟
- (۹) حدیث کے ایک معنی کے مطابق ہر کی صحت قطعی ہو دوسرے معنی کے مطابق ہر کی صحت منکرک ہو تو ان میں سے کون سا معنی اولی ہے؟
- (۱۰) حدیث کے ایک معنی کے مطابق ہر بات حق ہے دوسرے کے مطابق نماز کی صحت اکتفا ہے ہو جاتی ہے ان میں سے کون سا معنی درست ہے؟

(۱) حدیث کا ایک معنی اجماع امت کے مطابق ہے دوسرا معنی اجماع کے خلاف ہے ان میں سے کون سا معنی درست ہے اور کون سا نادرست ہے؟

(۲) حدیث کے ایک معنی کے مطابق احادیث میں تضاد و شد و دلازم آتا ہے دوسرے

معنی کے مطابق تضاد و شد و دلازم نہیں آتا ان میں سے کون سا معنی زیادہ بہتر ہے؟

حکمرانہ دلائل کی روشنی میں ان سب نکات کا جواب یہ ہے کہ الجور میں ہے

نفس یا معتدل یا مجلد ج میں مراد ہیں یا ایک جہا میں مراد نہیں۔ اور اگر معنی علی الجور میں کی

احادیث میں الجور میں میں یا ایک جہا کو شامل کر کے اس پر معنی قرار دیا جائے تو

☆ لازم آتا ہے صیغہ حدیث کے ساتھ قرآن و سنت کے قطعی و ایمانی حکم کا نسخہ۔

☆ لازم آتا ہے حکم پر حدیث کے ساتھ قرآن و سنت کے قطعی و ایمانی حکم کا نسخہ۔

☆ لازم آتا ہے قیاسی دلیل کے ساتھ قرآن و سنت کے قطعی و ایمانی حکم کا نسخہ۔

☆ لازم آتا ہے ایسی جہا پر معنی کہ جس پر نہ فی الزمیر نہ بیعت نے معنی یہ اور اس صاحب

القی سے لے کر کہا۔

☆ لازم آتا ہے قرآن و سنت کی مخالفت والے معنی کا چھوڑنا اور مخالفت والے معنی کا لینا

☆ لازم آتا ہے نادرست کی مخالفت والے معنی کا چھوڑنا اور مخالفت والے معنی کا لینا۔

☆ لازم آتا ہے حقیق معنی کا چھوڑنا اور مفکوک معنی کا لینا۔

☆ لازم آتا ہے قطعی علیہ معنی کا چھوڑنا اور لائق پر معنی کا لینا۔

☆ لازم آتا ہے صحیحہ فیہ کو مفکوک ماننا۔

☆ لازم آتا ہے صحیحہ فیہ کو لائق فیہ ماننا۔

☆ لازم آتی ہے اجماع امت کی مخالفت۔

۵۔ لارم آتا ہے حدیث میں تو اسی پیدا کرنے والے معنی کو چھوڑنا اور اقتصاد پیدا کرنے والے معنی کو لینا۔

۶۔ لارم آتا ہے معروف حدیث اور معروف معنی و چھوڑنا اور ناشاد حدیث و ناشاد معنی لینا۔

۷۔ بعض حضرات کہہ رہے ہیں کہ لارم پر کج کا قیاس کیا ہے؟ اس سے کج پر اس میں لارم آتا ہے قرآن و سنت کا کج و کج، قیاس کے ساتھ۔

خمس معنی کے مراد پتے میں (یعنی الجور میں) میں بہت جہاںوں کو داخل کر رہا ہوں لارم آتی ہیں وہ کیسے درست ہو سکتے ہیں؟ اور اس کی جہاد پر ہار کج جہاںوں پر کج کرنے کا کیا بخار ہے؟

قیاس کی قسمیں اور ان میں فرق

قیاس کی دو قسمیں ہیں قیاس شرعی اور قیاس دینی۔ ان میں فرق واضح ہے

نمبر	قیاس شرعی	قیاس غیر شرعی
1	کتاب و سنت کے موافق ہوتا ہے	کتاب و سنت سے مخالف ہوتا ہے
2	کتاب و سنت پر عمل کا دارمید ہوتا ہے	کتاب و سنت سے ترک کا موجب ہوتا ہے
3	طاہریت و مباحہ ہے	مستحبت و مباحہ ہے
4	اس میں دین کی تکمیل ہے	اس میں دین کی تخریب و تفسیر ہے
5	اس کی راہ میں آتا ہے اس سے	اس کی راہ میں آتا ہے اس سے نہیں
6	پیشہ مطلوب ہے	پیشہ نامطلوب ہے
7	بیابانیت کا قیاس ہے	بیابانیت کا قیاس ہے

رہزہ سسک میں دو قیاس میں آیا یہ قیاس ان لوگوں کا ہے جو ہمارے جڑوں پر سک کے رکھ گئے ہیں وہ نتیجے میں نہ ہار یہ جڑوں کا وہی حکم سے جو ہمارے گائے کے جیسے - دروں سے قدم کے چڑے کا رنگ بھی اس کا سرخ - سفید اور کالا ہوتا ہے ہر ایک ہوتا ہی طریقہ اس ہار یہ جڑوں سے چڑے کا رنگ ظاہر نہ ہوا اس پر بھی سور سے کی طرح مسک جائز ہے اس قیاس میں کہ سب دانت کے حکم کا رنگ ہر حالت سے یہ رنگ ہار یہ جڑوں میں پسند کی جات والا خلق ہر مختلف یعنی سور و نہ پسند کی جات ہے اور ہر مختلف کی جات میں پاؤں کے دھو - کا حکم ہے نہ یہ یہاں قیاس کی وجہ سے اس قرآن حکم اور چھوڑ کر اس کے مقابلہ میں مس پر عمل ہو رہا ہے اور یہی دو قیاس ہے جس کے بارے میں ہمارے یہ ہے ورنہ مس فاسان نہیں (حکم اس کے مقابلہ میں سب سے پہلے اس لئے قیاس کیا)

(جامع بيان العلم وفضله ج ۲ ص ۱۳۵، المختار، المحقق ج ۲ ص ۳۰۰، مستدرک الوسائل ج ۲)

باب چہم:

کے حیر میں گد رچی ہے۔ جس کا غلام ہے۔

☆ امام مالک کے نزدیک حرام ہے۔

☆ اہم شاہی کے نزدیک جواب "مصلح ہو۔"

☆... عظیم و عظام احمد کے نزدیک جبرائیل و میکائیل

ارپہ کی روشنی میں بصورتِ مخلد ہے۔

جر ہوں کی اقبہ مع عمر۔

برہان	جواب	شرعی حکم	حالات
۱	فقہی مسئلہ	اشفاق کے ساتھ عیال پر کفار کے بار	اشقی میں ۳۰ سال، اشد میں ۳۳ سال اشقی میں ۵۰ سال، اشد میں ۵۵ سال کا کل میں ۱۰۰ سال ۱۔ پرائیویٹ میں ۱۰۰ سال، پبلک میں ۱۱۰ سال
2	فقہی مسئلہ	۱۔ مرد و عورت پر یکساں، ۲۔ فقیر و غنی ۳۔ عجم و عرب کا فرق، ۴۔ عورت و مرد کا فرق ۵۔ عورت و مرد کا فرق	۱۔ ۵۰ سال میں ۱۰۰ سال، ۲۔ ۱۰۰ سال میں ۱۱۰ سال ۳۔ ۱۰۰ سال میں ۱۱۰ سال، ۴۔ ۱۱۰ سال میں ۱۲۰ سال ۵۔ ۱۲۰ سال میں ۱۳۰ سال، ۶۔ ۱۳۰ سال میں ۱۴۰ سال

ہر ایبائے ارحم اور کتب فقہ کی روشنی میں

اس کے بعد راجہ کے صاحبزادوں کے حوالے جاتے کا ارمانا خود کر دیا ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چاروں صاحبزادوں کی سب سے پہلی حوالہ جات بھی درج کر دیں ان میں سے بعض میں باریک جراثیم پر مس کے تہہ جہاز کی صراحت ہے اور بعض میں جراثیم پر مس کے جہاز پر مس کے قیوت اور شادی صراحت ہے اس سے بھی باریک جراثیم پر مس کے جہاز کی بھی حوالہ ہے۔

جہاں پر مسیح فقہ حنفی کی روشنی میں

(1) قُلْتُ أَكَيْتَ رَجُلًا نَحْنُ وَنُخْرِجُ عَنْهُ جُورِيهِ وَنَقِيهِ أَوْ عَلَى جُورِيهِ يَقْبِرُ بَقَرِيٍّ فَلَنْ لَا يُخْرِجَهُ الْمُسُحُّ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ ثَلَاثٍ وَهَذِهِ الْوَلُفُّ نَسِي خَبِيعَةٌ وَقَالَ أَبُو يُونُسَ وَنُحْمَرُكُمْ رَحِمَهُمَا اللَّهُ إِذَا مَسَحَ عَلَى الْجُورِيِّينَ أَجْرَاءَ الْمُسُحِّ كَمَا يُخْرِجِي الْمُسُحُّ عَلَى الْمُعْتَبِ إِذْ تَكُنَّ فِي جُورِيَّتَيْنِ لِيُجِيبَنَّ لَا يَشْفَانِ

(المصروف لخدماني من المراه)

ابو یسکان جو رہا جاتی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں میں نے دوسروں میں جراثیم اور جنون پر شک کیا یا صرف جراثیم پر شک کیا امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا ان میں سے کسی پر بھی شک نہ کیا کہیں یہ امام ابو سعید رحمہ اللہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول یہ ہے کہ جب جراثیم میں ہوں اور چن تو جراثیم نہ رہتی ہوں تو ان پر ایسی شک نہ کرتے جو اسے جیسے اور وہ پر شک کرتے جو اسے ہے

(2) الْمُسْتَحْتَبُ عَلَى الْحُزْبِ إِذَا كَانَ مُتَقَلِّبًا بَيْنَهُمَا أَنْ يَتَقَالَفَا وَلَا يَنْكُرَ مُتَقَلِّبًا وَكَانَ رَافِعًا غَيْرَ خَائِفٍ يَتَقَالَفَا وَلَا يَنْكُرَ كَافٍ غَيْرَ حَافٍ هَذَا فِي خَبِيئَةٍ وَلَا يَحْزُرُ وَغَيْرُهُ أَثَرٌ رَاجِعٌ إِلَى قَوْلِهِمَا وَعَلَيْهِ السُّعُودُ كَمَا فِي الْإِسْنَةِ وَالْكَتَبِ لَا أَثَرُ فِي مَعْنَى الضَّعْفِ فَالْأَوَّلُ الْقَدْ تَوَرَّعَ بِمَحَدِّثٍ لَمْ يَدْلُ عَلَيْهِ عَنْ مَقْصِدٍ بَقِيَ سَبَبُ اللَّانِسْتِغ (المحرر الرافق ص ۲۰۸ ج ۱)

ہم جہاں متصل ہوں تو ہمارے تئیں اگر امام اور منیب ہوئے ، نام
ابو جعفر ہوئے ، امام محمد ہوئے ، کا جو روح برافق ہے ۔ اور تئیں میر متصل پر بالافق مع

چاہر نہیں اور فیضی غیر معضی پر امام ابو جوسف رحمۃ اللہ علیہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جہاد میں بعد میں امام ابو حنیفہؒ نے جو ارادے کی طرف رجوع کر لیا اور قوی ہی پر سے مایا اور اثر تب خلیفہ میں اسی طرح سے کیونکہ خلیفہ جہاد اور نہ کے حکم میں سے اور محض جہاد مراد لینے کی صورت میں قصر اللہ لایہ عمل مقتدی یا سب سے لایہ کی وجہ غلطی اپنے چارے مصلحت و مقتضی پر دلالت متروک ہو جاتی ہے اس لئے یہ قول نہیں۔

(3) وهذا مبدأ لا يفرق بين القتل بغيره أو بغيره من الإخلاص للقرية
ليس في مقتضى الحقيقة (المحرمات من ٢٠٠٩)

نحوہ رقیعی روپ کے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ جس سے اس وقت کے احوال سے مراد
 کرنے کا کہہ سکتے ہیں۔

(4) وَلَقَدْ اَتَيْنٰهُ بِالْبَحْرِ عَلَى الْمُنْجِ عَلٰى الْخَوْرِ الْمَرْقِيٍّ مِنْ غَوِيٍّ اَوْ
شَمْرِ بِلَايَةٍ اَوْ وَلَوْ كَانَ لِجِبَّتِ الْبَنِيَّ نَفْسٌ مِّنْهُ لَمَسَّهَا فُجُوءٌ اَوْ لَمُوتٌ
الْبَحْرِ لَقَدْ اَتَيْنَا بِكَ خَافِقَةً اَوْ خَافِقَةً اَوْ خَافِقَةً اَوْ خَافِقَةً اَوْ خَافِقَةً اَوْ خَافِقَةً
(المجموع المجلد ۱۰ ص ۲۰۹ ج ۲)

نقصی میں ہے کہ سات دہائیوں کی ہر ایک جرابوں پر چار اختلاف مسج کرنا جا رہیں
اہلہ نہیں جس میں تین ہیں : اس سے زیادہ (ہلے جوت کے) آؤں میں ملتا ہو اس میں
اختلاف ہے (اسم اوصیفہ کے نزدیک جا رکھیں) اور اگر وہ اس کے تحت ہو تو کامشادہ
کر رہے تو (شروع میں ہی) اس پر جو مسج کا فتویٰ دیتے۔

(5) اِنْ مَا كُنَّا لَلْغَايَةِ مِنْهَا لَا نَجُوزُ الْمَشْجَعِ عَلَيْهِ تَفَقُّهُ لَا اِنْ يَكُونُ

مُحَمَّدٌ أَوْ مُنْعَلًا وَمَا كَانَ مُنْعَلًا مِنْهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُحَمَّدٌ أَوْ مُنْعَلًا فَلَمْ يَحْتَثْ
فِيهِ وَمَا كَانَ فَلَا خِلَافَ فِيهِ۔ (المحرر القوی ص ۲۸ ج ۲)

دریہ جواب پر بالاتفاق صحیح چار رکعتیں الایہ رحمہ اللہ یا منقل ہو اور اگر شخص مجتہد یا
منقل ہو تو اس پر بالاتفاق صحیح چار رکعتیں اور اگر شخص مجتہد یا منقل نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے
(نیکس قوی ہمارے ہے)

(6) وَلَوْ مَسَّحَ عَلَى الْخُزْمَةِ فَإِنْ كَانَ تَحْتَهُ مَسْحٌ حَقٌّ بِالْإِتِّفَاقِ
وَأَنْ لَمْ يَكُنْ تَحْتَهُ مَسْحٌ لَمْ يَحْزَرْ بِالْإِتِّفَاقِ وَإِنْ كَانَ تَحْتَهُ مَسْحٌ
لَمْ يَحْزَرْ فِي قَوْلِ الْإِمَامِ جَلَّ جَلَّالُهُ وَرَوَى أَنَّ الْإِمَامَ رَحِمَهُ اللهُ قَوْلَهُمَا فِي
الْقَرْعِينِ الْبَدَنِي مَاتَ فِيهِ۔ (مسند ابی حنیفہ ص ۱۲۱ ج ۱)

مگر چار میں سے ماسح ہوں تو بالاتفاق صحیح چار رکعتیں اور اگر میں نہیں اور میرے منقل
ہوں تو بالاتفاق صحیح چار رکعتیں اور اگر میں نہیں میرے منقل ہوں تو امام اعظم رحمہ اللہ کے روایت چار
رکعتیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے روایت چار رکعتیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے روایت چار
رکعتیں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے روایت چار رکعتیں۔

(7) وَأَمَّا الْمَسْحُ عَلَى الْخُزْمَةِ فَإِنْ كَانَ تَحْتَهُ مَسْحٌ حَقٌّ بِالْإِتِّفَاقِ فَلَمْ يَحْزَرْ
عَلَيْهِمْ لِأَنَّ مَوَاطِنَ الْمَسْحِ مَقْرُونَةٌ بِهَا مَسْكُورَةٌ كَمَا رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
الْمَسْحُ عَلَيْهِمْ لَا يَتِمُّ بِمَسْحِ الْبَقَاعِ وَإِنْ كَانَ تَحْتَهُ مَسْحٌ حَقٌّ بِالْإِتِّفَاقِ
الْمَسْحُ عَلَيْهِمْ عِنْدَ ابْنِ حَبِيبٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَغَلَى قَوْلُ ابْنِ تَوْبَتٍ
وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى يَحْزَرُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا

(المحرر القوی ص ۲۸ ج ۲)

اگر جڑ میں ٹھنکیں مصلح ہوں تو ان پر مسک یا نہ سے جو تک جلی جوں کے ان میں چلنا ممکن ہے اور اگر یہ ایک جڑ میں ہوں تو ان پر مسک یا نہ نہیں ہوگا یہ باریک لکھنے کی شکل میں اور اگر ٹھنکیں میر مصلح ہو تو امام ابو حنیفہؒ نے امام محمدؒ کے روایت پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یا نہ نہیں (لیکن مرض الوفا میں امام ابو حنیفہؒ نے جواز کی طرف رجوع کر لیا)

(8) وَإِنَّمَا الْمَسْكُ عَلَى الْخَوَارِ بِ قَلِيلٍ يَحْلُو أَثَرُ الْخَوَارِ بِ قَلِيلٍ غَيْرِ مُغْلٍ وَفِي هَذِهِ الْوَجْهِ لَا يَحْجُزُ الْمَسْكُ بِلا حِلَافٍ وَإِنَّمَا إِذَا كَانَ لِحَيْثُ مُغْلٍ وَفِي هَذِهِ الْوَجْهِ يَحْجُزُ الْمَسْكُ بِلا حِلَافٍ لِأَنَّهُ يُمْكِنُ قَطْعُ الْمُغْلِ وَتَقَابُحُ الْمَغْلِيِّ عَلَيْهِ فَمَا كَانَ يُمْكِنُ فَيُغْلٍ وَتَقَابُحُ الْمَغْلِيِّ عَلَيْهِ فَمَا كَانَ يُمْكِنُ عَلَى الْمَغْلِيِّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُذَ بِشَرِّهِ وَلَا يَنْقُذَ لَأَنَّهُ إِذَا كَانَ لَا يَنْقُذُ وَيَنْقُذُ عَلَى هَذَا الْقِسْمِ يَنْقُذُ وَلَا يَحْجُزُ الْمَسْكُ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا إِذَا كَانَ لِحَيْثُ غَيْرِ مُغْلٍ وَفِي هَذِهِ الْوَجْهِ لَا يَحْجُزُ الْمَسْكُ عَلَيْهِ خَبِيرَةٌ وَعِنْدَهُمَا يَحْجُزُ۔ (المجلد البرہانی ص ۳۳۳ ج ۱)

چارہوں پر مسک کی تین صورتیں ہیں (۱) جڑ میں رقیق میر مصلح ہوں ان پر بالاتفاق مسک یا نہ نہیں (۲) ٹھنک میں ہوں ان پر بالاتفاق مسک یا نہ سے جو تک ان کے ساتھ مسک یا نہ چلنا ممکن ہے اس سے یہ دروں کے حکم میں ہیں اور ٹھنک سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کے ساتھ ہاتھ سے کے پلے پدنی پر کھڑا رہے اور نہ جب پدنی پر پلے ہاتھ سے کے کھڑا ہو اور نیچے کر پائے تو اوٹھیں نہیں اور ان پر مسک یا نہ نہیں (۳) ٹھنک میں مصلح پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسک یا نہ نہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ نے

(۱۴) اَعْلُوْنَ اَنْ الْمَنْعَ عَلَى ثَلَاثٍ وَجُوْزٍ كَمَا رَفَعِيْ غَيْرَ مُنْقَلَبٍ لَا يَجُوْزُ الْمَنْعُ عَلَيْهِمَا اِتِّفَاقًا وَاِنْ كَانَا لَخِيَّتِيْ مُنْقَلَبِيْ جَائِزًا اِتِّفَاقًا وَاِنْ كَانَا لَخِيَّتِيْ غَيْرَ مُنْقَلَبِيْ فَهُوَ مَحْذُوْرٌ اِلَّا اَحْلَافٌ كَمَا عَلَى الْخَفَائِصِ

(حاشیہ مطہر علی مراقی الفہم ص ۹۷ ج ۱)

جرائم پر مسیح کر رہے کے مسئلہ میں صورتیں ہیں (۱) جرائم میں ہر ایک مجرم متعل ہوں تو ان پر بالاتفاق مسیح چارہیں (۲) جرائم میں نہیں متعل ہوں تو بالاتفاق چارہیں (۳) اگر جرائم میں نہیں غیر متعل ہوں تو اس میں اختلاف ہے۔

(۱۵) وَبِمُسْرَطٍ لَّيْجُوْزُ الْمَنْعُ عَلَى الْمَجْزُوْرِيَّتِيْ اَوْ يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ اَوْ مُجْتَلَبِيْ بِاِتِّفَاقٍ اَوْ يَنْتَبِهُ الْحَقُّ اَمَّا اِذَا كَانَا غَيْرَ مُنْقَلَبِيْ وَلَا مُجْتَلَبِيْ فَلَيَجُوْزُ الْمَنْعُ عَلَيْهِمَا عَدَا اِتِّفَاقِيْنِ اَوْ كَمَا صَعِبَتِيْ لَخِيَّتِيْ لَا يَتِمُّ اَلْمَاءُ وَنَمَكُنْ مُسَابِقَةً اَلْمَسِيْ بِهَيْئَتَا لِيَا اَوْ كَمَا رَفَعِيْ بِهَيْئَتَا لِيَا فَلَا يَجُوْزُ الْمَنْعُ عَلَيْهِمَا بِاِتِّفَاقٍ۔ (الامدادات علی ص ۳۵ ج ۱)

جرائم پر مسیح کے جوڑے کے شرط یہ ہے کہ جرائم میں متعل ہوں یا مجملد اس پر ائمہ اختلاف کا اتفاق ہے اور ان میں سے ہر ایک کو مجملد نہ کریں اور اس میں کچھ تار چلا نہیں ہو سکتا متعل او مجملد ہوں تو ہر ایک کو مسیح لیتے اور ہر ایک کو مسیح لیتے ہر ایک چارہیں اگر ہر ایک ہوں چارہیں کو مجملد نہ کریں تو ان پر مسیح بالاتفاق چارہیں۔

(۱۶) كَسْرُطُ الْخَفَائِصِ اَيْمَنًا كُفْهًا عَلَى الرِّجْلَيْنِ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ لِّحَاثِيَةِ اِيْدِ الرِّقَبِ لَا يَجُوْزُ لَفْظِي اِتِّفَاقُهُ وَالتَّحْرِيْطُ الْكَاسِدُ مِنْهُمَا وَضَرْبُ اَلْمَاءِ اَلْمِي الْحَبْدَ فَلَا يَتِمُّ اَلْمَاءُ۔ (مراقی الفہم ص ۹۷ ج ۱)

جو مسح کیلئے پانچویں شرط یہ ہے کہ باقی ہمارے سے سخت اور موٹے ہونے کی وجہ سے گھڑی میں کیونکہ ہر ایک ہر آپ میں مسالت طے کرتے ممکن نہیں۔ یعنی شرط یہ ہے کہ پانی اس سے گہرا کہ رسم تک نہ لگے جس سے وہ پانی جذب ہو۔

(17) وَيَجْزِي عَلَى الْخَوْرِ تَبِيءًا كَانَ لِحَيْثِي أَوْ مُجْتَمِعِي أَوْ مُتَقَلِّبِي وَكَانَ أَبُو حَبِيبَةَ أَوْ لَا يَقُولُ لَا يَجْزِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُتَقَلِّبًا لَّانَّهُ لَا يَنْقَطِعُ بَيْنَهُمَا الْمَسَالَةُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَغَتِيهِ الْفَقَوهُ.

(الامتنان شرح منہج ص ۲۸)

ہر دوں پر مسح جب جائز ہے جب وہ ٹھیک یا جلد یا غسل ہوں اور اگر وہ مسح یا غسل کا پہلا قول بھی ہو کہ ہر دوں پر مسح جب جائز ہے جب وہ غسل ہوں کیونکہ میں ہر دوں مسالت طے نہیں ہو سکتی بلکہ عام علم یہ ہے۔ اس قول کی طرف رجوع فرمایا جس کو ہم نے ذکر کیا ہے اور فقہی بھی اسی پر ہے۔

(18) يَجْزِي الْمَسْحُ عَلَى الْخَوْرِ بِمَا كَانَ مُتَقَلِّبًا أَوْ مُتَقَلِّبًا وَغَتِيهِ

(المحرر المرقوم ص ۲۸ ج ۲)

ہر آپ پر مسح جب جائز ہے جب وہ جلد یا غسل یا ٹھیک ہو۔

(19) الْمَسْحُ عَلَى الْخَوْرِ تَبِيءًا كَانَ لِحَيْثِي أَوْ مُجْتَمِعِي أَوْ مُتَقَلِّبِي وَكَانَ أَبُو حَبِيبَةَ أَوْ لَا يَقُولُ لَا يَجْزِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُتَقَلِّبًا لَّانَّهُ لَا يَنْقَطِعُ بَيْنَهُمَا الْمَسَالَةُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَغَتِيهِ الْفَقَوهُ.

نہ ہو سکتا کیونکہ میں ہر دوں مسالت طے نہیں ہو سکتی۔ (المحرر المرقوم ص ۲۸ ج ۲)

تراویح پر مسک کی قسم سورتمیں میں (۱) نہیں متصل اس پر مسک بالاعتقاد جائز ہے
(۲) نہیں ہو اور متصل (۳) بلکہ تعلق غیر متصل ہو تو اس پر بالاعتقاد مسک جائز نہیں۔
(۳) نہیں غیر متصل اس پر امام ابو حنیفہؒ کے روئے مسک جائز نہیں اور صاحب (۴) امام
ابو یوسفؒ نے امام محمدؒ کے روئے مسک جائز ہے (بعد میں امام صاحبؒ نے مسک کے متصل
الوفات میں اسی قول کی طرف رجوع کر لیا اور فتویٰ اسی پر ہے۔

(20) وَلَا يَجُوزُ الْمَسْكُ عَلَى الْحُورِ نَحْبِ عِنْدَ بَنِي خَيْفَةَ لِأَنَّهُ يَكُونُ
مُجْتَمِعًا أَوْ مُتَعَلِّقًا وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَسْكُ عَلَى الْحُورِ نَحْبِ
يَذْكُرَانَا لِحَبِطٍ لَا يَنْفِي الْمَاءَ (کتاب فضائل ص ۳۶)

امام ابو حنیفہؒ نے نزدیک تراویح پر مسک جب کہ رب جب بعد از غسل ہوں اور
امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ نے روئے مسک جو پاؤں پر ہے۔ کہ سناس پر مسک جائز ہے
(21) وَلَا يَجُوزُ الْمَسْكُ عَلَى الْحُورِ نَحْبِ عِنْدَ بَنِي خَيْفَةَ لِأَنَّهُ
يَكُونُ مُجْتَمِعًا أَوْ مُتَعَلِّقًا وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَسْكُ عَلَى
الْحُورِ نَحْبِ إِذَا كَانَ لِحَبِطٍ لَا يَنْفِي الْمَاءَ۔ (مسند ابی ثریب ص ۲۰)
امام ابو حنیفہؒ نے نزدیک تراویح پر مسک جب جائز ہے جب جگہ پر
متصل ہوں اور امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ نے روئے مسک جو پاؤں کو چھو
شکرے اس پر مسک جائز ہے۔

(22) أَوْ يَجُوزُ نَحْبِ الشَّخِطَةِ نَحْبِ بِسَبْعِينَ عَشْرَ عَشْرًا
بِإِشْرَافِهِ كَانَ لِإِمَامِهِ لَا يَجُوزُ الْمَسْكُ عَلَيْهِمَا أَوْ لَا وَيَجُوزُ لَهُمَا نَحْبِ رَجْعِ إِلَى

قَوْلُهُمَا وَبِهِ يَقْنِي "أَوِ الْمُنْقَطِعِ" وَتَمْتَعُ مَا وَجَعَ الْجَنْدُ عَلَى نَفْسِهِ كَالْمَعْلُومِ
فِيهِ رَحْمَةً بِمَنْ يَنْتَكِي مَوْكِبَهُ الْمُنْفِي عَلَيْهِ قَبْضُهُ كَالْمَنْعِ "أَوِ الْمَجْدُودِ"
وَهُوَ مَا وَجَعَ الْجَنْدُ عَلَى اعْتِلَافِهِ وَاسْتَعْمِلَ لِيَكُونَ كَالْمَنْعِ

(در الدلائل کا مشرق نور الاحکام ص ۱۳۹ ج ۱)

شخص جرم میں ہوں بھی نیچے یا دھننے کے پندی پر کھڑی رہیں امام ابو
عبد اللہؒ پہلے ان پر مس جا رہیں تو رویتے تھے اور امام ابو یوسفؒ نے امام محمدؒ سے
جا نہ کہتے حد میں امام ابو عبد اللہؒ سے بھی جوابی طرف رجوع کر یا فتویٰ بھی ای پر ہے
یا متصل ہوں متصل وہ ہے جس سے نیچے ہونے کی طرف چڑا ہو عکس اس میں بھی ہوتی کے
چلا نکس ہے تو یہ سور سے کی شش ہو جاتا ہے یا جلد ہوں جلد وہ ہے جس کے چھادر چڑا ہو
یہ بھی در سے جیسا ہو جاتا ہے۔

(23) وَبِمَجْزُورِ الْمُنْعِ عَلَى فَجْزِ مَجْلُودٍ أَوْ مُنْقَلَا وَنَحْدَ عَلَى النَّحْبِ
الْبَدِي تَمْتَعُ عَلَى الشَّامِ مَرَّ غَيْرِ دَمِي لِي الْأَمْنِ عَنِ الْإِقَامِ وَهُوَ لَوْ تَمَّا
وَعَلَيْهِ الْفَتَاوَى (تخلی ص ۱۱ ج ۱)

۱۱۔ مجلد یا متصل جہاں پر مس جا رہے یا سبائی طرف شش میر جلد میر متصل پر بھی جائز
ہے امام ابو عبد اللہؒ کا اس قول اور امام ابو یوسفؒ نے امام محمدؒ اور امام احمدؒ سے بھی
سے اور فتویٰ ای پر ہے۔ اور شش وہ جہاں میں جو بھی دھننے کے پندی پر کھڑی رہیں۔
(24) وَنَعَى الْمَجْزُورِ مَجْلُودٍ أَوْ مُنْقَلَا وَنَحْدَ عَلَى النَّحْبِ لِي الْأَمْنِ
غِي لِمَامٍ وَهُوَ لَوْ تَمَّا (مفتی ص ۷۷ ج ۱)

اور مجدد: متصل تراویح پر صحیح جائز ہے ہر طرح ممکن پر بھی جائز ہے امام ابوحنیفہ

میں صحیح کا صحیح قول درامہ اور یوسف میں اور امام محمد میں صحیح شہادہ میں صحیح ہے۔

(25) وَيَجُوزُ عَلَى الْفَخَّورِيِّ إِذَا كَانَ لِحَيْتِي أَوْ مُجْتَنِبِي أَوْ مُتَعَلِّقِي

(الاعتقار تقيس انقي من م)

تراویح پر صحیح تب جائز ہے جب ممکن یا مجدد یا متصل ہوں۔

جراویں پر مسح فقہ حنبلی کی روشنی میں

(1) وَيَصْحُحُ عَلَى خُفٍّ وَخُزْءٍ مَعْفُوفٍ مِنْ خُزْءٍ أَوْ عَقِبٍ وَرَنْ تَكَانٍ مَعْفُوفٍ
(الشرح لابن قدامہ ج ۱ ص ۱۳۸)

اور مسح صحیح ہے سوراخ پر اور ران و عجز کی تخت اور ٹوٹی جراویں پر اگرچہ وہ مجلہ اور متصل نہ ہوں۔

(2) يَخْوَرُ بَعْدَ كَيْسٍ عَلَى ظَاهِرِ مَكَاخٍ سَاهٍ لِمَعْرُوفٍ بِبَيْتٍ بَغِيَةٍ مِنْ
خُفٍّ وَخُزْءٍ مَعْفُوفٍ وَخُجْمَةٍ (ابن قیم فی مسألہ اوس ج ۱ ص ۱۳۸)

خوڑ اور تخت جراہ پاک و مباح ہو اگر مس مقدراً کو پھیلے اور پلے پکڑے اور ہاتھ سے پھڑکی پر گزری رہے جاسی پر مسح جائز ہے۔

(3) يَخْوَرُ (المنج) عَلَى خُزْءٍ مَعْفُوفٍ وَخُفٍّ مَعْفُوفٍ فِي الرِّجْلِ
عَلَى خُفِّهِ الْخُفِّ مِنْ عِلْمِ الْعِلْمِ (ابن القیم فی مسألہ اوس ج ۱ ص ۱۳۸)

مسح تخت جراہ پر جائز ہے اور تخت جراہ وہ ہے جو پاؤں کی شہ ہو اور پاؤں میں سوز کی طرح ہوئی جائے۔

(4) يَخْوَرُ (المنج) عَلَى الْخُزْءِ فِي نَعْيِ الْخُفِّ لِأَنَّهُ مَلْبُوسٌ
سَاهٍ يَنْتَحِلُ الْفَرْجَ يُمْكِنُ مُتَابَعَةُ الْمَشْيِ بِهِ نَسَبَ الْخُفِّ

(الشرح الكبير لابن قدامہ ج ۱ ص ۱۳۸)

جرائموں پر مسک کرتے جا رہے اور عذاب مورد کے حکم میں ہوتا ہے کیونکہ وہ کل
رسم کو چھپاتا ہے اس میں بھی جونی نے چھپا چکی تھیں ہے۔

(5) اَمَّا يَجُوزُ الْمَنُحُ عَلَيْهِمَا اِذَا بَيَّنَّ بِنَفْسِهِ وَاتَّخَذَ مُتَابَعَةً الْمُسِي فِيهِ
وَلَا فَلَاحَ۔ (۱) میں المانع میں راوا مستفیع میں ۳۱ ج ۱)

صرف اور صرف مسک اس صورت میں جرائم پر جائز ہے جب (۱) وہ بغیر
باند سے سے کھڑی رہیں (۲) اور ان میں (بغیر جونی کے) چھپا ممکن ہو اور چار نہیں۔

(6) يَجُوزُ الْمَنُحُ عَلَى الْمُتَعَقِبِ وَمَا نَشَبَهَا مِنَ الْحَوَارِبِ الْقَبِيلَةِ
الَّتِي تَبَتْ فِي الْمُتَعَقِبِ۔ (۲) محمد بن احمد میں ۱۲ ج ۱)

مسک جائز ہے وہ وہاں عتہ جرائم پر جو مورد اس کے مشابہ ہوں یعنی
بھی پکڑے اور باند سے سے قدموں میں کھڑی رہیں۔

(7) وَيُسْرَطُ الْمَجْزُوبُ اِنْ يَكُونُ مَعْقُفًا يَنْفِرُ الْقَبِيلَةَ اِذَا كَانَ
خَفِيفًا يَخْفِ الْمَقْعَدُ يَجْزِ الْمَنُحُ عَلَيْهِ لَانَّهُ عَمْرٍ تَجْزِ قَلْبُهُ يَجْزِ الْمَنُحُ
عَلَيْهِ كَمَا نَعَفِ الْمُصْرَقِ وَيُسْرَطُ اِنْ يَبْتَكَ فِي الْقَدِيمِ بَعِيْهِ مِنْ قَلْبِهِ شَيْءٌ لَّانَ
كَانَ يَنْفُطُ مِنَ الْقَدِيمِ لِمَعْنَى وَنَفْسُهُ لَمْ يَجْزِ الْمَنُحُ عَلَيْهِ لَّانَ الدُّي تَدْفُو
الْحَاثِلَ إِلَيْهِ هُوَ الدُّي يَبْتَكَ بِنَفْسِهِ لَّانَ الْأَصْلَ فِي الْمَنُحِ هُوَ النِّعَتُ
وَعَمْرٍ فَا يَلِيْسَ عَلَيْهِ وَالنِّعَتُ يَبْتَكَ بِنَفْسِهِ لَمَّا لَا يَبْتَكَ بِنَفْسِهِ لَا يَلْعَنُ بِهِ
(۱) محمد بن احمد میں ۳۲ ج ۱)

جرب پر مسک کے جوار کیسے شرط ہے کہ جرب صحت اور اولیٰ ہو جو قدم کو پھپھالے
کیونکہ جب وہ ایک ہو اور قدم کی سکتا نہ ہو رہے تو اس پر مسک جائز نہیں کیونکہ وہ قدم

کیسے ستر رکعتیں تو یہ پچھنے ہوئے دور سے کی طرف ہوئی۔ یہ بھی شرط ہے کہ وہ بھی بعد سے کے قدم میں نہ رہے جس اگر قدم سے گزرا جائے تو رکعتیں ہو گئے کی وجہ سے تو اس پر رکعتیں جارہیں کیونکہ دوروں پر رکعتیں ہونا رکعتیں کی اس کا بھی بعد سے کے اور خود ثابت ہوتا ہے ہیں جو اگر سب سے رکعتیں رہ گئی وہ دور سے کے ساتھ لاحق رکعتیں ہو گئی۔

(8) لَآئِه مَنبُورٌ مَّأَيَّرٌ لِّلْمَقَامِ بِمَكْرٍ مَّتَّعَهُ مَلْعِي فِيهِ شَبَّةُ الْخُفِّ فَإِنْ خَذَ عَلَى رِجْلَيْهِ لِقَائِهِ لَمْ يَجِدْ الْمَسْحَ غَتِيهَا لِأَنَّهَا لَا تَكْتَبُ بِنَفْسِهَا أَلَمْ تَكُنْ تَبْتَدِئُهَا (الکافی فی غزواتین ص ۱۷۷ ج ۱)

(جراہوں پر رکعت جا رہے تاکہ اگر وہ ستر قدم سے اس میں بھی جوتی کے لگا ہوا چلنا بھی رکعت سے اس کے یہ دور سے کے مشابہ ہے اور اگر اپنے پاؤں پر غلو ہو گئے تو اس پر رکعتیں جارہیں تاکہ یہ بات خود ثابت نہیں رہ سکتی کہ وہ تو ثابت رہتا ہے پانچ رکعت کی وجہ سے۔

(9) "وَالْمَنْبُورُ هُوَ" لَآئِه مَنبُورٌ مَّأَيَّرٌ لِّلْمَقَامِ بِمَكْرٍ مَّتَّعَهُ مَلْعِي فِيهِ شَبَّةُ الْخُفِّ وَهُوَ خَامِرٌ لِلْمَجْلِدِ وَالْمَنْشَلِ وَمَصْرُوحٌ بِهِ غَيْرُهُ

(الممدوح شرح الممتع ص ۱۲۰ ج ۱)

اور جراہوں پر رکعت جا رہے۔ اس کے بھی جراہیں پر رکعت جا رہے کہ جراہیں قدم کیسے ستر ہیں اور ان میں (بلیو جوتی کے) لگا ہوا چلنا ممکن ہے اس اعتبار سے جراہیں دور کے مشابہ ہیں اور (حدیث میں) جراہیں کا خاکہ ہمد اور منسل بھی شامل ہے۔ معنی نہیں لے اس کی مراعیت کی ہے۔

(10) وَلَا يَنْبَغُ الْمَسْحُ إِلَّا عَلَى مَا يَنْبَغُ مَخْلُوقٌ لِقَائِهِ خَلْقٌ كَلْمٌ وَتَكْتَبُ

بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ الْمَجْزُوبُ خَفِيفًا يَتَصَفَّقُ الْقَدْرَ أَوْ يَسْقُطُ بِنَدِّ ذَاتِهِ أَوْ
بِنَدِّ لِقَابِهِ أَوْ يَخْرُجُ الْمَسْحُ (المیدر شریف ص ۷۷، ج ۱)

اور مسیح جا رہے ہیں مگر اس جراثیم پر جو قدر سے نکل کر اس کو ڈھاپ لیں اور بغیر
باندھنے کے کھڑی رہیں پس اگر جراثیم پر یہ ہوں جو قدر کی راحت کو ظاہر کریں یہ چنے
کے وقت کُرا نہیں یا قدموں پر پھانے (ان سے کپڑا) چڑھ جائیں تو اس پر مسح جا رہے ہیں۔

(۱۱) يَسْتَرْطُ الْمَجْزُوبُ الْمَسْحَ عَلَى حَوْضٍ مَوْجِبٍ مَوْجِبٍ شَرْطًا لِأَوَّلِهِ
يَكُونُ سَجِيرًا لِمَحَقِّ الْعَرَجِ النَّاسِي أَوْ يَكُونُ قَائِمًا بِنَفْسِهِ بِالرُّخَصَةِ
وَرَدِّهِ فِي الْخَيْفِ الْمُفْتَادِ وَمَا لَا يَنْتَبِ بِنَفْسِهِ لِمَنْ فِي مَقَامٍ وَجْهٍ لَا يَجُوزُ
الْمَسْحُ عَلَيْهِ فَيَسْقُطُ بِرُؤْيَا شَرْطِيَّةٍ (المیدر شریف ص ۷۷، ج ۱)

پانی اور پاؤں کے درمیان مائل ہونے والی (یعنی پانی ہونی) جی دن پر مسح کے
دو شرط ہیں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ گھس کر اس کو ڈھاپ لے دوسری شرط یہ ہے کہ وہ
قدم اور پٹلی پر بھی پکڑے اور باندھنے کے کھڑی رہے تاکہ کسی کی رخصت اس دور کے
ہارے میں داخل نہ ہوئی ہے جو مردن تھا اور جو خود کھرا رہا وہ اس مردن دور کے حکم میں نہیں
آتا اس لئے اس جو وہ پہنچ جا رہے ہیں جو کُرا جائے کہ اس میں جو ان کی شرائط پوری جاتی۔

(۱۲) وَكَذَلِكَ الْمَجْزُوبُ الْمُطْعَمُ أَيْ لَا يَسْقُطُ ذَاتُهُ بِهِ أَيْ
يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْمَجْزُوبِ بِالنَّشْرِ طَبَقِ النَّفْسِ ذِكْرُ مَا قَامَ فِي الْخَيْفِ
أَعْدَمًا أَوْ يَكُونُ خَفِيفًا لَا يَنْفَرُ مِنْ خَشْيَةِ مَنْ الْمَقَامِ النَّاسِي أَوْ يَكُونُ
مُتَابِعًا لِلنَّاسِي فِيهِ وَلَا يَكُونُ سَجِيرًا لِمَحَقِّ الْعَرَجِ يَنْتَبِ فِي الْمَقَامِ لِحَارِ
الْمَسْحِ عَلَيْهِ كَالْعَلَى (المجلد ص ۱۸، ج ۱)

ایسی طرح اس جڑاوی پر مسک جا کر سے جواتنی سخت اور موٹی ہو کر چنے سے مرگے اور جڑاوی پر مسک کے جواتنی دوڑ بھی ہیں جن کو ہم نے مہروں میں دیکھ دیا ہے یہ کہ دو جڑاوی سخت اور موٹی ہو کر اس سے قدر کی سخت نظر آئے دوسری یہ کہ اس میں (یعنی جڑی کے لٹکانے پر چلے گئے) یہ جڑاوی قدموں پہنچے ساتھ بھی ہیں اور پتلی اور پاؤں پر بھی پڑے اور اندھے کے چنے میں گھری رہتی ہیں اس لئے اس پر مسک جا کر ہے۔

(13) وَيُسْنَعُ عَلَى مَا نَقَوْمُ مَقَامَ الْخُفَيْنِ لِيُجُوزَ فَتَسْنَعُ عَلَى الْمُجُوزِ الْفُجَيْنِ الَّذِي يَسْتُرُ الرِّخْلَ بَيْنَ صُوفٍ أَوْ خَيْرٍ (الطبخ والعلاج ص 56 ج 1)
اور اس پر مسک جا کر ہے جو ہوتا اس دھیرہ کی بین دور اس کے قائم مقام ہو سکتا اور موٹی جڑاویوں پر مسک جا کر ہے۔

(14) وَتَكْمَلُ الْعُجُوزُ الْفُجَيْنِ الَّذِي لَا يَنْسُفُ إِذَا مَشَى بِهِ (شرح) لَمَّا كَانَ الْحَقُّ الْمَقَادُ مِنْ شَبَابِهِ (1) أَنْ يَكُونَ ضَعِيفًا (2) لَا يَنْسُفُ إِذَا مَشَى بِهِ لَمْ يَمْزِجْ بِهِ نَجَسَ الشَّرْطِ عَلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ الْعُجُوزُ وَهُوَ يَشَاءُ أَنْ يَمْزُجَ يَتَّخِذُ يَنْسُفُ لِيَسْتَعْمِلَ نَارًا وَتَقَرُّ عَيْنًا صَرَّاحٌ بِأَقْبَرِ الْفَيْلِ لَهُ وَكَذَلِكَ يَتَّخِذُ بَيْنَ الشَّرْطِ عَلَيْهِ عَنْ قُرْبٍ (شرح الطبخ والعلاج ص 56 ج 1)

ای طرح ان جڑاویوں پر مسک جا کر ہے جو سخت اور موٹی ہوں جب اس میں چلے تو وہ (یعنی اس سے کہ) نہ کہ یہ ہڈی مران اور مقادہ سے نہیں بھی ہوتے ہیں اور چلنے سے کرتے بھی نہیں اس لئے اس میں ان دوڑ طوں کی مراد کی ضرورت نہ تھی لیکن جڑاویوں سے بچا جاتا ہے پاؤں کی کٹاؤں سے اس کو بھی استعمال کیا جاتا ہے

موزہ کی طرح اس لئے اس میں دونوں شرطوں کی صراحت کر دی ہے۔

(15) وَالْخَوَارِبُ فِي مَفْصِلِ الْخَطِّ لَأَنَّهُ سَابِقٌ لِمَحِطِ الْقَرْضِ، يُمَكِّنُ

مُتَابَعَةَ الْمُنْشِي فِيهِ أَتْبَاعَ الْفَعْلِ (كشف القناع ج ۱ ص ۳۱۶)

اور جو سبب موزہ کے حکم میں ہے تاکہ یہ نکل دس روٹھاپ پتے ہیں اور اس میں

بغیر جوڑے کے چٹا ممکن ہے اس لیے یہ موزے کے زیادہ مثالیہ ہے۔

جواب پر مس فقہ شافعی کے روشنی میں

(1) لَنْ الشَّيْءُ وَلَا يَنْبَحُ عَلَى الْحُورِيِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْحُورِيَّةُ
مُجَلَّدِي الْقَدَمِ إِلَى الْكُفِيِّ حَتَّى يَكُونَا قَدَمَهُ الْخُفِّ

(الحادی فی الفقه الاسلامی ص ۲۴۳ ج ۱)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جراثیم پر مسح نہ کیا جائے مگر یہ کہ ایسی ہوا میں ہوں

جن کے تلامذہ مجدد ہوں (یعنی چھاپہ چڑھوں) تاہم انہوں نے قوم کو سب سے پہلے چاہی۔

(2) فَإِنَّ الْمَارِدِيَّ اعْتَمَدَ أَنْ يَجُوزَ الْمَنْعُ عَلَيْهِ حَرْفَيْنِ
تَعَدُّ مِمَّا أَنْ يَكُونَ مَعْلُومَ الْفَعْلِ كَجُوزِ الْمَنْعِ عَلَيْهِ وَلَئِنْ مَنَعَكَ

الْمَشَى عَلَيْهِ إِذْ اسْتَقَرَّ بِهِ سَحَابٌ نَارٌ جَبَّارُ الْمَشْرِحِ عَلَيْهِ كَالْحَبِيبِ وَلَا تَنْكُرُ
حُكْمَ لَمْ يَلْقَ بِهِ نَارُ الْخَيْفِ لَمْ يَلْقَ بِهِ نَارُ الْخَيْفِ لَمْ يَلْقَ بِهِ نَارُ الْخَيْفِ لَمْ يَلْقَ بِهِ نَارُ الْخَيْفِ

ان يكون الجورب غير متجذبه القدم فهو على ضربين احدهما ان يكون الجورب غير متجذبه الا بالجزء الذي عليه به وارى قدميه بما لا يمكن

فَمِنْهُمْ أُمِّيٌّ غَنِيٌّ لَمْ يَكُنْ يَتَعَمَّقُ فِيهِ وَالضَّرْبُ الثَّانِي أَنْ يَكُونَ

الْمَسْحَ عَلَيْهِ إِلَى الْقَدَمِ فَلَا يَمْحُورُ الْمَسْحَ عَلَيْهِ وَالنَّاسِي أَنْ يَكُونَ مَعًا لَا يَمِيزُ
وَيَمِيزُ مَقَالَهُ مِنْ زُجْجُونَ مَسْحَ إِلَى أَعْمِيقِهِ فَقَدْ خُتِفَتْ أَصْحَابَاتِي فِي

بنجر وهو رتبة الترتيب (الكتاب في امث الشاكي ص ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦)

بہجوز وھبی روایۃ الترمذی (الاصول فی احکام الشافعی ص ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶)

ملاوردی جتنے ہیں جراب پر مسک کی دو قسمیں ہیں (۱) جراب مجدد القدم ہوا اس پر مسک جا رہے ایک تو محدث میں قوی وجہ سے دوسرا اس کے کہ جب جراب میں بھیجی جوتی کے چلن ممکن ہو اور وہ کھل کر اس کو بھی چھپائے تو اس پر مسک جا رہا ہوتا ہے جیسے کہ سورہ پر جا رہے (۲) دوسری یہ کہ مجدد ہو چکا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ متصل رہا اس پر مسک کرنا جا رہا نہیں کیونکہ اس نے اپنے قدموں کو ایسی جرابوں کے ساتھ چھپایا ہے جن میں بھیجی جوتی کے لگانا ہر چلن ممکن نہیں بعد اس پر مسک کرنا جا رہا نہیں دوسری صورت یہ ہے کہ متصل ملا میں ہو یعنی اس کے نیچے کپڑے پر چڑھا ہوا اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اپنی وجہ سے کہ ملا رتی قدم تک پہنچ جائے (یہی وجہ ہے جراب ہو گا یا پر مسک جا رہا نہیں) (۲) سخت اور سونے ہوئے کی وجہ سے پاں وجہ سے نہ کر سکا رتی قدموں تک نہ پہنچے (یہی جراب نہیں ہو گا اس پر جوارح کے وارے میں ملا، شامیہ کے داخل ہیں حزن کی روایت کے مطابق اس پر مسک جا رہا نہیں اور روایت کی روایت کے مطابق مسک جا رہے۔

(3) لَنْ اَسْأَلَهُ وَمَا لِي مِنْ حَقِّ عَصَبٍ اَوْ مَا لَمْ اَقْدِمْ عَلَيْهِ اَوْ اَنْ اُفْصَحَ عَلَيْهِ لَنْ اَتَارِدُ هَذَا صَحِيحٌ وَحُصْنُهُ اَنْ تَكُلَّ حَقِّي اِنْ اُفْصَحْتُ فِيهِ ثَلَاثَ غُرَابٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَبْعٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ حَازَ الْمَسْخُ عَلَيْهِ مِنْ خُلُودٍ وَحَدِيدٍ اَوْ عَصَبٍ اَوْ حُرَابٍ اَوْ اَعْدَ السَّرِيضَ اَلَا تَنْتَهِنُ اِنْ يَكُونُ مَاتَرُ الْجَمِيعِ اَلْقَدَمِ اِلَى الْكُفَّيْنِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ شَيْءٌ لَا مِنْ اَغْمَى فُتُوحٍ وَمَسَافِدٍ وَلَا مِنْ خَرَابٍ اِلَى وَسْطِهِ اَوْ اَسْفَلِهِ اِلَّا يَظْهَرُ شَيْءٌ مِنْ اَلْقَدَمِ مِنْ اَتَى حَقَّهُ يَظْهَرُ لَهُ يَخْرُ الْمَسْخُ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ اَنْ لَا يَهْتَلِ بَلَلُ الْمَسْخِ اِلَى اَلْقَدَمِ لَنْ وَجِلَ اَمَّا لَعْنَةُ سَجَرٍ وَرَلَّةٌ خَجَمٍ لَمْ يَخْرُ الْمَسْخُ عَلَيْهِ وَالشَّرْطُ الثَّلَاثُ اَنْ يُمَكِّنَ مَنَامَهُ اَلْقَدَمِ

امام شافعیؒ نے کتاب الاہم میں صراحت کی ہے کہ خراب پر مسح کی شرط کے ساتھ جاری ہے کہ وہ (سورہ کی طرقت) صحت اور مکمل ہو شائعید کی ایک جماعت سے اس کو قطعی اور یقینی قرار دیا ہے جیسے اشعۃ الیوم ص ۱۷۷، مغاللیؒ نے ص ۱۷۷، ابن الصلاحؒ نے ص ۱۷۷، متولیؒ نے ص ۱۷۷ اور قاضی ابو احمدؒ نے ص ۱۷۷ نے کہا ہے کہ خراب پر مسح جب جاری ہے جب وہ گل فرس کیسے سارے مواد اس میں چلے نہیں ہو۔

(7) وَالصَّحِيحُ فِي الْعُزْبِ مَا دُكِرَ طَعْنًا جَنَى تَوَالِطٍ وَفَقْدَانِ وَخِصَامَاتٍ مِنَ الْمُسْتَعْفِرِ تَكُونُ تَحْتَ مَتْنِهِ طَعْنٌ غَلِيظٌ جَاوِزٌ عَمَّا كَانَ وَلَا فَلَاحٌ وَهَكَذَا يَكُونُ الْفَوْرُ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَصْحَابِ اجْتِمَاعٌ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُنَا إِنْ تَمَكَّنَ مَتْنُهُ طَعْنٌ عَلَى طَعْنٍ جَاوِزٍ عَلَى الْمَسْحِ عَلَيْهِمْ وَلَا فَلَاحٌ.

(المحرم شرح المسند ص ۳۹۹ ج ۱۰)

مجید ہند صواب دہی ہے جس وقت قاضی ابو احمدؒ نے مسیح اور تفتیش کی یہ جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اگر اس میں گناہ چلا ممکن ہو تو جہاں پر مسح جاری ہے وہاں جاری نہیں اور نو انیؒ نے اس میں تمام شافعی حوالہ سے یہی غل کیا ہے کہ اگر جہاں میں گناہ چلا ممکن ہو تو ان پر مسح جاری ہے ورنہ جاری نہیں۔

(8) إِنْ مَذَهِبُ الْمُتَأَخَّرِينَ فِي الْعُزْبِ قَدْ دُكِرَ مَا أَنَّ الصَّحِيحَ مِنْ مَذَهِبِ النَّاسِ الْعُزْبِ إِنْ كَانَ ضَعِيفًا فَتَمَكَّنَ مَتْنُهُ طَعْنٌ غَلِيظٌ جَاوِزٌ عَلَى الْمَسْحِ عَلَيْهِمْ وَلَا فَلَاحٌ.

(المحرم شرح المسند ص ۳۹۹ ج ۱۰)

جہاں پر مسح کے بارے میں حوالہ کے وہ جب کا بیان تحقیق میں ہے ذکر کر دیا ہے کہ اگر کسی مذہب سے کہ خراب اگر (۱) صحت ہو اور (۲) اس میں (بلخ بنوی کے) گناہ چلا ممکن ہو تو اس پر مسح جاری ہے ورنہ جاری نہیں۔

(9) وَإِنْ لَمْ يَسْخَرْ خُفٌّ لَأَيْمُنِكَ مُتَابِعَهُ الْيَمْنَى عَلَيْهِ لَمْ يَحْرَجْ الْمُسْحَ عَنْهُ لِأَنَّ الْيَمْنَ تَدْعُو الْحَاجَّةُ إِلَيْهِ مَا يُمْكِنُ مُتَابِعَهُ الْيَمْنَى عَلَيْهِ وَمَا يَسُوهُ لَا تَدْعُو الْحَاجَّةُ إِلَيْهِ لَقَدْ تَعَلَّقَ بِهِ مَرْخُفَةٌ

(المجموع شرح المہذب ص ۵۰۰ ج ۱)

اگر ایسا ہو کہ پہلی رکعت میں لگاتار چلتا ممکن نہ ہو اس کے بارے میں یا نہیں ہوے کی وجہ سے تو اس پر رکعت چار نہیں کیونکہ جو نیچے جڑا ہوا رکعت چار پر رکعت چار سے دہائی ہے کہ اس میں لگاتار چلتا ممکن ہو اور اس میں لگاتار چلتا ممکن نہ ہو تو اس پر رکعت کی حاجت نہیں ہوتی اس کے ساتھ سج کی رخصت کا کوئی تعلق نہیں۔

(10) وَإِنْ لَمْ يَسْخَرْ جَوْرًا جَارَ الْمُسْحَ عَنْهُ يَسْخَرُ طَهْرًا أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ ضَعِيفًا لَا يَسْتَثْنَى أَنْ يَكُونَ مُعْتَلًا لِيَا بِي أَخَذَ طَهْرًا الْبُشْرَ طَهْرًا لَمْ يَحْرَجْ الْمُسْحَ عَنْهُ (المہذب ص ۵۱۸ ج ۱)

اگر جب ممکن نہ ہو اس پر دو شرطوں کے ساتھ مسح چار سے ایک یہ کہ وہ جرحہ صحت اور دہائی اتنی ہو کہ پہلی رکعت چار نہ کرے دوسری یہ کہ مصلحت ہو اگر اس میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو مسح جائز نہیں۔

(11) وَإِنْ لَمْ يَسْخَرْ جَوْرًا ضَعِيفًا لَا يَسْتَثْنَى وَنَحْوًا لَمْ يَحْرَجْ الْمُسْحَ عَنْهُ نَحْوًا لَمْ يَحْرَجْ الْمُسْحَ عَنْهُ (حدیث الموطأ ص ۴۴۳ ج ۱)

اور اگر کسی جراثیم یا کم نہیں جو سخت ہوئے کی وجہ سے پہلی رکعت چار نہ کریں اور مصلحت ہو کہ اس میں لگاتار چلتا ممکن ہو تو اس پر رکعت چار جائز ہے۔

(12) وَهُوَ عِنْدَ النَّاصِيَةِ حَتَّىٰ يَبْشُرَ كُلِّيًّا أَن يَكُونُ الْخَوْرِيَانِ مَصْفِيَيْنِ
بِفَتْحٍ نَفْوَةِ الْغَاءِ أَلَمْ يَأْتِ الْقَدَمَ لَوْ حَبَّ عَلَيْهِمَا وَمِنْ هَذَا يَقُولُ النَّاصِيَةُ أَمَّا
الْحَفَّ مَا لَمْ يَشَفْ لِي مَا لَمْ يَرَقِ أَنْ يَكُونَا مُتَقَتِّلَيْنِ

(نکاحیات شامی ص ۱۲۸ تا ۱۲۹)

امام شامی فرماتے ہیں کہ جب جراب پر مسک دوڑے تو اس کے ساتھ جا رہے ہیں (۱)
جراب سخت اور موٹی ہو (۲) اگر جرابوں پر پاں دال جائے تو وہ جراب قدم سے پاں کے پچھلے
تک مالچ بن گئیں امام شامی فرماتے ہیں کہ وہ دوش سے جوڑ کر پیسہ ہو۔
(13) وَلَا يُمْسَحُ عَنِ الْخَوْرِيَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَا الْخَوْرِيَانِ مُجْلَدَيْنِ
أَلْقَدَمَيْنِ أَلَمْ يَأْتِ الْقَدَمَ لَوْ حَبَّ عَلَيْهِمَا وَمِنْ هَذَا يَقُولُ النَّاصِيَةُ أَمَّا
الْحَفَّ مَا لَمْ يَشَفْ لِي مَا لَمْ يَرَقِ أَنْ يَكُونَا مُتَقَتِّلَيْنِ

جرابوں پر مسک نہ کیا جائے مگر یہ کہ اسی جرابوں میں سے قدم نکال کر نکل جائے
ہوں (یعنی چھپا کر چھپا کر)۔ اور اس کے قدم مقام ہو جائیں اور اگر وہ پاں سے
جوڑے کے قدم مقام ہو جائیں تو اسی پر مسک جائے

جرابوں پر مسقتہ مالکی کی روشنی میں

(۱) وَلَا تَجُوزُ عَلَى غَيْرِ الْخُفِّ وَلَيْسَ مَسَّ الْخُزَّابِ الْمَجْلُودِ قَوْلَانِ

(اثر المسالك ص ۲۲ ج ۱)

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب عیب پر مس کرے جرابیں اور جراب مجلد پر مس کرے
بارہ میں ان کے دونوں میں (ایک جراب کا دوسرا عیب جواز کا)

(۲) أَمَّا عَقْوُ بَيْتِ جَوَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُزَّابِ الْمَجْلُودِ بِوَأَنَّ عَيْنَ
مَالِكٍ - بَيْتِ الْخُجَّابِ - لَا يَمَسُّ عَلَى الْخُزَّابِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنْ لَوْنِهِ وَمِنْ
نَحْوِهِ جَنْدٌ مَخْرُورٌ (استان و طبعات ص ۲۲۳ - ۲۲۴ ج ۱)

یاد رکھیں کہ فرماتے ہیں کہ مجلد جرابوں پر مس کرے جراب کے متعلق امام مالک کے دو
قول ہیں (ایک جراب کا دوسرا عیب جواز کا) اور جب کسی عیب پر مس کرے جراب پر مس کرنا
جائز ہے اگر اس کے لورے اور لچھے ہلا سلا سلا ہو (یعنی مجلد ہو)

(۳) وَلَا تَجُوزُ الْمَسَّ عَلَى جَوَازَيْنِ غَيْرِ مُخْلَقَيْنِ وَلَيْسَ الْمَجْلُودَيْنِ
وَالْمَخْرُورَيْنِ وَوَأَنَّ عَيْنَ (التحقیق ص ۳۶ ج ۱)

میر مجلد جراب پر مس کرے یا نہیں جراب مجلد اور لورے کے اوپر والے لچھے کے
علاوہ کے بارے میں یہ قول ہے۔

(۴) وَمَسُّ الْخُفِّ فِي الْحَوَافِّ وَالْخُزَّابِ وَهُوَ مَا كَانَ مِنْ لُفْطٍ أَوْ عِشَابٍ
أَوْ صُورٍ كُنِيَ ظَاهِرُهُ بِالْجَنْدِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلَا يَمَسُّ الْمَسْحُ عَلَيْهِ
(المسالك المختص ص ۳۷ ج ۱)

الْخَيْفَ فِي هَذِهِ الْحَاكَةِ (۲) لَيْتَكُونُ الْجُزُأَتَانِ مُتَحْتَتَيْنِ أَوْ لَهُمَا نَعْلٌ وَهَوٌّ
يَتَخَفُ مِنَ الْمَجْلَدِ وَفِي الْحَقِيقَةِ لَا يَبْعُدُ الْمَاءُ إِلَى الْقَدَمِ لِأَنَّ الْجَمْدَ لَا يَتَشَفَّ
الْمَاءُ أَطْرَفَ الْمَرْسُوعَةِ الْفَقِيهَةِ م ۱۷۷ ج ۲

(حاشیہ: عنوان الدواہی م ۳۱ - ج ۱)

دو حالتوں میں مسطور فقہاء کے روایت جہازوں پر مسج کرنا جاری ہے (۱) دونوں
جہازیں مجلد ہوں یعنی ان کو چڑا اڑا چاہے کے کیونکہ چاروں حالت میں مورد سے کے قائم مقام
ہو جاتی ہیں (۲) دونوں جہازیں متصل ہوں یعنی ان کے بیچ مقدار حرج پر چڑا لگے ہوا ہوں
دونوں حالتوں میں چار قدم تک نہیں پہنچتا کیونکہ چار قدم کو جدہ نہیں کرتا۔

(۸) وَالْجُزُأَتَانِ وَمِمَّا عَلَى شَكْلِ الْخَيْفِ أَلَا تَهْمَا مِنْ مَخِوْ قَطْفٍ أَوْ غَيْرِهِ
وَحَدِّ ظَاهِرٌ مِمَّا وَبَاطِنُهُمَا (عنوان الدواہی م ۳۲ - ج ۱)

جہازیں موردوں کی شکل پر ہوتی ہیں مگر موردوں کی دھیرہ نہ ہوتی ہیں موردان کا ظاہر
اور دھل یعنی گوا چڑ سے کے ساتھ مجلد ہوتا ہے۔

(۹) لَئِنْ كَانَ الْجُزُأَتَانِ مُجْتَمِعَتَيْنِ كَالْحَطْبَيْنِ مَنَعَ عَنْهُمَا وَلَدُ رُؤْيٍ عَنْ
مَالِكٍ مَنَعَ الْمَنَعَ عَلَى الْمَجْرُورَتَيْنِ وَإِنْ كُنَا مُتَحْتَتَيْنِ وَلَاؤُنْ مَنَعَ
(دکھائی فی لہذا اہل ائمہ ۷ ص ۸۷ ج ۱)

اگر جہازیں مجلد ہوں تو مورد سے کی شکل میں ان پر مسج جاری ہے لیکن امام
مالک کی بیسیبی کا دوسرا قول عدم ہمارے مکرر پسماتول میں ہے۔

(۱۰) لَئِنْ هُنَّ الْفَاسِمُ كَمَاَنْ يَفُوتُ مَالِكٌ هُمِ الْجُزُأَتَيْنِ يَتَكُونَانِ عَنِ
الْبَرِّ خَلِيٍّ وَأَسْمَعْنَهُمَا حَتَّى مَجْرُورٌ وَظَاهَرٌ مِمَّا حَتَّى مَجْرُورٌ أَنَّهُ يَمْنَعُ عَنْهُمَا

قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا يُنْسَخُ عَلَيْهِ (المعنى من ۱۳۳ ج ۱)

ابن القاسم جویندہ کہتے ہیں کہ امام مالک جویندہ پہلے فرماتے تھے کہ کسی
جوزب پر مسک یا رے جس کے نیچے پر چڑا ملا ہوا ہو پھر اس قول سے رجوع کر لیا اور
فرمایا کہ جوزب مجدد پر مسک جائیگا۔

(۱۱) وَمِنْهُ الْحَقُّ الْمَعْدُومُ وَهُوَ مَا تَحْتَ مِنْ لُغْطٍ أَوْ تَحْتَ مِنْ
صَوْبٍ جَنَدٍ ظَاهِرَةٍ أَوْ كَيْسٍ يَفْعَلُهُ لَوْ لَمْ يَجْعَلْ فَلَا يَنْسَخُ الْمَنْسَخُ عَنْهُ
(مدنیۃ السان علی الشان الصغیر من ۲۵۱ ج ۱)

روٹی، کسی یا اس کی جراب جس سے اوپر چڑا کا ہوا ہو اور رے کی شکل سے اور
اگر مجدد ہو تو اس پر مسک بھی نہیں۔

(۱۲) وَتَحْتَ لَوْ تَحْتَ وَتَحْتَ الْمَنْسَخُ جَوَزِبٍ جَنَدٍ ظَاهِرَةٍ وَبَاطِنَةٍ
(مکملہ طیل من ۱۳۳ ج ۱)

مفرد طعنی مراد اور جوڑتہ کیلئے مجدد جراب پر مسک کرنے کی رخصت ہے۔



﴿ جزاویں پر مسیح فتاویٰ غناء عرب کی روشنی میں ﴾

(۱). فتویٰ غناء عربی را تفصیلی

وَلَمَّا الْخَوَارِثُ أَخَذُوا الْقِسْمَ لَمْ يَكُنْ حُورٌ تَبِى الْقُسُورَةَ لِأُولَىٰ ن
تَكُونُ لِحَبَّةٍ وَهِيَ أَلْسَىٰ لِأَنَّهُمْ الْبَسْرَةُ وَالْقُسُورَةُ الْثَانِيَةُ أَنْ يَكُونُ خَفِيفَةً
وَالْخَفِيفَةُ هَانَتْ خَفِيفَةٌ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا يُمْسَخُ عَلَىٰ الرِّقَابِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مُؤَخَّوْذًا عَلَىٰ
غَنِيَةِ الشَّيْءِ زَيْنَةٍ وَلَا أَلَمٍ فَنَالُوا بِحُجُوبِ الْمَسْخِ عَلَىٰ الرِّقَابِ فَاسُوءَ عَلَىٰ
الْجُورِ بِالمُؤَخَّوْذِ عَلَىٰ عَهْدِ الشَّيْءِ زَيْنَةٍ وَلَمَّا فَاسُوءَ قُنَا قِيَاسًا مَعَ الْقَارِي
لَا أَنَّ الرِّقَابَ لَيْسَ مَحَالِّ خَيْرٍ وَالشَّيْءُ فِي هَذَا أَنَّهُ حِينَ مَا كَانَ مِنَ الْقِيَاسِ
لِحَبَّةٍ شَابَهُ أَلَمٌ مِنَ الْحَبَّةِ فَسَمِعَ مَخْلُوقٌ قَرِيبٌ وَتَحَقَّقَ بِهِ لَأَمْرٌ لِحَبَّةٍ ن
يُمْسَخُ عَلَيْهِ وَلَمَّا صَارَ وَقَفًا يَنْشَفُ الْبَسْرَةُ كَانَ هُوَ وَالْبَسْرَةُ عَلَىٰ حَقِّ سَوَاءٍ
وَمِنْ هَذَا الْقَوْلِ يَتَوَرَدُ مَسْئَلَةٌ عَلَىٰ الْقِيَاسِ وَجَهْلُورُ الْمُعْلَمَاءِ عَلَىٰ مَعَ الْمَسْخِ
عَلَىٰ الْجُورِ بِالمُخَفِيفَةِ (جزاویں پر مسیح فتاویٰ غناء عرب کی روشنی میں ۱۳۱)

ہر حال جزاویں پر مسیح کی وہ صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ وہ غناء عربی
موسیقی وہاں کی حالت کو برسرِ کرے اور دوسری صورت یہ ہے کہ جزاویں پر مسیح اور اس

کی ہٹائی کڑو ہو جسیر کے نزد یک اس بار یک جراب پر مسک نہ کیا جائے نہ ہی پاست نہ لکھنا
کے زمانہ میں یہ موجود ہی نہ تھی یہ اس لیے تھی کہ بار یک جراب پر مسک کے چوار فاعلوں سے
قیاس کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں موجود جرابوں پر اور یہ قیاس قیاس مع اللہ
ہے نہ تو کہ بار یک جراب حقوں اور تحت جراب جھٹی گئی ہوئی ہو فرق یہ ہے نہ تحت اور مول
جراب اس دور سے کے مشابہ ہوئی ہے جو چڑھنے کا ہوتا ہے اس سے اصل حکم (یعنی مسک علی
الغلیس) کا تحقق ہو جاتا ہے جبکہ بار یک جراب پاؤں، انگلیوں اور ہاتھوں کی راستہ کو ہی
طرح ظاہر کرتی ہے کہ بار یک جراب اور پاؤں حساب محسوس ہوتے ہیں اس سے معلوم ہوا
کہ بار یک جراب پر مسک کے چار فاعلوں پر سے وہ قیاس مع اللہ ہی ہے جو اصل ہوتا
ہے اس کے مقابلہ میں جسیر کے نزدیک بار یک جرابوں پر مسک مشروع ہے۔

(2) فتویٰ علامہ محمد تقی الشافعی

إِنَّ الْقَالَ لَمْ يَحْضَرْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُغَيِّرَ بِخَلْقِهِ عَمَلَهُ لِأَصْلِهِ
وَالْمَقْصُودُ فِي هَذَا وَاجْتِهَادُهُ كَمَا جَاءَ لَنَا زَعْمُهُ النَّاسِ عَلَى الْمُغَيَّرِ
بِأَخْلَافِهِمْ مُتَوَاتِرًا فَانْتَفَسَا مِنْ هَذَا الْأَصْلِ إِلَى بَدَلِهِ عَمَلُهُ وَجِدَ تَطْمَئِنَّ بِهِ
النُّفُوسُ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ حُكْمَاتُ فِي الْجَوَابِ الشَّيْءَ فِي حُكْمِ ذَلِكَ الْمَقْصُودِ بِهِ
وَالْمَقْصُودُ بِهِ وَهُوَ الْحَقُّ قَدْ بَانَ أَنَّ حُكْمَ الْمُغَيَّرِ عَلَى الْمُغَيَّرِ وَلَمْ يَكُنْ
الْمُغَيَّرُ لَيْسَ فِيهِ يَمْنَعُ بِالْحَقِّ وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَلَكِنَّهُ يَقُولُ مَعَهُ جَنَابُ مَنْ
هِيَ الشَّيْءُ لَمْ يَكُنْ يَسَاءً كَمَا بَانَ عَادِيَاتُ فَجَعَلَ الَّذِي يَسَاءُ الْقَدْرَ كَمَا
غَيْرَ مُوجُودٍ كَمَا بَانَ عَادِيَاتُ فَفَقَرْنَا لَأَنَّهُ يَنْبَغُ لَنَا رَافِعًا فِي الظَّاهِرِ سَعَرٌ
وَلَكِنَّهُ فِي الْمُغَيَّرِ لَيْسَ بِسَعَرٍ فَانْتَفَيْنَا وَأَنْ كَانَ ظَاهِرًا الْمَشْرُوعُ وَكَانَ

لَيْسَ بِشَيْءٍ حَقِيقَةً وَمِنْ هَآءِ الْأَنبَاءِ مَذْقٌ خَمِيرٍ الْفَسَادِ وَالْفَيْءِ الشَّكِّ
أَنَّهُ لَا يُفْسَخُ إِلَّا عَلَى الشَّكِّ (درس محمد ص ۱۲۵) لاشکلی

اللہ تعالیٰ نے اس میں مسواکوں پر پاؤں کا دھونا فرض کیا ہے اس بارے میں
خصوصاً واضح ہیں مگر جب اسلامیت متواترہ کے ساتھ مندرجہ پر مسج کی رخصت آئی تو ہم اس
اس علم سے اس کے بدل کی طرف منتقل ہو گئے ہیں ایسے طریقے پر جس کے ساتھ ہوس
مطلوب ہو جاتے ہیں اور پھر شکیں جراثیم ان صورتوں کے ختم میں آتی ہیں جس پر مسج کی
حالت اور رخصت ہے تو ہم نے کہا کہ مسج علی الکفین کے حوالہ والا ختم بھی اس پر جاری ہوگا لیکن
اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر ایک جراثیم دور سے کے ختم میں آتی ہیں اور دور سے کے
مثلاً ہیں اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کی دو قسمیں دور سے میں
ہوں گی جن میں سے ایک دیکھا وہ عورتیں جو پاپست کے ساتھ رہ رہ رہیں ہیں۔ دوسری
کریم کریم کے اس دیکھا اور تک و چست پر سے جو بدنی ماحول کو بکروے کا لہر
قرار دے گا جس نے اس صورتوں کو پایا ہے۔ وقت مابین اس علم سے اس کی وجہ یہ بتاں ہے
کہ وہ عورتیں جو ہر ایک پر ہستی ہیں پھر ہر دن جن سے ہیں حقیقت کے ساتھ اس میں سزا
ہر ایک ہے ہر ایک طرف ہر ایک جراثیم میں بھی صوفی سزا ہے مگر حقیقت کے لحاظ سے اس
میں سزا نہیں ہوتی (خبر جو مسج کے لیے سزا ہے شرط ہے کہ اس وجہ سے مسواک اور ان کے
دور سے کے مسج نہ کیا جائے مگر شکیں جراثیم دور سے میں جو قوت مری ماحول کو
کا ہر طرف کریں اور (الطیر یا مری کے) پاؤں میں کھڑی رہیں۔

(3) فتویٰ علامہ محمد تقی صاحب الشکلی

صَفَةُ الْحُزْبِ الْيَدِيِّ يُفْسَخُ عَقْدُهُ وَإِذَا كُنْتَ هَذَا الْفَلَاكُ فِي
الْحُزْبِ مِنْ أَنْ يَكُونَ صَبِيحًا وَعَلَى ذَلِكَ تَكُونُ حَمَاهِيرُ مَنْ يَرَى الْفَسَخَ

عَلَى الْجَوْرِ يَسِيرُ لِأَنَّ الْجَوْرَ بِالشَّيْءِ الشَّعَائِفِ هَذِهِ كَمْ تَكُنْ مَوْجُودَةً عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَتَّبِعُونَ الْجَوْرَ بِتَبَسُّونَ بِهَا وَكَذَلِكَ كَانُوا
يَتَّبِعُونَ الْجَوْرَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى مَا عَصَرَهُ الْقُلَمَاءُ مِنَ الشَّرَاطِ
الشَّعَائِفِ أَيْ كَوْنِهِ صَعِيقًا وَتَبَسُّونَ فَلَا تَطْرُقُ بَقِيَّتُهُ فَإِنَّ الْجَوْرَ مُرَرٌّ مُرَّةً
الْحَقِّ وَالْحَقُّ حَقٌّ وَلَا يُمْكِنُ لِلْجَوْرِ أَنْ يُرَرَّ مُرَّةً الْحَقِّ لَا بِالْعَيْنِ
وَالْعَمَلِ وَعَلَى هَذَا قِيَاةُ بَصِيحِ الْمَسْخُوعِ عَلَيْهِ كَمَا نَحْنُ الْقُلَمَاءُ إِذَا كَانَ
صَعِيقًا نَحْنُ لَمْ نَدْرِ بَلَدَ الْبَشَرَةِ لَا يُسْخَعُ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ غَيْرُ مَعْرُوفٍ عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ حَوَارِيزَ مَقْلَبًا، أَيْ يَقُولُ أَيْلَسَ هَذِهِ الشَّعَائِفِ
عَلَى الْجَوْرِ التَّوَجُّدَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَاةُ يَجَابُ
غَنَهُ مِنْ وَجْهِهِ الْوُجُوهُ الْأَوَّلُ أَنَّ الْقِيَامَ عَلَى مَا هُوَ عَادِيٌّ غَيْرُ لَأَصْلٍ
لَا يَطْرُقُ وَلَكِنَّ الْأَصْلَ عَمَلُ التَّوَجُّدِ، وَالْمَسْخُوعُ خِلَافُ الْأَصْلِ فَلَا
يَطْرُقُ الْقِيَامُ عَلَى الْمَرْحُومِ الْوُجُوهُ الثَّانِي أَنَّ الْمَسْخُوعَ عَلَى الْجَوْرِ إِذَا كَانَ
شُعَائِفًا لَا يُرَرَّ مُرَّةً الشَّيْءِ، لِأَنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ الشَّعَائِفِ وَالشَّيْءِ كَاهَرٌ وَمِنْ
شَرَطِ جَعْلِهِ الْقِيَامَ الْأَوَّلُ هَذِهِ الْعَادِيَّةُ بَيْنَ الْأَصْلِ وَالْفَرْعِ، فَالْفَرْعُ هُوَ
الشَّرَاطُ الشَّعَائِفِ - خَعِيفٌ وَالْأَصْلُ الْمَعْلُومُ عَلَيْهِ - وَهُوَ الْجَوْرُ -
فَيَحْسَبُ، وَإِنَّمَا جَاءَ الْمَسْخُوعُ عَلَى الْجَوْرِ الشَّيْءِ لِمَتَابَتِهِ الْعَقْلِيَّةِ، فَيَمْتَنِعُ
فِي الْخَعِيفِ بِقَدَمِ وَخُودٍ وَصَبِ الْأَصْلِ وَهُوَ كَوْنُهُ لَحْمًا، وَعَلَى هَذَا
فَأَلْهَمَ مَنْ عَلَيْهِ مِنْ يَقُولُ بِمَسْرُوعِهِ الْمَسْخُوعُ عَلَى الْجَوْرِ فِي اشْتِرَاطِ كَوْنِهِ
صَعِيقًا، كَمَا بَيَّنَّ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَلَمَّةِ مِنْهُمْ إِلَّا مَا هِيَ لِقَاءُ رَحْمَةِ
اللَّهِ عَلَيْهِ - فِي الْمَعْنَى وَكَذَلِكَ الْمَعْنَى الْمَشْهُورَةُ فِي الْمَعْلُومِ كَالْإِخْلَافِ
لِلْحَوَارِيزِ وَالْمُسْتَهْزِئِينَ لِمَجَارِ كُنْهُمْ يَقُولُ عَلَى كَوْنِهِ صَعِيقًا عَرَّاجًا لِلشَّرَاطِ

الضعیف الذي يمكن أن يصف قسرة أو يكوّن غير ضيق
(شرن راہ مستحق للشكلی ص ۱۰۳)

جس جواب پر مسیح کیا جاتا ہے اس کا بیان۔ جب جو زمین پر مسیح کا جواز ثابت ہو گیا تو یہ ضروری ہے کہ وہ جواب ٹھیک ہو سکے علی الجور میں کے جوار کے قلعین جہور خدا کا قول بھی یہی ہے تاکہ باریک اور کمزور یعنی اس جواب میں رسول اللہ ﷺ کے دماغ میں موجود نہ تھیں وہ کسی جواب میں پہنچتے تھے جن میں (یعنی جوتی کے) پہنچتے تھے وہی جہ سے وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر تھے پیٹے پیتے تھے مہد ہوتے جس جواب پر مسیح کرنا اور باریک جواب کا مہد ہوتے جس موجود ہونا ان دونوں کی دلیل ہے جنہوں نے جوابوں کی سخت اور مرنے والے کی شاکائی جہاں کے مطابق جوابوں پر مسیح کے جوار پہنچے شرط ہے کہ جواب ٹھیک ہو جس وہ جواب جہاں پہنچے ہو۔ کی وجہ سے جسم کی سختی و طہیر کر کے اس پر مسیح نہ کیا جائے گا تاکہ مہد ہوتے جس یہ مرنے والے معرکہ نہ تھی اور جو کچھ ایک جوابوں پر جوار مسیح کے قائل میں ہوں نے ہر ایک جوابوں کا قیاس کیا ہے مرنے ہوتے جس موجود ٹھیک جوابوں پر اس قیاس سے وہ جواب ہیں ایک یہ کہ جو حکم علامہ اصل ہو بھی اصل حکم کے خلاف ہوں پر قیاس کرتے تھے جس ہوتا رہے بحث مسئلہ میں فصل رہنمائی اصل سے اور مسیح علامہ اصل ہے اس لئے اس رخصت پر ہی دوسری چیز قیاس درست نہیں دوسرا جواب یہ ہے کہ کہ قیاس جواب ٹھیک جواب کا وجہ حکم ٹھیک دیا جائے تاکہ باریک جواب اور سخت دینی جواب کے درمیان فرق واضح ہے اور قیاس تب صحیح ہوتا ہے کہ اصل حکم میں اور جس کا قیاس کرتے (یعنی کرنا) اس میں فرق نہ ہو یہاں پر فرق بھی باریک جواب اس سے ہاں اور نظم نہ رہ جاتی ہے اور اس کی بنائی بھی نہ رہ جاتی ہے جب اصل حکم یعنی جس جواب سے

الْخَفِّ وَالْجَوْرَبُ الشَّخِيزُ وَلَقَدْ جَاءَ فِي رِوَايَةِ الشَّرِّ (الْجَوْرَبُ الْمُسْتَقِلُّ)
أَيْ الْبَدِيُّ يَكُونُ فِي أَسْفَلِ جَنْدٍ كَمَا لَا يَكُنْ هَذَا، ثُمَّ إِذَا جَاءَ أَخَذَ يَقْبِضُ
وَأَعْنَى عِنْدَ مَنْ لَا يَرَى الْمَسَّ عَلَى الْحَبِيبِ - لَقَدْ جَاءَ الْخَفِّ مَعَ
الْفَقَارِ، لِأَنَّ الشَّخِيزَ فِي حُكْمِ الْخَفِّ، وَلَقَدْ جَاءَ الْمَسَّ عَلَى الْجَوْرَبِ
لِأَنَّهَا فِي حُكْمِ الْجَمَابِ، فَلَا يَخُورُ الْخَفُّ عَلَيْهَا، وَهَذَا كُنْهُ الْخَفِّ
مَعَ الْفَقَارِ (شَرْحُ رَوَايَاتِ شَيْخِي ص ۲۶۲ ج ۱۵)

شارح عامہ ہستی کی تہذیب کی تہذیب کے بارے میں یہ تہذیب کا یہ تہذیب ہے۔
تفصیل بتاتے ہیں کہ قوس سوسہ کا نام ہے پھر اس کی شکل پیش کی
ہے کہ جب جراثیم پڑیں ہوں اور مہر سات ماہ میں جو جراثیم ہو جو قوس سوسہ
یعنی عسل اور مہر قوس سوسہ ان کے جسم میں آجاتی ہیں جو کہ وہ صفات میں
موروں کی شکل میں وہ موروں کے قریب ہیں حتیٰ کہ وہ وہ وقت تہذیب جراثیم میں لگا کر
چلتے اور اپنے قدموں کی اور جراثیم سے چمکاتے رہتے اور بعض جراثیم سے چمکاتے
ان قوس سوسہ پڑنے سے پڑتے ہیں پڑتے ہیں پڑتے ہیں پڑتے ہیں پڑتے ہیں
جب صورت حال یہ ہے تو اگر کوئی آجائے اور وہ قوس سوسہ کے کہہ دے اور وہ
مسح جائے اسی طرح ہر ایک جراثیم پر لگی جا رہے تو ہمیں کہہ دے یہ قوس سوسہ
ہے جو کہ وہ موروں میں لگا کر چمکاتے ہیں اور وہ پڑتے ہیں پڑتے ہیں پڑتے ہیں
ہر ایک مور سے کہہ دے اس میں لگا کر چمکاتے ہیں اور یہ پڑتے ہیں پڑتے ہیں
حقیقت میں وہ موروں پر مس رخصت سے جس کی وجہ سے اس سے بھی قوس سوسہ سے
کہا گیا ہے اور یہ رخصت من سب سے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے

وارد ہوئی ہے اور اس میں رخصت سنت سے ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو حج محفوظ طور پر رونق چلی وہ سوزے اور ٹھنڈے جراب چلی اسی وجہ سے سنن نبی روایت میں ہے (الجواب السائل) یعنی جس کے نیچے چھوڑا گیا ہوتا ہے جب یہ ثابت ہوتا ہے کہ جراب پر مسح کو آجائے اور وہ اس آدمی کے سامنے قیاس قیاس کرے جو پارک اور خفیف جرابوں پر مسح کو جائز نہیں سمجھتا وہ سمجھے کہ میں رقیق جراب کا قیاس رونا ہوں نہیں جراب پر تو ہر نہیں سمجھے کہ یہ قیاس قیاس مع القاطق ہے کیونکہ ٹھنڈے جراب دور سے کے علم میں ہے اس لئے ٹھنڈے جرابوں پر دور سے کا حکم جاری ہوگا اور ان پر مسح جائز ہے لیکن یہ رقیق و خفیف جرابیں سوروں کے حکم میں نہیں ہرگز ان پر مسح جائز نہیں ہے لہذا اس قیاس باطل ہے۔

(5). فتویٰ علامہ محمد عتیق رحمہ اللہ

السؤال - ما حکم الممسح علی الجوارب الیئیں تبسٹھا التوم ولا تری البشرۃ من علاتھا ولکن ملأ الماء الممسوح بتقدیس حلال الجوارب وتصل الی التریۃ

الجواب - الممسح عنی الجوارب منہ محفوظۃ عن رتوب اللہ ۛ ۛ ۛ عنک فی الغیبت الصبیح عن التمریۃ ان الیئیں ۛ ۛ ۛ یوحا و ممسح علی الجوارب منہ وہو اتمح لولہ المقتضا لکن یسقط فی الجوارب وهو التراب ان یثکون تحیا واما التراب فالصبیح اتم لان المسح عنہ وهو مقبض جماعہم التمام رحمہم اللہ تعالیٰ والثبوت لمن لان یجوز المسح عنہ هو التماس علی الصبیح ۛ ۛ ۛ ما کان موجودا علی عہد النبی صلی

الله عليه وسلم يقيس على الشجر والقياس في شجره حقيق وضعيف
 هذا أولاً لاني أن هذا القياس مع القاري. فإن الرقيق إذا منحنه كانت
 لمسح كاهر القذح ومنصب منج كاهر القذح يمكن أن يكون أرحم
 وأفضل من منج الرقيق والشجر يتروى منقولة الحيف لأن الحيف من الجند
 سائر حافظ لمفسد. وأما الرقيق فإنه لا يستمر ولا يتروى منقولة الجور به
 ولا منقولة الحيف. وعلى هذا فالواجب على المصنوع أن يستمر إليه. وأن
 يحفظ إليه عاقبة أمر الصلاة. فإن أمرها عظيم. ومن هذا كان الإمام
 الحافظ ابن عبد البر رحمه الله إن الله فرس على الرجلين يقيس
 ولما جاء في الحديث الحقيقي متواترة صحيحة عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم عملها بها وانفتحت إلى هذه المرحمة وعلى هذا فكذلك لما
 جاء بأمره الجوريين يقول: إنها جاء لنا بغيره من صحيح بخورتيه كانا
 سائر من محل الفرار. ولم تكن الجور أب محمد الجورب الموجودة الآن
 الشفافية الرقيقة التي تو وضع الإنسان وضعه لربنا وحد حرقة على يديه
 من رقتها فهي حوامل ضعيفة جداً لا تسر منقولة الجور بل الشجر في
 الجند. كما في الحيف. ولا في الجورين ومن هذا استقرار بعض القضاة
 أن يكون الجورب فعلاً لأن التروية في الجورسب المنفتحة. كل هذا
 محقق بمسألة الجورب الحيف حتى يكون أخته الحيف وعنده فإنه
 لا يجوز التمسح إلا على خرمه فيمن لا يرى فقرة من نحه والله تعالى
 أعلم (شرح زبدة المسح للشكيلي ص ١٣٦ ج ١٣)

ضیقت اشعاعی سے سوائے یہ کیا سزا کی گئی جو ہم جرائم پسے میں اس کے
 درمیان سے چڑا نظر نہیں آتا لیکن پانی اتنا سے گھر کر چڑے تک پہنچ گیا ہے اس کے جواب
 میں شعلہ کی صاحب گھٹے ہیں جرائم پر مسیح کرنا سنت سے جو رسول اللہ ﷺ سے محفوظ ہے
 جیسا کہ اس مسیح حدیث میں ظاہر ہے جو حضرت یحییٰؑ سے مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ سے منقول
 کیا اور جرائم پر مسیح کیا حال کے دونوں میں سے یہ قول زیادہ صحیح ہے لیکن جرائم پر مسیح کے
 جوار پسے جرائم کا نفسی ہونا شرط ہے اور نفسی جرائم پر مسیح بات پر ہے نہ میں پر بھی مسیح جاز
 نہیں مہرور ہوا، ظاہر یہ ہے کہ یہ ایک جرم نہیں رسول اللہ ﷺ کے لئے جس میں وجود
 نہیں اور نفسی جرائم کے نہیں جرائم پر قیاس سے کہنا جواب میں (۱) رخصت والے
 اور پر قیاس کا اور بہت تک سے اور یہ نہیں بہت ہی مراد سے (۲) اور جواب یہ ہے کہ
 یہ قیاس قیاس مع الغرض سے جو کہ نفسی جرائم پر مسیح کرنا وہاں سے جیسا کہ ظاہر قدم پر مسیح کرنا اور
 نہیں میں سے کہ ظاہر قدم پر (مسیح کرنے والا مذہب) جہاں امام کا قہار سے نزدیک، رقیق
 جرائم پر مسیح کر کے سے انھیں اور زیادہ رحمت اور ہوشیار ہو (کیونکہ اس میں زیادہ رحمت ہے کہ اس
 الہیہ میں جرائم کو اور سے کا قسم دیا جائے گا کیونکہ سورہ یونس سے کہتا ہے جو قدم کو پھیلاتا ہے اور
 اس کی مخالفت کرتا ہے جب کہ رقیق جرائم پر اس کو پسپائی اس سے نہ اس کو نہیں جرائم کا
 حکم دیا جائے گا ہے نہ اور سے کا ظاہر میں ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دین کے بارے میں
 حقیقہ کر کے خصوصاً ہمارے بارے میں کیونکہ ہمارا معاملہ بہت اہم ہے اس وجہ سے حال اس
 عبدالمبرک نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم پر قیمتی اور نفیس طور پر پناہ کا وعدہ فرمایا ہے اور جب
 مردوں پر مسیح کی عمارت متواتر ہو جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آگئیں تو ہم نے ان پر
 عمل کیا اور اس رحمت کی طرف منتقل ہوئے اور اسی طرح جب تک سے پس جرائم پر مسیح کی

رخصت آئی تو ہم کہتے ہیں کہ یہ رخصت جو دے دے پاس کچج حدیث کے ساتھ آئی ہے لیکن ایسی جراثیم کے بارے میں جو پاؤں کے گل حرم (یعنی ٹخنوں سمیت چارے پاؤں) کو احاطہ لیں اور موجودہ زمانہ کی باریک جراثیم جو پاؤں کو چھو کر ہی یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کی سخت بدولی اور پاؤں کو چھپانے والی جراثیم جیسی تھیں۔ موجودہ جراثیم تو ایسی ہیں کہ اگر انسان ان پر اپنی نگاہ رکھ دے تو وہ اپنی نگاہ کی حرارت کو جراثیم کے باریک و قلیف ہونے کی وجہ سے محسوس کرے گا جس پاؤں کو رکھ کر دیکھ کر وہ گل ہوئے گا یہ جراثیم ضرور ہیں ان کو ان حالت میں دالی جیوں کا درجہ نہیں دیا جا سکتا جو پاؤں کی طرف خوں اور رخت ہیں جیسے موردہ ٹخنیں جراثیم اس سے ان پر پتہ جراثیم کو دور سے کاٹھن سے لگتے ہیں اور ٹخنیں جراثیم کے بعد میں رکھ سکتے ہیں یا وجہ سے بعض جراثیم کا قتل ہونا شرط کیا ہے کیونکہ حدیث میں جراثیم کے بارے میں وارد ہوئی ہے یہ سب کچھ جراثیم کی صورت سے ساتھ مماثلت ثابت کر کے کہیں سے تا کہ جراثیم کی صورت سے ساتھ پادہ سے زیادہ مثلاً بہت ہو جائے جس کے مطابق مس صرف اور صرف ان جراثیم پر چارے ہو سکتے ہیں اور ان کے چھو پاؤں کی ٹھیکوں وغیرہ کی سمت نظر ہوتا ہے۔

(6) فتویٰ وہب زحلی

لَا يَمُوتُ خَبَثُهُ لَا يَمُوتُ الْمَنُخُ عَلَى الْخَبَثِ وَنَهَى، إِلَّا أَنْ يَكُونَ
مُحْتَبِيًا أَوْ مُتَغَيَّبًا، لِأَنَّ الْخَبَثَ لَيْسَ فِي مَعْنَى الْخَبَثِ، لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُ
مَوْلَاةُ الْمَنِيِّ فِيهِ، إِلَّا بِدَخَانٍ مُتَعَلِّقٍ، وَهُوَ مُتَعَلِّقُ الْخَبَثِ الْمُنْجَبِ
بِمَنْحِ عَلَى الْخَبَثِ، لِأَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِ الْعَاطِبِ فِي أَخْبَرِ عَمْرٍاءَ وَه

واضح ہوئی کہ حلیہ کے نزدیک مطلقاً یہ قول یہ ہے کہ نہیں جہاں پر مسح یا رے اور نہیں کی ایک علامت یہ ہے کہ ان میں میں تین میل یا اس سے زیادہ چل گئیں اور وہ بھی پکڑے یا ہاتھ سے پکڑی پر کھڑی رہیں اور اس سے گھڑا گئے نہ گھر گئے نہ وہ پانی کو جذب کریں اور شامیہ کے دو شرطوں کے ساتھ جہاں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے ایک یہ کہ وہ جہاں میں تین صحت اور خشکی ہوں کہ ان میں (بجائے جوتی کے) چلنا ممکن ہو دوسری یہ کہ وہ متصل ہوں ہیں اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو اس پر مسح جائز نہیں ہے لہذا اس میں لگا ہوا چلو ممکن نہیں اور صلیبوں سے روایت بھی جہاں پر مسح جائز ہے نہیں اس کیسے ان کے ہاں دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ جہاں میں صحت اور جوتی ہوں دوسری یہ کہ ان میں (بجائے جوتی کے) چلو ممکن ہو اور پختی پر بھی پکڑے ہو ہاتھ سے کے کھڑی رہیں ان میں سے نہیں کا ہاں اب ان سے جو کہ صحابہ و تابعین نے نہیں جہاں پر مسح کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ پی کریم ﷺ نے جہاں پر مسح کیا ہے حلیہ کا مطلقاً یہ قول ہی یہ ہے۔

(7) فتویٰ الشیخ عبدالرحمن البحریری

وَيُفَسَّرُ بِغَيْرِ الْمَقْتَحَةِ مِنْ طَبَعِهِ غُورٌ وَهُوَ الشَّرَابُ الْمَقْتَرُونَ
بِحَسْبِ الْقَاعَةِ وَلَا يُفَسَّرُ بِشَرَابٍ عَقْدٍ إِلَّا إِذَا حَقَّقَتْ فِيهِ ثَلَاثَةُ أَمْوَالٍ أَخَذَتْ
أَنْ يَكُونَ لِحَبِّ بَسْمِ مِنْ وَحْشٍ الْمَاءِ الَّتِي مَا لَحْنَةُ لَهَا أَنْ يَنْتِ عَلَى
الْقَدَمِ بِنَفْسٍ مِنْ غَيْرِ وَبِطَرِ ثَلَاثَهَا أَنْ لَا يَكُونَ شَعْفًا بَرِيًّا لَحْنَةً مِنْ
الْقَدَمِ أَوْ مِنْ سَائِرِ أَعْمَارِهِمَا هُوَ كَيْسُ شَرَابًا لَحْنَةً بِنَفْسٍ عَلَى الْقَدَمِ
بِنَفْسٍ وَلَكِنَّهُ مَحْنُوعٌ مِنْ مَادَّةٍ شَعْفًا بَرِيًّا مَا مَحْنُوعًا لَهَا لَا يَسْمَى لَهَا

شرعی طور پر ہر شخص کیلئے جرابوں پر مسح کرنا چاہئے خود سکرست ہو یا چار
بشرطیکہ وہ جرابیں اتنی تخت اور طوسی ہوں کہ پانی کو جذب نہ کریں۔

(10) فتویٰ مفتی محمد خاطر

يَمْحُوهُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُجُورِ إِذَا كَانَ لَخِيًا يَمْنَعُ وَغُزُلَ الْقَدِّ إِلَى
مَا لَخِيَةً وَأَنْ يَنْتَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بِنَفْسِهِ مِنْ غَيْرِ رِبَاطٍ وَلَا أَنْ يَكُونَ شَعْفًا بَرِي
مَا لَخِيَةً مِنَ الْقَدَمَيْنِ (قنای لا یرجح ص ۸۹)

ایسی جرابیں پس کرے جو اتنی تخت اور موٹی ہوں کہ پانی اس سے چپکے نہ گزر سکے اور
غیر دھرتے سے پاؤں پہ نہ کی جریں اور اس سے چپکے پاؤں نہ اٹھیں بلکہ راحت نظر آئے۔

(11) فتویٰ الشیخ عبد اللہ بن محمد بن احمد الطبر

ذَكَرَ تَعْلِيلُ الْفُقَهَاءِ أَنَّ مِنْ مَسْرُوطِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُجُورِ تَوَانُ
عَصْفًا سَاهِرًا فَإِنْ كَانَ شَعْفًا بَرِيٍّ مِنْ وَرَائِهِ الْبَسْرَةُ فَلَا يَمْحُورُ الْمَسْحَ عَلَيْهِ
وَهَذَا الْكَلِمَةُ بِرَأْفَةِ الْمُصَنِّفِ مِنْ بَابِ مَوْجَعَةِ الْقَدِّ - (قنای لا یرجح ص ۸۹)

بعض فقہاء کے ذکر یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کی شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے
کہ جراب تخت اور موٹی ہو اور پاؤں کے گلے میں کو پیچاؤ نہ ہو اس سے ظہر اور بری
طرف نہ گد جاوے اور اس سے پاؤں نہ اٹھیں اور میرہ نہ راحت معلوم ہو چاہے تو اس پر مسح
چاہا تو نہیں اور یہی قنای کے شیخ ابنی دار کی رائے ہے۔

(12) فتویٰ الشیخ عبد اللہ بن احمد

مِنْ مَسْرُوطِ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ تَوَانُ عَصْفًا سَاهِرًا
الْمَسْحَ عَلَى الْخُجُورِ بِإِجْمَاعٍ لَا يَنْتَ مِنْ أَنْ يَكُونَ مَسْرُوطًا عَصْفِيًّا -
(قنای لا یرجح ص ۸۹)

س وہ کوئی شرطیں ہیں جس کی جڑایوں پرک کے وقت مسوں کیے رعایت نہ ضروری ہے۔
ج۔ یہ سے کہ وہ چتر میں پاؤں کے کھل کر میں تو چھپائیں یہ وہ سخت اور ٹھوس ہوں۔

(13) تونی الشیخ عبدالمعز بن ابی بکر

س 5 قُرَأَتْ عَنْ مَشْرُوعٍ الْمَسِيحِ عَلَى الْحَقِيقِ، قَمَا هُوَ وَخُفَّ الْحَقِيقِ
وَهَلْ يَنْطَلِقُ ذَلِكُ عَلَى الْجَوْرِبِ تَحْتِی وَتَوَ كَانَ رَاقِبًا؟

ج۔ الْحَقِيقُ مَا يَتَّحِدُ مِنَ الْحَقِيقَةِ لِلْبَرِّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الْبَرُّ حَقِيقًا، هَذَا حَقٌّ يَسْتَوِي
الْعَدَمُ وَالْكُفُّيبُ هَذَا بَيِّنٌ لَهُ حَقٌّ، وَالْجَوْرِبُ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحَقِيقِ إِذَا
تَكَانَ الْجَوْرِبُ مِنْ صَوْفٍ تَوَ غَيْرِ هَذَا سَائِرُ الْمَقْدَمِ لِيَأْتِيَ بِمَسِيحٍ عَلَيْهِ
كَانَ الْحَقِيقُ يَسْتَوِي أَنْ يَكُونَ سَائِرًا أَمْ لَا تَكَانَ شَقًّا لَا يَسْتَوِي فَلَا يَمَسُّعُ
عَلَيْهِ لَا يَأْتِي الْجَوْرِبُ سَائِرًا كَالْحَقِيقِ لِلْبَرِّ جَلَّ يَنْفَعُهُمُ وَالْكُفُّيبُ

(مناوی الشیخ ابن باز فی المسیح علی الحقیقین ج ۵)

س میں سے دوروں پرک کی شرطیں صرف ہر سے میں پڑھ سے دوروں کی وصف کیا ہے
اور کیا وہ وصف ہر ایک جڑا میں پر مطلق ہوتی ہے؟

ج۔ حلف وہ سے جو پڑے سے پاؤں کیے ۵۰ جاے اور وہ دوروں پاؤں پہنچا لے یعنی
قدم اور دوروں تھے پہنچا لے اب وہ دور کہا جاتا ہے اور ان کی جڑا اب کا قسم دوروں جیسا ہے
بشرطیکہ وہ دوروں کی شکل قدم اور ٹھوس و چھپا لے اور اگر تیار یہ ہو کہ اس سے نظر گذر
جائے تو ان پرک نہ کیا جائے۔

(14) تونی اشج میرا موزیر اتنی وار

میں مّا الخُکُم فی المنح علی الخُزب "المُشراب" "المُطافیہ"
ج من خُزب المنح علی الخُزب ان یُکون صعیقاً سیراً، فہاں کُمان
شُفاف کُم یخبر المنح علیہ لآں القندہ زانحالاً قاذُکَر فی حکم
الکُتُوفیہ۔ (فتاویٰ المنح میں بار فی المنح علی الخُصیر ن اس ۹)
م۔ ہر ایک جہاں پر کھ کا حکم کیا ہے؟

ج۔ جہاں پر کھ کی شرط میں سے یہ ہے کہ وہ سخت اور خوں ہو اور پاؤں کو چپا لے ہی
اگر شُفاف ہو یعنی اس سے پانی اور غلہ نہ رہا ہے تو اس پر کھ پڑ سکتی کیونکہ رفتی جہاں
دالی حالت کھلے پاؤں کے حکم میں ہے۔

(15) تونی اشج میرا موزیر اتنی وار

میں 12 اختلف النعماء فی حکم المنح علی خُزب الزلیفہ فَمّا
هُوَ الصّحیح وما الذّلیل علی عدم جواز المنح
ج الخُزب انّ المنح یُکون علی السّیر، کسّیر الدی تَمَرُ القدیمی
لآں اللہ اُتاج لنا المنح علی الخُصیر رَحِمَہُ اللہ، فہاں کُمان الخُصیر غیر
سایر ہی لَم یُخصّص الخُصیر لآلہ اللہ۔ کاهرۃ الطاهر حُکْمُہ الفسّیل،
وَأَمِیْنُ صلی اللہ علیہ وسلم -منح هُوَ وَالصّحابة علی خُصیر سائرین
قَالُوا حَبّ النَّاسِ یَہْمُ لَہُمْ مَسْحُوْا عَلٰی اَعْطَافٍ وَعَلٰی حَوَارِثٍ سَائِرٍ
فَلَا یَجُوزُ اَنْ یُمنَحَ عَلٰی حَوَارِثٍ اَوْ اَعْطَافٍ غَیْرِ سَائِرٍ۔
(تونی اشج میرا موزیر اتنی وار فی منح علی الخُصیر ن اس ۹)

الشئ ولم ينكر. والعادة أنه لا يخرق الماء بقوة نسجه وتنبه ثبوت الشعر التي تنصب للشئ ولا يخرقها المطر، فحدثت الجوارب في ذلك الوقت، حتى أنها يعنطها يمكن مواصلة الشئ فيها بدون تعقير أو كساد، ولا يخرقها الماء، ولا يتأثر من مسمى بها بالبحرارة ولا بالسوء ولا بالمطر.

واعلم أن من شرط أن تخرق في موضعها بعد أي جلد ناعم أو يخرق في أسفلها فاعلم ذلك بعض النعماء الذين أجاروا المنسج على الجوارب، قال المؤلف في "المعنى" "وقال أبو حنيفة ومالك والأوزاعي والشافعي لا يخرق المنسج عليهما إلا أن يثقل، لانهما لا يمكن ممانعة المني فيهما، فلم يخرق المنسج عليهما كالمزلفين". وقال المرداوي في "الترجيع" "ويقال الغيب الجوارب" يزيد جلد كاهل خير وتتر منقوش الفرس ويمكن المني فيه عادة بلا عالج. وقد بين من هذه الأقوال وتحويلها أن الجوارب لا بد أن يكون صفيحا يمكن المني فيه وأخذاً. وقد غفله الإمام أحمد في إباحة المنسج على الجوارب وتحويلها على ما روي عن الصحابة هذه دكر أبو داود بسعة من الصحابة مسحوا عليها وزاد طرر عسي وبقا، أي ثلاثة عشر صحابياً ولكن قد دكر ما أن الجوارب في عهدهم كانت عبيطة لينة، ولهذا كان الحر في في "المختصر" "وحدثت الجوارب الضيقة الذي لا يسقط إذا مسمى فيه قال في "المعنى" "أما يخرق المنسج على

الجنوب بالشرطي الثاني ذكرناهما في التحق حذفاً أن يكون ضعيفاً لا يتقدم منه شيء من القدر الثاني أن يمكن متابعة الشيء فيه قال أحمد في المنح عني الجوزيين بغير تعليل إذا كان يمسى عندهما ويتجان في رجليه، فلا بأس، وفي موضعين لم يمتنع عندهما، فكان في القصب، وفي موضعين قال: إن كان يمسى فيه، فلا بأس، فلا بأس بالمنح عنه لأنه إذا انتهى ظهر موضع الموضوع ولا يفتكر أن يكوناً مجتهدين

ثم ذكر أن المنح عندهما عمدة في فعل الضاحية ولم يظهر لهم مخالفت في غيرهم فكان إجماعاً، ولأنه سائر لمحتل القرص

وعنه أن الخلاف في المنح عني الجوزيين قوي حيث منع أكثرهم واسترطاف بعضهم أن يكون مجتهداً أي في تنقيده جلتة من آدم فربما يكون له لا تقارفة، وكذا استرطاف القارون أن يكون ضعيفاً يمكن الشيء فيه بلا تعليل أو جرمي، وأن يكون ضعيفاً لا يحرقه الماء لأن هذا كذا مما يؤيد على من يمسى إلا حياءً وعمدة فثبت أن فقد ظهرت جوارب مسوخة من غول أو قطي أو كذاب وكثر استعمالها وألبيها الكثيرون بلا سرؤيد، وعم أنها يحرقها الماء، وهي تمثل عظم الرجل والأصابع، واليت منقعة ولا يمكن الشيء فيها بل لا يؤمن بها الشيء الطويل إلا بعمل منعملة أو سكاوة أو جرمي فلوها، وهكذا ساهوا في ليس جوارب شفاقة قد يعف البشر، ويمكن تمسك الأصابع ولا ظاهري من زرعها، ولا شك أن هذا اليمين تفرقة في الظهارة، يظنها عند كثير من

الْمُعْتَمَدَاتِ خَشْيَ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ الْمَنْعِ عَنِ الْجَوَارِبِ، خَشْيَ اسْتَرْطُو حِفَافَتَهَا
وَعِظَتَهَا، وَاسْتَرْطُو أَنْ يَكُونُوا مُعَلِّقَةً أَوْ يُمْكِنُ الْمَشْيُ فِيهَا

(فتاویٰ الشیخ ابن جریر ج ۱ ص ۱۳۲)

س۔ شیخ عبدالمعین جریر سے سوال کیا گیا کہ دور سے اور جو رب کے درمیان کی فرق ہے؟
ج۔ شیخ نے اس کے جواب میں فرمایا: ان کے درمیان حقیقت اور طاوٹ کے کلا سے تو
فرق کا ہر ہے وہ ہے کہ مورد چڑے سے بنا یا جا۲ ہے، وہ ٹخوں اور قدم کو چھپا لیتا ہے
(یعنی اس میں انگلیوں اور قدم کی مدنی اور ٹخوں کی سائمت پیدا ہو جاتی ہے اور جو
جی یں چڑے جیسے تار سے بنائی جاتی ہیں جیسے ریڑ دھیر ان کے ساتھ قدم کے کل فرس کو
چھپانے اور گرنا کش حاصل کرنے والا متعلق بھی حاصل ہو پاتا ہے ان کو بھی دور سے کے
ساتھ لاحق کیا جانے کا خواہش کا نام پتہ اور ہو جیسے کنار (بوت) بطل (فرنی بوت
(مہر) (نوگر) دق جر دق و غیرہ جب کہ وہ قدم اور پندی پر بلی پکڑے اور ہاندے
کے کھڑی رہیں اور بلی جوتی کے پٹیس تو وہ پاؤں سے نہ گرے۔

جو رب (۱) دنی اوں سے ہائے جاتے ہیں، (۲) پارے قدم کو چٹائی تک چھپا دیتے ہیں،
(۳) وہ سمٹ اور سوے سے کی جہ سے بلی پکڑے اور ہاندے کے اور خود سہ سے
کھڑے رہتے ہیں نہ دو بلی سے ہوتے ہیں نہ فوٹے ہیں ہن جب وہ چپے ہاتے ہیں تو
پندی پر سہ سے کھڑے رہتے ہیں تو جے سڑتے ہیں (۴) دنی کے خوس اور مضبوط
ہونے کی وجہ سے ان سے پانی نہیں گھر سکتا وہ لوں کے ان خوس کے مشابہ ہوتے ہیں جو
رہائش کیلئے صب کیے جاتے ہیں اور بادشہ سے سیں گھر رختی (۵) بلیے جوتی اور بلیے
بوت کے ان میں بھانہ چل پکتے ہیں اور جو رب دیکھ رہے ہیں والا پتھر کاٹے اور کرنی،

فرمایا کہ جب (تغیر ہونی کے) اس میں چلنے اور دوپٹوں میں عیب دیکھ کر سے نکلتے تو اس پر مسک کر سے میں کوئی حرج نہیں ایک اور موقع پر امام احمد مجتبیٰ نے فرمایا ہزاروں پر تب مسک کیا جائے گا جب وہ چلنے میں ایری میں عیب نہ ہیں ایک مرتبہ فرمایا کہ جب چلنے میں عیب نہ ملے تو اس پر مسک کر سے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ جب دوسرے کی تو دوسری جگہ ہر ہو جائے گی اور اس کے جگہ ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا پھر امام احمد مجتبیٰ نے فرمایا کہ ہزاروں پر مسک کی بجا دیکھ کر چلنے کا عمل ہے اور اس کے رہا مسک کی ہے اس کی کمال ہے جس کی ہذا اس کے جوار پر جمنا ہو گیا اور اس سے بھی ہر ہے نہ چلنے میں عیب نہ ملے جب ہزاروں کے مسک میں شدید اختلاف ہے (۱) اکثر اہل علم نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے (۲) بعض (۳) شافعی مجتبیٰ نے یہ شرط بیان کی کہ اس کے چلنے میں عیب نہ ہو اور اس سے جدا نہ ہو سکے (۴) دینی حضرات (امام ابو حنیفہ مجتبیٰ، امام احمد مجتبیٰ) نے یہ شرط لگائی ہے۔ معنی ہر معنی تہی حرج اور دوسرے مضبوط ہو کہ بغیر ہونی و میرد کے اس میں چلنے میں عیب نہ ہو کہ اس سے نہ گذر سکے جواب پر مسک کر سے میں یہ ساری تفصیلات و تحقیق اس آدمی پر امتیاز اور مصلحت کے ترک کو لازم کرتی ہے جو چاہے پنتا ہے اور چاہے جہاں میں اور جس آجکی میں جو اس آدمی کوئی دیکھی سے ہی ہوں ہیں اور بہت سارے لوگ مدد دہا لا شرط کی رعایت کیے بغیر پنتے میں چلے ان سے گذر جاتا ہے اور دوپٹوں کے نمبر کی اور انگلیوں کی تصویر پیش کرتی ہیں کہ عمل بھی نہیں اور بغیر ہونی کے اس میں لگا جا رہا چلنے میں عیب نہ ملے جب تک اس پر ہونی ہوتے اور جو گذر ہو اس میں لگا جا رہا طویل مسافت نہ کرنا نہیں نہیں کھنٹ لوگ آسانی اور سہولت پسندی کی وجہ سے مہارت کے معاملہ میں تہی کوتاہی کرتے ہیں کہ وہ ایسی ہزاروں پر مسک کرتے ہیں جس کے ہر ایک وظیفہ ہونے کی وجہ سے چلنے سے تک چلنے جانتے ہوں میں انگلیوں اور ناسن جدا

جد نظر آتے ہیں ان کا یہ کہ والا ٹھیک اس عمر کے نزدیک دوسرے کو قتل کرتا ہے یہ کہ جسی علیہ
 نے جراثیم پر مسک کر رہا ہے تو انہوں نے اس کے تحت ہونے اور مضبوط ہونے کی شرط
 لگائی ہے حتیٰ کہ اس میں بھی جراثیم کے طریق مرافقہ نہ لگتا رہ چکے تھے ہو اور اس میں سے
 کٹر ہے یہ شرط لگائی ہے دوسرے میں نہیں ہوں۔

(17) لونی الشیخ عبداللہ بن محمد بن الشیخ عبداللہ رافق الحنفی والشیخ ابن ہار

من لی المسیح غفرلہ المذنب کما انما یؤخذ منہ فی شذوذاً منہم مضمون
 المذنب کما لا یؤخذ منہ لثبہ وخذہ والصلاة والسلام علی رسولہ وآلہ
 وصحبہ وبغیہ بعبء ان یکن المذنب صعباً لا یشف عفاً تعلقہ
 (لونی الشیخ عبداللہ بن محمد بن الشیخ ابن ہار ص ۳۷)

اس میں لکھا ہے دوسرے میں جراثیم پر مسک کر رہا ہے اس کے متعلق یہ کہ اس میں جراثیم کے غلبہ اور
 ہونے کی حد میں سے یہ نہیں ہے۔ محمد و ملاہ کے بعد جراثیم کا اتنا سخت اور دانا
 ہونا واجب ہے کہ اس کے لیے پانی نہ پینے۔

(18) لونی ملتی محمد بن علی ملتی اللہ بن محمد بن

المفرد شرعاً فی لفظہ المصنف انہ لا یجوز المنح علی المذنب
 بعد انہی حبیہ ان یکنوا محکمین او مقلین وکان علیہما (محمہ
 و یوسف) یجوز المنح علیہما اذا کما لیس لیس لا یفاد انہ یمكن
 المنی فیہما اذا کما لیس وکان یکن یکن علی الشی من غیر ان
 یکن یکن وکانہ المنح وکانہ منہ حبیہ ان رجوع منہ لیس علیہما
 وغنیہ الفوی ہذا ہو حکم الشرع انہ یجوز المنح علی المذنب شرعاً

وَيَقُومُ مَقَامَ الْفَتَىٰ بِالْأَمَاءِ لَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْبَلَدِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْوَلَدِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْبَلَدِ وَلَا يَخْشَىٰ شَيْئًا مِّنْ أَهْلِ الْوَلَدِ (فتاویٰ نازہ علیہ ص ۳۷)

ایک صاحب جو پاؤں کی ٹھیکوں میں تکلیف کی وجہ سے جراثیموں پر مس کرے
تھان کے سوال کے جواب میں مفتی محمد سرور کی صاحب نے فرمایا: ”نکاح حنفیہ میں شرعی حکم
کا کیا ان لوگوں سے ملامت اور صیغہ و مراد کے نزدیک جراثیموں پر مس کرنا جائز ہے جب وہ جلد پر
متعل ہوں اور صاحب (امام ابو یوسفؒ) اور امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص
ہوں اور پاؤں کو جب نہ کر لیں تو اس پر بھی مس کرنا سے اس لیے کہ جب وہ ٹھیک ہوں یعنی
ہاتھ سے بچے پنڈوں پر نہ کریں (یعنی جوتی کے) چٹا ٹھیک ہے۔ ان مساحت کی
وجہ سے یہ مورد کے مشابہ ہو جاتی ہیں اس لیے ان پر مس کرنا ہر گز ٹھیک نہ ہو سیدہ فرمائی
اس قول سے امام ابو یوسفؒ فرمائیے اور امام محمدؒ فرمائیے کہ قول کی طرف رجوع کرنا تھا اور
فتویٰ ای پر ہے۔ جراثیموں پر مس کرنا کا شرعی حکم یہ ہے کہ ہر شخص کیلئے خواہ وہ مسرت ہو یا
بہار ہو جراثیموں پر مس کرنا جائز ہے اور یہ پاؤں دھو کے کے قحط مقام سے بڑھیکہ وہ جراثیم
ٹھیک ہوں اور پاؤں کو جذب نہ کرتی ہوں۔“

(19) فتویٰ محمد بن زبیر رحمہ اللہ فی المسائل الاسلامیہ ص ۱۵۵

المسائل الاسلامیہ ص ۱۵۵

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ ويطهر لہ ومرضہ

مُسْتَفْعِي مِنْ مَسَاخِمْ هَلْ تَجُوزُ الصَّلَاةُ بِالنَّجَسِ عَلَى الشَّرَابِ كَالْفُطْرِ
وَالْمُزِيبِ الصَّاعِقِ لَمْ يَجُودَ لَأَنْ بَالَا سَوِيٍّ

ج الحمد لله اذ انكائن ضعيفا لا يعجزك خبره يثبت بنفسه سائر
لمنعوا من جاز المسح عليه

(نبیوں اور سادگان محمد بن براہیم آل الشیخ ج ۲ ص ۲۹۴)

اے ہم آپ جناب سے قوی طلب کرتے ہیں کہ کیا روٹی اور اونٹنی ہی ہولی
ہر اب جو اس وقت ہمارے ہیں موجود ہیں مسیح کرنے کے ساتھ نماز پڑھ رہے؟

ج الحمد لله جب ہر اب زمین ہو جو پاؤں کی سادست کو ظاہر نہ کر سکا اور بھی
ہم اس کے ہڈی پر کھڑے رہ سکا اور پاؤں کی قریب مقدار اودھاب لے لے اس پر مسیح چاہ رہے
(20) نبی الشیخ صلی علیہ وسلم

س رجسٹرون اما ذینہ الشقر، واعلم ان المسح علی الجورب من
الرحمن النما حد ینتسبیم لما سرتوہ المسح علی الجورب*

ج لان النماء وبتسرتوہ بھی صلیہ المسح علی الجورب ان یكون
نعمنا فلا یصح المسح علی الرئیہ الیدی لا یثبت علی الارض بنفسه من
طهر ربنا ولا علی الرئیہ الیدی لا یصح وضوء النماء علی ما نحتہ ولا
علی الشعار الیدی یصف ما نحتہ رلیفا نکان او نحتہ ولکم یخلف احد من
لا یسرة لا رتقة فی ذلك، بل زاد المالکیہ فی الجورب ان یجوز عا مرفہ وهو
ما یسری السماء وما یطہر وهو یسری الارض وعلی هذا فلا یجوز المسح
علی الجورب المقروہ الذی ما دامت لا یصح وضوء المدا، لان الفقد
لا یسری من المسح هو عدم وضوء السماء الی الجسم، لان کما
بالتحر صلاب المدکورہ فلا یأس بالمسح علیہا، ولا یسری ان یؤخذ

حَوَالِ الْمَسْحِ عَلَى أَطْلَاقِهِ، وَلَا أَنْ لَكُنَّ قَسْبَةً لِمَضْرُودِ التَّبَةِ تَحَابُّهُ فِي
الْإِلْحَاقِ بِالنَّسَبِ بِهِ فِي الْحُكْمِ. (فتاویٰ معیہ معترض، ص ۱۲)

س ایک آدمی سے کہا کہ میں ہمیشہ سر میں رہتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جراثیم پر مسک
رنا مسلمان بیٹے کا ہے لیکن یہ فرماتیں کہ جراثیم پر مسک کرنے کی ضرورت نہیں کی ہیں؟
ج ۱۔ یہ کہا ہے کہ جراثیم پر مسک کی نعمت ایسے شایع ہے کہ وہ نہیں ہو سکتی بلکہ ہر ایک
جراثیم جو پہنچے وہ مسک کے پنڈلی پر کھڑی ہو اس پر مسک کرنا صحیح نہیں اور اس باریکہ جراثیم
پر بھی مسک کرنا صحیح نہیں جو قدم تک پانی کے پچھلے کو نہ دھو سکے اور اس باریکہ جراثیم پر مسک
جو پاؤں کی انگلیوں اور ناخنوں کی کیفیت نہ ہو کرے خواہ وہ جراثیم رقیق ہو یا ٹھیک اور اس
میں نہ رہو جس سے کسی سے مخالفت نہیں کی جاسکتی ہے اس لیے ایک شرط کا اضافہ کیا ہے
کہ اس جراثیم کے پادار چھپا ہوا ہو (یعنی مجھ سے) اس میں اس تفصیل کے مطابق ان
جراثیم پر جو اب معروف ہیں جب تک وہ پانی سے نہ دھو سکے نہ پچھلے کو نہ دھو سکیں ان پر مسک جائز
نہیں کیونکہ مسک کا مبادی مقصد یہ ہے کہ جسم تک پانی نہ پہنچے جس سے جراثیموں میں مدد و
صفات و اثرات پائی جائیں تو ان پر مسک کرے جس کوئی حزن نہیں لیکن ہر قسم کی جراثیم پر مسک
کے جو رشتہ کار کوئی محاش نہیں اور یہی محاش ہر کسی میں بہت مسک کے جراثیم کھینچے گئے ہیں۔

(21) فتاویٰ الشیخ محمد حسن الدرداء شکیفی

الْكُتُوبُ مَا حُكِمَ الْمَسْحُ عَلَى الْعَوَارِبِ

الْبَاهِيَةُ أَنَّهُ كُنْتُ عَمِّي الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ
مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ وَسُجَيْدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفَوْقَ قَتَوَاتِهِ وَالْخُفَّيْنِ مَا كُنَّا مِنْ

جسد و یقاس علیہ ما کان لخبثۃ یبہت کما کان من البلائیۃ قریباً سلیماً
مثلی البعاب المجرطہ بالرحل من الموائد الضبۃ، مثلی طعان الیسی تتخذ من
البلائیۃ ومن الجلب السناعی وتحوثل لہدہ کثیفا یمنع علیہا انما
المجوارب الرقیقہ فان البدن یدو لی انہا لا یحل فمسح علیہا وقد ورد عن
بعض الصحابہ المسح علی الجورہ کما فی حدیث انس بن مالک حین
جاء من الجری فمسح علی جورہ لہ فامسح علیہ ابو کلثمہ فقال
"اعرفیہ" فقال انس "وہل صمد الا عقیاب من صوب"، وھذا استدلال بہ
جہود اهل العلم کما کان اکثر مدعی وجوب بنی فیکل اکثر اهل العلم اذا کان
الجورہ قریباً، والمقصود بان الجورہ لیس یمنع عن المسح لیس لیس
یستطیع الشخص ان یمشی بہ لما کان کثیف بہجور المسح علیہ، وهو
لہو مؤخرۃ الثوب او نادر حدہ، ومن النادر حقاً ان یوجد جورہ فیمسح بہ
بعضی علی النعل

سوال: جہاں پر سچ کا کیا حکم ہے؟

جواب: موزوں پر سچ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے جس کو ۵۷ سہ راہ
سے راہت کہ ہے اور چھوڑا ہے اور ۷۷ سہ راہت کہ ہے اور ۷۷ سہ راہت کہ ہے اور ۷۷
دیر کو قیاس کیا جائے گا جو اس کی طرف سے اور دینی ہو جیسے وہی چیز کی ملک سے ہی ہوگی
جو جو مضبوط ہو اور پاؤں کو پھسلنے والا نہ ہو جیسا کہ جو مسک سے سے ہی ہوتی ہیں اور
پارے پاؤں کوڑھا ہے پس یہ وہ جوتیاں ہوں گی جن کی اور مستحق ہو ۷۷ سہ راہت کہ ہے اور ۷۷

ہیں اس تمام پر مسک چار سے تین دینیک جرایوں پر میرے ایک مسک مرنے چار نہیں تھیں
بعض میں کہ تمام سنیوں سے جرایوں پر مسک کر مرنے چار ہیں حضرت اس میں مالک نے
کی حدیث میں ہے کہ جب وہ عراق سے آئے اور اپنی جرایوں پر مسک کیا تو حضرت
ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ یہ عراق کا منہ ہے تو حضرت
اس نے رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بھی تو ان کے ایک قسم کے سونے ہیں اس سے مسک کر مرنے
استدلال کیا ہے جیسا کہ امام ترمذی نے بیان فرماتے ہیں اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے جب
جرایوں میں ہو (قرآن پر مسک چار سے) اور شب سے مراد وہ جرایوں سے جو جوتی کا کام لے
یہی اس کے ساتھ (بھی جوتی کے) آؤں میں لکے ہیں جو جرایوں اس میں ہو اس پر مسک چار
چند ایسی جرایوں جو دور دور میں ہو جو ان میں سے یہ لکھائی جاز ہے اس میں جس جرایوں جو جوتی
کا کام لے اس کا ملنا انتہائی مشکل ہے

(22) فتاویٰ الشیخ الاسلام ابن حجر

من ما حکمہ المنہج علی الجواب

ج ذهب نفل فینم رحمہم اللہ فی المنہج علی الجواب ثلاث منہج ہی

1 المنہج علی الجواب الضعیف الیمنی نعطی لاکر جن الی الکفنی الثابت
بحدہ القنی

2 المنہج علی الجواب لا یجوز الا اذا شاکا منہجی وھذا منہج
السلفی وقول لثالث رحمہم اللہ

3 لا یمنح علی الجواب ولوا شاکا منہجی وھذا منہج مبتدع ومن وافقہ

وَالَّذِي يَشْرَعُ لَذَىٰ أَنْ الْمَسْخُ عَلَى الْخَوَازِجِ جَهَنَّمَ زَوْجَةً كَمَا أَنَّ
أَصْحَابَ الْمَنْدَبِ الْأَوَّلِ لَمْ يَنَافُوا أَنْ يُفَسِّحَ عَنْقَهُ بِالْقَرْعِ الْمَتَابِقِ
1 أَنْ يَكُونَا ضَعِيفَيْنِ 2 أَنْ يَتَصَاحَفَا الْمَسِي وَلَا يَتَنَبَّاهَا بِعَوْنِ يَنْكُفُ
الْكُفَّانِ

سجہرا میں پر مس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جہنم میں پر مس کے متعلق علماء کے تین مذہب ہیں (۱) ان جہنم میں پر مس جائز ہے جو شخص
ہوں اور کھوس سمیت پانچ کوڑا چلیں اور ان میں (بھی جوتی کے) چلیں تو پاؤں پر
لکڑی رہیں۔ (۲) جہنم میں پر مس جب جائز ہے جب وہ مطلق ہوں یہ امام شافعی جیسے
کا مذہب ہے اور امام مالک جیسے کا ایک قول ہے۔ (۳) جہنم میں پر مس چار ہیں اگرچہ
وہ مجلد ہوں یا نام مالک جیسے اور ان کے قبضے کا مذہب ہے۔ میرے نزدیک رائے یہ ہے
کہ جو شخص جہنم میں پر مس کرنا چاہے اس سے پہلے جہنم میں پر مس کرنا دو شرطوں کے ساتھ چاہے
ہو کہ پہلے مذہب والوں سے کہے۔ (۱) اور جہنم میں ہوں (۲) پتے کے وقت وہ
پاؤں پر (بھی دھرتے کے) لکڑی میں اور اتنی نہ سرے کہ نکلے حکم ہو جائیں۔

﴿جراہوں پر مسیح امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کی روشنی میں﴾

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ جس دور سے اور جس جہاں پر آدمی
 پہنچ جاتی ہے جہاں مسیح ہوا اس پر مسیح جا رہا ہے اور جس میں یہ جہاں مسیح ہوا اس پر مسیح جا رہا نہیں
 چلا یہ مجموعہ الفتاویٰ لابن تیمیہ ج ۲ ص ۱۷۱ میں ہے كُلُّ عَقْدٍ يَنْشِئُ النَّاسُ
 وَيَنْقُضُونَ فِيهِ لَكُلِّهِمْ اَنْ يَنْقُضُوْا عَقْدَهُ يَحِلُّ بَرَدٌ وَدَوْرٌ جَسَدٌ يَبْتَغِيْ دَلَالَةً اَوْ اَدْبَارًا
 مِّنْ مَّجْلِبَةٍ هُوَ اِنْ يَبْتَغِيْ اِسْمَ مَسِيْحٍ رَّحْمَةً اَوْ كَرَامَةً يَزِيدُ فِيْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ
 اَوْ كَرَامَةٍ اَوْ اَسْمَاءِ عَلٰى اَبْطَالٍ اَوْ قُلُوبٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ
 غَيْرِ الْمَسِيْحِ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءِ مَسِيْحٍ
 مَكْنًى اَوْ تَوْحِيدًا مَّسِيْحًا رَّحْمَةً

جب امام ابن تیمیہ کے نزدیک جہاں پر مسیح کے جواز کیلئے شرط ہے کہ ان میں
 پہنچ جاتی ہے جہاں مسیح ہوا اور جہاں میں یقیناً نہیں ہوں تو یہ اس شرط کے بعد امام ابن تیمیہ
 کا یہ ہب ہب ہب ہب کے موافق ہو جاتا ہے کہ جس جہاں پر مسیح جا رہا ہے اور جہاں میں
 ہر ایک جہاں کہ جس میں پہنچ جاتی ہے جہاں مسیح ہوا وہاں پر مسیح جا رہا نہیں
 چلا یہ میرے مقلد امام عبد الرحمن مبارک کو فی صاحب لکھتے ہیں۔

مَقْلَبُ الْحَافِظِ اِسْمٌ تَوْحِيدٌ لِّمَا لَيْسَ مُحَالًا لِّمَا عَمَرَتْ مِنْ اَنْ
 الْحَوْرُ اِسْمٌ اَوْ كَرَامَةٌ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ
 غَيْرِ الْمَسِيْحِ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ اَوْ اَسْمَاءٌ مَسِيْحٍ

الْفُجُورَ تَجِبُ مَقُولُهُ إِذَا تَنَاسَلَتْ فِيهِمَا وَتَكَاهَرَتْ لَتَنَاسِلَ النَّفْسُ فِيهِمَا لَا تَنَاسَلُ
فِيهِمَا إِلَّا بِإِذْنِ تَنَاسُلِهَا (تَحْقِيقُ الْإِسْلَامِ ص ۱۸۸)

حافظ ابن تیمیہ کا یہ لکھنا کہ اس سے صبح کے عشاء تک جس کو ہم نے فقیر کیا ہے
یعنی چراغیں جب نہیں اور مضبوط ہوں جن میں لگا تار چلے گئے ہو تو ان پر مسج جاوے کیونکہ
اسی چراغیں دوروں سے غم میں ہوتی ہیں اور وہ اس تیمیہ نے چراغوں پر مسج کے چراغ کو
اس قید کے ساتھ مقید کیا ہے اذ انکاد یضیی فیہما جب ان میں چلے گئے ہوں۔
اور ظاہر ہے کہ چراغوں میں لگا تار چلے گئے ہوں تو مسج سے جب دو نہیں ہوں ہیں امام
ابن تیمیہ کے عرب و عجم کے قواعد پر مستعملین جو ظاہر اس تیمیہ کے نام پر عربوں سے
کر دیا اس روپے کو نے اس مسئلہ میں امام ابن تیمیہ کے مسلک کو بھی چھوڑ دئے۔
اور ابن تیمیہ کی مدح و تحسین کر گئی ہوگی۔
ہم کو ان سے بے وقار کی امید
جو نہیں جانتے وہ کس سے



﴿جراہوں پرست قوی غیر مقلدین کی روشنی میں﴾

(۱) قوی غیر مقلد علم شمس الحق عظیم آبادی

إِنَّ الْمُنْخَ بَنِيَتْ عَلَى الْخَوَرِ تَبِ الْمَوْلَعِ لَا غَيْرَ هَذَا

(عمر المعبود ص ۶۲ ج ۱)

بلکہ مسیح جہاد پر متعین ہے ان کے علاوہ پر جانزنگل۔

(۲) قوی غیر مقلد عالم عبدالرحمن مبارکپوری

وَالْمُزَاجِعُ عِنْدِي أَنَّ الْخَوَرِ تَبِ إِذَا كُنَّا تَبِغِيَتْ قَهْمٌ فِي مَعْنَى
الْحَقِّ بِخَوَرِ الْمُنْخَ عَلَيْهِمَا وَأَنَا إِذَا كُنَّا تَبِغِيَتْ بِحَيْثُ لَا يَسْتَعِينُ
عَلَى الْقَدَمِ بِلَا شَيْءٍ وَلَا يَسْتَعِينُ الْمَسِيْ فِيْهِمَا قَهْمٌ لَا يَسْتَعِينُ مَعْنَى الْحَقِّ وَفِي
خَوَرِ الْمُنْخَ عَلَيْهِمَا عِنْدِي تَأْمُنُ - (فتاویٰ ج ۱ ص ۲۸۶ ج ۱)

میرا رائے یہ ہے کہ جب جراہیں ٹھیک ہوں تو وہ سوزوں کے علم میں ہیں
ان پر مسیح تراجا رہے ہیں وہ ایک جراہ ہیں یہی ایسا جراہ ہے جو اپنے اپنے قدموں پر
کھڑی رہ سکیں اور (یعنی جو توں نے) ان میں چل سکیں نہ اور وہ سوزوں کے علم میں نہیں اور ان
پر مسیح کے جراہ کے بارے میں مجھے پتا ہے۔

(۳) قوی غیر مقلد عالم عبدالرحمن مبارکپوری

الْمُنْخَ عِنْدِي الْخَوَرِ الْمَدْخُورِ لَيْسَ بِحَافِظٍ لِأَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى

حَوَارِهِ ذَلِيلٌ وَكُلُّ قَلْبٍ لَّهٗ بِهٖ فَتَحَوَّرُوْنَ فَعَبِدْ خُدَّكَ ظَاهِرَةً نَّكِئَةً مُحَمَّد
عبد الرحمن العباد کفوری عفا اللہ عنہ

(بحوالہ قرآنی کتابیں، ص ۴۴۵)

مذکورہ جرائم پر مسک جاکر کسی کے ساتھ اس کو کوئی کج دلیل نہیں ہے اور مجرمین
نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں غلطیاں ہیں۔

(4) فتویٰ غیر مقلد عالم عبید اللہ مبارکپوری

وَالرَّاحِجُ عَنْهُ أَنَّ الْحَوَارِيَّ إِذَا كَانَ لِعَيْشٍ بِمَكَّةَ يَنْتَقِبُ كَانِ
عَلَى الْفَتَنِ بِلا شَيْءٍ وَيُفَكِّرُ الْمَسِيءُ فِيهَا بِحُزْنٍ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا لِأَنَّهُمَا فِي
مَنْصِبِ الْحَقِّ وَإِنْ لَمْ يَكُونَا كَمَلَّتْ فِيهِ حَوَارِ الْمَسْحِ عَلَيْهِمَا عِنْدِي بِأَنَّ
فَعَلًا يَقُولُهُ ذَع مَأْثُورٌ بَنَتْ أَلَى مَا لَا يُرِيدُ (مرہ ۵۱۹ ج ۲)

میرے راجحہ رائے یہ ہے کہ آپ جرائیں نہیں ہوں یعنی انکی جرائیں ہوں
جو اپنے ہاتھ سے کے پاؤں میں کمری رہیں اور ان میں چلن نہیں ہو تو ان پر مسک کرنا جائز ہے
یہ کہ وہ دوسرے کے گم میں ہیں اور ان میں طہارت نہ ہوں (یعنی ہر ایک جرائیں ہوں) تو ان پر مسک
کے جواب کے بارے میں مجھے تردد ہے یہ کہ یہاں تک کہ ان کے ان فرماں پر عمل نہ کی جاوے کہ
میں پیچ میں شک ہوا ہے چھوڑو اسے اور ان چیز کو اختیار نہ کر جس میں شک نہ ہو۔

(5) ... غیر مقلد عالم ابو سعید ثرب الدین دہلوی کا فتویٰ

یہ مسئلہ (یعنی جرائم پر مسک کرنا) شرعاً ان سے ۳ بات ہوا کہ حدیث مرفوعہ صحیح
ہے، جراحہ ہے، قیاس صحیح ہے۔ چند صحابہ نے فعل اور اس کے دلائل سے اور قسطنطین

میں قرآن سے ثابت ہے بہرہ نصف چاقی (جس پر مس رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے)
کے سوا جو رب پر مس ثابت نہیں ہوا۔ (فتاویٰ محمد مقلد علی ص ۲۲۷ ج ۱)
(6) غیر مقلد علی لم یسیر نہ یہ حسین کا موی

سوال: مَا قَوْلُكُمْ أَقَامَ اَمَّةٌ تَعْلَى كُؤُودَكُمْ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْغُرُوبَةِ
الْمَشْرِقَةِ فِي الْاَنْصَارِ الْمَسْجُودِ مِنْ فَعْلٍ اَوْ الْقُصُوفِ غَيْرِ مَقْنُونٍ وَلَا لَحْنٍ؟
الجواب: الْمَسْجِدُ عَلَى الْغُرُوبَةِ اَمَّةٌ تُحَوَّرُ لَيْسَ بِمَقْنُونٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ
عَلَى غُرُوبِهِ ذَلِيلٌ وَكُنْ مَا تَصَدَّقَتْ بِهِ الْمَجُورُونَ لَعْنَةُ عَدْنَتِهِ طَاهِرَةٌ۔
(فتاویٰ محمد مقلد علی ص ۳۲۶، ۳۲۷ ج ۱)

سوال: کیا لڑکے ہیں جو وہابی نہ شہروں میں معروف اولی یا سوتی جرم میں جو
بے عمل ہوتی ہیں۔ نہیں (بکد و ریکہ ہوتی ہیں) ان پر مس جائز ہے یا نہیں؟
جواب: مذکورہ جرمیوں پر مس جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی کوئی کج دلیل نہیں ہے
اور بخیرین نے جن چیزوں سے استدلال کیا ہے اس میں خدشات ہیں۔
(7) ... غیر مقلد علی لم یسیر نہ یہ حسین کا موی

جوابوں پر مس نہ سجدہ کی گت سے ثابت نہیں ہاں اگر جرم میں اولی اور سوت
کی یہ حالت ہوں نہ فتی میں جہز سے قی برابری کریں جس دو چیز سے کاظم رکھتی ہیں ان پر
مس جائز ہے۔ (اضافہ اصطلاح) (فتاویٰ محمد مقلد علی ص ۹۹ ج ۱)
(8) غیر مقلد علی لم یسیر نہ یہ حسین کا موی

مس جرم کے متعلق فتاویٰ محمد مقلد علی محمد مقلد علی کے حوالہ سے آپ کہتے ہیں اراق میں
پڑھ چکے ہیں کج مسئلہ یہ ہے کہ رقیس جرم پر مس کرے میں احتیاط چاہت ہوں کہ وہاں
حیدر سار کی ہے مہرہ آثران مقلد علی محمد مقلد علی کے بعد حیدر احتیاط کیا ہے
(فتاویٰ محمد مقلد علی ص ۱۰۰ ج ۱)

(9) غیر مقلد علمائو انہرکات احمد کا فتویٰ

سوال کیا جہاں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟

جواب۔ مورد مسح کرنے والی جگہ بہت زیادہ حدیث میں لکھی جہاں پر مسح کر کے مکمل کوئی حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ جہاں پر مسح کر کے وہ وہاں پر مسح کے ساتھ قیاس کیا ہے اور قیاس صحیح ہے اس کی تائید ضعیف حدیث بھی رقی ہے احتیاطاً علماء نے جہاں سے دور سے کی شریعت کی ہے یعنی حدیث میں انہرکات اور تہذیب الاحادیث وغیرہ کے مصلحتیں نے۔ اقرب الی الصواب لکھا ہے کہ کوئی جہاں پر مسح کیا جائے اس میں احتیاط ہے۔ (فتاویٰ بکاحیص ۸/۱۸۱)

(10) فتویٰ غیر مقلد علمائو محسن بن حسن النصارکی (مستند مدرسن مسلمانوں)

وَلَا يَخْفَى أَنَّ الْمَسْحَاحَ عَلَى الْمُخْتَلِفِ مِنَ الْأَحْكَامِ مُسْرَعُهُ لَأَنَّهُ يَذُنُّ عَنْ خُطْبِي الْإِمَامِ خَلْفِي لِقَوْلِهِ غَسَلْتُهَا فَرَضَ بِغَيْرِ تَقَرُّبٍ وَالْأَحَادِيثُ ظَنُّوا بِهِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا قَالَ الْحَافِظُ نَحْنُ نَحْكُمُ فِي فَحْشِ الْبَارِئِ وَتَحْرِجُ الْحَافِظُ نَحْنُ نَحْكُمُ وَلَمْ يَذُنْ عَنْهُ الْمَسْجِدُ فَلَا يَنْبَغُ لِهَذَا أَنْ لَا يَحْبِثُ ظَنُّ الْحَسَنِ لَا يَحْبِثُ الْمُخْتَلِفُ قَدَا، نَحْنُ نَحْبِثُ الْمُخْتَلِفُ لَا يَحْزُرُ الْقَصْلُ بِهِ فِي الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ فَلَا يَكُونُ الْمُخْتَلِفُ قَابِلًا مَعَهُ ظَنُّ مَنْ مِنْهُ الْيَدِي قَوْ عَسَلُ الْإِسْلَامِ النَّاسُ بِالْفَقْرَانِ وَمَا أَحَادِيثُ الْمُخْتَلِفِ ظَنُّوا بِهِيَ لِهَذَا قَالَ الْحَافِظُ تَوَافُؤَ رَحْمَةِ اللَّهِ لَعَالِي وَتَمْتَرُؤَ فِي الشَّيْءِ سَيِّئَةٍ أَيْ مِنْ رَوْنَابِ الْغَابِ لَأَنَّابِ عَنْ الْمُبْتَدِئَةِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الشَّيْءِ بِمَنْعٍ عَنْ الْمُخْتَلِفِ لَا عَنْ الْمَوْجُودِ وَالْمُخْتَلِفِ

(تقریباً ۱۲۰۰ سال قبل مسیح)

۱۰۔ غلطی یہ ہے کہ مولانا پر مسیحی شرعی احکام میں سے ہے کیونکہ فصل رحمتیں جو مسیح قرآن اور حدیث میں اتارے مولود کے ساتھ وہیں ہے مسیح علیٰ زمین مس کا بدل ہے اور بدل کا حکم وہی ہوتا ہے جو مہل کا حکم ہوتا ہے جس بدل نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا مگر حدیث صحیحہ حدیث حسن کے ساتھ، حدیث ضعیف کے ساتھ ہے۔ یہ کہیں ہو سکتا، جب ضعیف حدیث پر احکام مشرعیہ میں عمل کرتے ہیں تو ضعیف حدیث سے ثابت ہوئے (الاسلم) بھی جراثیم مسیح (نرنا) مہل (فصل رحمتیں) جو قرآن اور احادیث صحیحہ میں اتارے مولود کے ساتھ ثابت ہے کے قائم نہ کیے ہو سکتے۔ اس لیے مولانا اور مولانا کے قریبی مقلد بھی معذور

حدیث جو ثقہ راویوں کے ذریعے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ مسک علی النکلیں ہے مسک علی النکلیں میں اور محدثین کی اصطلاح میں مسک حدیث منکر حدیث کے مقابلہ میں ہوتی ہے اور منکر حدیث ضعیف حدیث کی اقسام میں سے ہے اور ضعیف حدیث پر احکام شریعہ میں عمل کرنا جائز نہیں ہوتا اور جہاں پر مسک کرنا احکام شریعہ میں سے ایسا علم ہے اس لئے وہ ضعیف حدیث کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور حقیق آپ جان چکے ہیں کہ صحیح حدیث میں پرانہ ثقہات کا اتفاق ہے جیسے امام احمد بن حنبلہ، عبد الرحمن بن مہدی بن حنبلہ، ابو داؤد بن حنبلہ، امام مسلم بن حنبلہ، علی بن حنبلہ بن حنبلہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسک علی النکلیں کا جواز سورہ سے ساتھ ملحق ہے اس کے علاوہ دوسری چیز پر مسک کرنا جائز نہیں وہ دوسری چیز جیسے بھی ہو اس میں عمل کرنا خلاف تحقیق ہے اور جب ہے اور جو چیز اس متعلق علیہ کے خلاف ہو اس پر عمل کرنا جائز نہیں اگرچہ اس پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے بعض ملحق نے عمل کیا ہو چونکہ متعلق علیہ کے خلاف ہو چہرے وہ منکر یا شاہ سے پس مسلمان مکلف پر اوں اور واجب یہ ہے کہ وہ اس چیز پر عمل کرے جو متعلق علیہ ہے نہ کہ کسی میں احتیاط ہے اور اسی میں ملائی ہے اور حقیق میں یہ ہے کہ مسک کا جو رانہ اور ان کے ساتھ ملحق ہے جو مشروط ہونے کے ہوں اور جو نہیں پر مسک جائز نہیں اگرچہ وہ مجدد ہوں۔

باریک چراہوں پر مسیح کا دیناںوں کا مذہب ہے

(1).....ملفوظ مرزا کا دیانی

مردوں پر مسیح کا ذکر ہوا تو حضرت اقدس آپ پر سلامتی ہوئے فرمایا کہ
سوتی مردوں پر بھی مسیح جا رہے۔ اور آپ سے اپنے اپنے مبارک کو دھلایا جس
میں سوتی مرد سے گئے کہ میں اس پر مسیح کرنا ہوں (ملفوظات جلد چہارم ص ۳۰۱)
(بحوالہ منہ تہقیر تہ (مرزا قادیانی) ص ۳۳)

(2) عمل مرزا کا دیانی

لہذا مسلمان وقت آیا تو حضرت صاحب سے پئی چراہوں پر مسیح یا اس وقت سودی محمد
موسیٰ صاحب اور سودی عبدالحق در صاحب دہوں، آپ یہاں موجود تھے ان کو مسیح کرنے پر شک گذرا
تو حضرت صاحب سے در وقت یہ کہ حضرت یہ یہ چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں چاہتے ہیں۔
(سیرت النبی ص ۱۶۷ ملفوظات مرزا بشیر احمد ص ۲۶)

(3) مذہب خلیفہ اول نورالدین

(سوال) مردوں پر مسیح کرنا جائز ہے یا نہیں اور انھیں سوتی مردوں پر چڑھا
لیکن ہوں یا سوتے ان کے واسطے بھی حلال کی ضرورت ہے۔
جواب رحمہ اللہ (میدان الدین) تحفہ المصیوقین میں شعبہ ان
وَمَوْلَى اللَّهِ مَسِيحٌ نَزَحًا وَمَسِيحٌ عَلَى خُورَانٍ وَالْمَسِيحُ ضَلُوعُ الْقَوْمِ
(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷)

(4) فقہ احمدیہ (مرتبہ) تدوین فقہی مجلس عالیہ احمدیہ

اگر وضو کر کے جرائیں گئی مٹی ہو تو اس سے بعد وضو کر کے دقت جریں
 اتنا اور پاؤں وضو ضروری نہیں بلکہ بصورت اقامت ایک دن رات اور بصورت سرتیں
 دن رات ان پر مسح ہو سکتا ہے۔۔۔ جب تک جرائیں استعمال کے قابل ہوں ان پر مسح کیا
 جا سکتا ہے جس اگر جراب تھوری بہت چھٹی ہوئی ہو شواہکاف میں سے تہہ ایزی طر آتی ہو
 اور راتین نکل کے برابر شواہکاف ہو لیکن استعمال کے قابل ہو تو بھی مٹی میں نہیں
 جراب پر مسح جائز ہے (فقہ احمدیہ مردات ص ۵۳)

مروجہ جہادوں پر مسیح کرنا بدعت ہے

جب پارکے جہادوں پر مسیح کرنا قرآن و حدیث سے ختم فعلی بدعت متواتر و صحیح، اجماع اور فقیہ شری کے خلاف ہے تو بدعت یہ احداث فی الدین اور بدعت ہے جس کے مرتکب مل بدعت میں بدوہل میں بدعت کے قصبات متاجہانی طور پر کتب بدعت کی روشنی میں تحریر کرتے ہیں کہ شاید بدعت کے قصبات معلوم ہو جائے کہ بعد اہل بدعت فکر مند ہوں اور ان کو ان بدعت قبیحہ بدعتیہ سے توبہ کی تلقین عیب ہو جائے۔

1 حدیث میں تحریف۔ کہ ان احادیث میں جو بدعتیں سے ایسی جہادیں مراد ہیں جو مسوروں بھیکی ہوں بھیکی (۱) بدعت ہونے کی وجہ سے بغیر پکارے اور بدعت سے پکارتے پکارتے پر کھڑی رہیں (۲) موٹی آفتی ہوں کہ پانی دوسری طرف نہ نیچے (۳) اور بغیر توجہ کے اس میں کلمہ رم نہیں میل گا تا چلن نہیں ہو۔ جبکہ مگر یہاں نے پارکے جہادوں کو بھی ان میں شامل کر لیا ہے۔

2 احداث فی الدین۔ بھی حدیث کے مسطور میں تحریف کر کے حدیث کے پردہ میں دین میں پانی طرف سے تیب نے مسطور کا اضافہ کیا کہ حدیث میں ایسے اقدامات مراد ہیں جو احداث کو احداث فی الدین اور بدعت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو بدعت کا صحیح اور بدعت ہے۔

۱ بدعت نیا پاک لفظ پر بیلا مرسانی میں حیا کا ادا ہے۔

(احکام ص ۴۸ ج ۱ قول مالک)

۲ بدعت مرد اور وطن ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۵۳ تا ۱۵۴)۔ مسلمان ۲ ص ۷۷

۳ بدعت سبب بدعت ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۵۴)

۴ بدعت بدعتیں جی سے (مسلم)

۵ بدعت فتنہ ہے (مسلم)

۶ ہر بدعت کراہی ہے (مسلم)

۷ بدعت آفتی اور بدعت کی (مطبوعہ ص ۳۱، منہ احمد ص ۱۰۵)

۸ جرح و منکاح و عیال و ورثہ (ج۱)

۹۔ یعنی کا کوئی عمل قبول نہیں (متن باعن ماجم ۶)

۱۹۔۔۔ یعنی حوض کوثر سے عرصہ (مسطح میں) ۱۷۰۰

براعت کے موضوع اور پشت بام افغانی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۹) مسطور ص ۱۳۱ ا

۱۲۔..... جہاں کی تعمیر کرنا اسلام کو کرنا ہے۔ (مکتوبات ص ۲۷)

۱۳۔۔۔ اہل رحمت و رنجوں کے لئے ہیں (جامع مطہر ج ۱ ص ۷)

۱۴..... چھٹی قومت کے لیے خطا عمت سے غم

عرب و عجم کے مکرمین فقہ (غیر مقلدین) سے 12 سوال:

﴿1﴾ — آپ لوگ کیا کرتے ہیں کہ فقہاء کے اختلاف نے دین کو کھڑے کھڑے کر دیا ہے۔ دیگر احادیث کی طرح جو عین کی حدیثوں کی صحت و ضعف کے متعلق محدثین نے اختلاف کیا ہے ایک کر وہ صحیح کہتے ہیں اور دوسرا ان حدیثوں کو صحیح نہیں مانتا، جو صحیح مانتا ہے وہ جو عین پر مس کا قائل ہے، جو صحیح نہیں مانتا وہ منکر ہے محدثین کے اس اختلاف سے دین کے کھڑے ہوئے ہیں یا نہیں؟

﴿2﴾ — غیر مقلدین کیا کرتے ہیں کہ دین میں کسی کی رائے کا اعتبار نہیں حتیٰ کہ پیغمبر ﷺ کی رائے بھی معتبر نہیں (طریق محمدی ص ۵۹، ۵۸) محدثین کا حدیثوں کی صحت و ضعف کا فیصلہ وہی ہے یا رائے ہے؟ اگر وہی ہے تو ہر حدیث کی صحت و ضعف پر قرآن و حدیث سے وہی فیصلہ کریں اور جن حدیثوں کی صحت و ضعف میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے ان میں دونوں طرح کی وہی فیصلہ کریں ایک صحت کی دوسری ضعف کی اور یہ بھی بتائیں کہ وہی میں تضاد کیوں ہے؟ اور اگر وہی نہیں بلکہ محدثین کی اپنی رائے ہے اور اس رائے کی وجہ سے مسائل دین و جہنم میں آتے ہیں جیسے ایک کر وہ جو عین پر مس کا قائل ہے دوسرا منکر یہ حدیث کی صحت و ضعف میں اختلاف کی وجہ سے ہوا ہے تو دین میں امتیاز کی رائے شامل ہو گئی اور غیر مقلدین کا دعویٰ غلط ہو گیا کہ ہمارے مذہب کی بنیاد صرف اور صرف وہی پر ہے مجتہدین کی آراء پر نہیں اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی مذہب کی بنیاد مجتہدین کی آراء پر ہے۔

﴿3﴾ کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی حدیث میں فرمایا ہے کہ اپنے مذہب کی بنیاد محمد شین کی آمد پر کھولنا کہ وہی ہوتی ہے اور فقہا کی آمد پر بند کرنا کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہوتی ہے؟

﴿4﴾ مسیح جو زمین کی حدیثوں کے بارے میں محمد شین کے دو گروہ ہیں ایک صحیح کہنے والا دوسرا ضعیف کہنے والا آپ ان میں سے جس فریق کی رائے کو اختیار کر کے ان حدیثوں کو اپنا مذہب بنانے یا نہ بنانے کا اور ان پر عمل کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ اپنی یا دوسرے معیاروں کی رائے سے کریں گے یا وہی سے یا کہ وہی سے کریں گے تو کیا آپ پر وہی اتنی ہے؟ اور اگر رائے سے فیصلہ کریں گے تو آپ کے مذہب و عمل کی بنیاد رائے پر ہوئی فرق بتادیں کہ اگر آپ اپنی رائے پر عمل کریں تو موجد اور اگر حق ایک جیسی یعنی امام اعظم کی رائے پر عمل کرے تو مشرک اسی طرح مانگی شافعی حنبلی تبع جیسی کی آمد پر عمل کریں تو وہ مشرک؟

﴿5﴾ ایک جہاد پر مسیح کے مسئلہ میں غیر مقلدین کے چار مذہب ہیں

(۱) غیر مقلد حسین بن محمد انصاری کا مذہب یہ ہے کہ جہاد جہادوں پر بھی مسیح جائز نہیں

(تقدوی ملاتے حدیث ج ۱ ص ۱۱۸)

(۲) غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی کا مذہب جہاد جہادوں پر مسیح جائز ہے غیر جہاد جہادوں پر مسیح جائز نہیں (محسن المصباح ج ۱ ص ۱۸۷)

(۳) غیر مقلد عبد الرحمن مبارکپوری کا اور شیخ اکل فی اکل ابو البرکات احمد کا مذہب یہ نکلا ہے کہ ختمین جہادوں پر مسیح جائز ہے غیر ختمین یعنی باریک جہادوں پر مسیح جائز نہیں

(فتاویٰ الاحوذی ج ۱ ص ۱۸۶، تقدوی برکات ج ۱ ص ۱۸)

(۴) نواب وحید الرحمن و صادق سیالکوٹی و ذاکر شفیق الرحمن محمد خالد سیف کا مذہب یہ ہے

کہ ہر قسم کی جراب پر مسح جائز ہے ثواب وحید ائمہان نے صراحت کی ہے کہ ٹخنوں ہو یا غیر ٹخنوں اور باقی ہر حصہ حرمت نے بھی ٹخنوں ہونے کی قید نہیں لگائی۔

(کنز الخفایہ ص ۱۵۰، نزہۃ المجالس ص ۱۰۴، علاء الرسول ص ۱۰۴، نماز نبوی ص ۸۷، ص ۵۷)

آپ لوگوں کو اعتراض ہے کہ قرآن وحدیث ایک ہے ائمہ چار اور مذاہب چار ایسا کیوں؟ ہمارا بھی سوال یہی ہے کہ غیر مقلدین کا قرآن وحدیث، نبی، قبلہ ایک ہے مسح جو زمین کی حدیث بھی ایک لیکن مذاہب چار ہیں ایسا کیوں؟

﴿6﴾ — ان چار مذاہب میں سے پہلے والوں نے تو ان حدیثوں کو ماننے سے انکار کر دیا ہے دوسرے مذاہب والوں نے جگہ کی قید لگائی ہے، تیسرے مذاہب والوں نے ٹخنوں کی قید لگائی ہے، چوتھے مذاہب والوں نے مسح علی الجوزین میں پارک جرابوں کو بھی شامل کیا ہے، یہ ہر ایک نے وہی سے کہا ہے یا اپنی اپنی رائے سے مگر وہی سے کہا ہے تو جو وہی آپ لوگوں پر نازل ہوئی ہے وہ ذرا ہمیں بھی بتائیں اور اگر رائے سے کہا ہے تو آپ کے مذاہب کی بنیاد اپنی یا دوسرے مصلحتوں کے راہ پر ہوئی تو اس سے مذاہب الہ حدیث حرام ہوا؟

﴿7﴾ — ان چار مذاہب میں سے ایک کن مذہب کون سا ہے اور تین باطل مذاہب کون سے ہیں اور یہ بھی فرمادیں کہ ان کے حق و باطل ہونے کا فیصلہ اپنی رائے سے کریں گے یا وہی سے؟

﴿8﴾ — مسح جو زمین والی احادیث میں کسی مرفوع یا موقوف حدیث میں رفتی جو زمین کا لفظ ہے؟ اگر ہے تو دکھائیں اور اگر نہیں تو آپ پارک جرابوں پر مسح کیوں کرتے ہیں؟

﴿9﴾ — کیا رسول اللہ ﷺ نے یا کسی صحابی نے کبھی پارک جراب پر مسح کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو آپ اس عمل کا ثبوت پیش کریں اور اگر رسول اللہ ﷺ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ سے پارک جراب پر مسح کرنا ثابت نہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں؟

﴿10﴾ — سنت ودعت کی تعریف کریں پھر بتائیں کہ پارک جرابوں پر مسح کو شرعی حکم اور سنت شریعہ کے طور پر اختیار کرنا بدعت ہے یا نہیں؟

﴿11﴾ اگر نبی پاک ﷺ زبان سے ایک عام لفظ ارشاد فرمائیں تو وہ اپنے عمومی اطلاق کے مطابق اپنے سب افراد کو شامل ہوتا ہے لیکن آپ کا جو عمل حدیث میں بتایا جاتا ہے تو اس کی کوئی متعین صورت ہوتی ہے اسی کو اہل علم یوں کہتے ہیں کہ لفظ میں عموم ہوتا ہے فعل میں عموم نہیں ہوتا اس حدیث میں آپ کا عمل بیان ہوا ہے اس لئے جب تک باریک جراثیم پر عمل کرنے کی خارجی عملی صورت ثابت نہیں ہو جاتی تب تک آپ کے اس عمل میں باریک جراثیم کو شامل کر کے باریک جراثیم پر ملامت کرنے کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کرنا یا یہ رسول اللہ ﷺ کا عمل پر مبنی نہیں؟

﴿12﴾..... باریک جراثیم پر مس موزوں پر مس سے ایک حکم ہے اس لئے باریک جراثیم پر مس کے قائلین مس علی الحکمین پر قیاس نہ کریں بلکہ اپنے دعویٰ کے مطابق خالص حدیث سے باریک جراثیم پر مس کی متعلق مندرجہ ذیل احکام ثابت فرمائیں:

- باریک جراثیم پر مس کی حد مسافر اور عجم کے لئے سختی ہے؟
- حد مس کب شروع ہوگی؟
- مس جراثیم کے سختے اور کون سے حصہ پر کرنا ہے؟
- باریک جراثیم پر مس کی صحت کیلئے شرائط کیا ہیں؟
- غسل جنابت کے وقت جراثیم اتار دے یا پھینک دے شریعی حکم کیا ہے؟
- ایک جراثیم ہزاروں جراثیم پر مس داخل ہو جائے گا یا نہیں؟

تمت بالخیر والحمد لله رب العالمین

۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ